سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

شانزے شاہ

بسم اللہ الرحمن رحیم

"جلدی سے جاؤ باہر گاڑی کھڑی ہے "اس وقت وہ دونوں ایک ٹینک کے پیچھے چھپے ہوے تھے جبکہ باہر موجود چند گارڈز آرام سے اپنی جگہ کھڑے تھے کیونکہ انہیں یہی لگ رہا تھا کہ وہ لڑکی ابھی تک اندر موجود ہے

"نہیں میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگی" اسنے روتے ہوے ہلکی آواز میں کہا

"بچے گاڑی میں ہیں تم جاکر بیٹھ جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں کہ خیریت سے گھر لوٹونگا بھائی آنے والے ہونگے" اسنے روتے ہوے وجود کی پیشانی پر شدت سے اپنے لب رکھ دیے جب کہ وہ مسلسل اپنا سر نفی میں ہلارہی تھی

"میں نے کہا نہ میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ نگی "

"تمہیں میری قسم" اس بار اسنے سختی سے کہا اسکی بات سن کر روتے ہوئے وجود نے بے بسی سے اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر دبے پاؤں اس بیک سائیڈ سے نکل گئی

اسکے نکلتے ہی ہادی نے نظریں سامنے کھڑے گارڈ کی طرف موڑ لیں اور اپنے ہاتھ میں موجود گن کو لوڈ کرلیا اسے پتہ تھا جیسے ہی گاڑی چلے گی آواز سن کر گارڈ اس آواز کی طرف متوجہ ہوجائینگے

اسلیے وہ ابھی تک یہاں بیٹھا تھا تاکہ وہ انکے کچھ کرنے سے پہلے انہیں وہیں ڈھیر کردے اور اسکے بیوی بچے خیریت سے یہاں سے نکل جائیں

گاڑی چلنے کی آواز پر سب گارڈ اس آواز کی طرف متوجہ ہوگئے لیکن اس پہلے وہ کچھ کرتے اپنی گن سے اسنے گارڈ کے پاؤں میں گولی چلادی جس کی وجہ سے درد سے تڑپتا ہوا وہ وہیں زمین پر گر گیا اسکی گن کی آواز سن کر سارے گارڈ اسکی طرف متوجہ ہوچکے تھے

جب اس جگہ پر زوردار دھماکے کی آواز پیدا ہوئی دھڑکتے دل کے ساتھ اسنے مڑ کر اس گاڑی کو دیکھا جس میں اسکی بیوی اور بچے تھے وہ گاڑی بری طرح جل رہی تھی

وہاں موجود گارڈ نے گولی چلائی جو اسکے بازو کو چھو کر گزری لیکن اس وقت اسے اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی

شہرام اور حدید اس جگہ پہنچ چکے تھے انکے ساتھ پولیس کی گاڑیاں تھیں پولیس آفیسر وہاں موجود ان لوگوں کو پکڑ رہے تھے

اسکا کندھا ہلا کر شہرام اسے ہوش کی دنیا میں لایا اور وہ جو اب تک سن کھڑا اس گاڑی کو دیکھ رہا تھا شہرام کہ ہلانے پر اس

گاڑی کی طرف بھاگا اس وقت نہ اسے اپنی تکلیف کی پرواہ تھی

نہ بازو سے نکلتے خون کی

وہ تیزی سے اس گاڑی کی طرف بڑھنے لگا جو کہ مکمل طور پر

جل چکی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ گاڑی کے اندر

جاکر اس میں موجود افراد کو باہر نکال لے

حدید اور شہرام اسے سمبھالنے کی کوشش کررہے تھے لیکن وہ

دیوانوں کی طرح اپنا آپ انکی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش

کررہا تھا

"پلیز سمبھالو خود کو" شہرام سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جارہی تھی شہرام نے چیختے ہوے اس سے کہا اسکی چیختے ہی وہ مزاحمت کرنا روک چکا تھا

اور بچوں کی طرف روتے روتے وہیں بیٹھ گیا اور پھر اسکی درد سے بھری چیخ کی آواز اس جگہ گونجی

"عائشہ "

"عائشہ "ہڑبڑا کر وہ اپنی نیند سے اٹھا روز کی طرح پھر وہی منظر خواب کی صورت میں آیا اے سی کی تیز کولنگ میں بھی اسکا

وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا جبکہ وہ خود گہرے گہرے سانس

لے رہا تھا

بیڈ سے اپنا سر ٹکا کر اسنے اپنے آپ کو نارمل کیا اور سائیڈ ٹیبل

پر رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر ایک سانس میں پی گیا

نظریں گھما کر اسنے اپنے بیڈ کا دوسرے سائیڈ دیکھا جو خالی تھا

فجر کی آزان شروع ہوچکی تھی آنکھوں میں موجود نمی کو پیچھے

دھکیل کر وہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوگیا

"اٹھ گیا میرا بچہ" اسے سڑھیوں سے نیچے آتا دیکھ کر نرمین بیگم

نے پیار بھرے لہجے میں کہا

پہلے والے ہادی میں اور اب والے ہادی میں بہت فرق تھا

پہلے جس کے چہرے سے کبھی مسکراہٹ جدا نہیں ہوتی تھی

اب لانے سے بھی اسکے چہرے ہر مسکراہٹ نہیں آتی تھی

پہلے جس ہادی کو زبردستی عائشہ کام پر بھیجا کرتی تھی اب وہ

ہادی کام کرنے والی مشین بن چکا تھا

پہلے جو سب اسکی شرارتوں اور حرکتوں سے تنگ تھے اب وہ

سب اپنا پرانہ ہادی واپس چاہتے تھے

دیر دیر تک سو کر اٹھنے والا ہادی اب فجر میں ہی اٹھ جاتا تھا

اسے دیکھ کر ہر کسی کو دکھ ہوتا تھا پہلے اسے نہیں بھی بلاتے تھے تو بھی وہ انکی ٹیم میں آجاتا تھا اور اب بلانے سے بھی نہیں آتا تھا اسد صاحب اور نرمین بیگم کی آنکھیں اسے دیکھ کر نم ہوجاتیں اسد صاحب یہی چاہتے تھے کہ جس طرح پہلے وہ انکی بیگم اور انہیں رومینس کرتے پکڑتا تھا اب بھی ویسا ہی کرے لیکن اب اسے کسی چیز سے کوئی سروکار نہیں تھا جب بھی وہ فارغ ملتا اماں بی اسے اپنے پاس بٹھالتیں اس سے باتیں کرتیں تاکہ پہلے کی طرح وہ انہیں چھیڑے لیکن اب

وہ ایسا کچھ نہیں کرتا تھا اسکی چہرے پر ہمیشہ موجود رہنے والی مسکراہٹ اب اتنے مہینوں سے کسی نے نہیں دیکھی تھی

اسے دیکھ کر اماں بی کے دل سے اس شخص کے لیے بددعا نکلتی جس کی وجہ سے انکے ہوتے کا ہستا بستا گھر برباد ہوچکا تھا

"ادھر آؤ"اسے اپنے پاس بلا کر نرمین بیگم نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ملازمہ کو اسکے لیے ناشتہ تیار کرنے کا حکم دیا

اسکے رویے میں ہی نہیں شکل و صورت میں بھی کافی بدلاؤ آیا تھا

پہلے جو چہرہ داڑھی مونچھوں سے پاک تھا اب اسکی جگہ گھنی گھنی داڑھی مونچھیں لے چکی تھی اسمارٹ سے ہادی کا وجود اب چٹان جیسا سخت ہوچکا تھا جبکہ بال جو وہ ہمیشہ سیٹ اور کٹوا کر رکھتا تھا اب بے ترتیب رہتے تھے کتنے کتنے وقت تک تو وہ بال کٹواتا بھی نہیں تھا جب بال زیادہ بڑھے ہوجاتے تو انہیں پونی میں قید کرلیتا

اس وقت بھی اسنے اپنے بالوں کو پونی میں قید کیا ہوا تھا جبکہ چند چھوٹی چھوٹی لٹیں پونی سے باہر تھیں بلیک اور وائٹ پینٹ کوٹ میں ملبوس وہ یقینا آفس جانے کی تیاری میں تھا

"جی کہیے"

"بیٹا یہ کچھ تصویریں ہیں میں چاہونگی تم انہیں دیکھ لو" نرمین بیگم نے جھجکتے ہوے کہا وہ پہلے بھی اس سے اس بارے میں بات کرچکی تھیں لیکن اسکا جواب انکار تھا آج وہ پھر کوشش کررہی تھیں لیکن انکی سوچ کے برعکس ہادی نے انکے ہاتھ میں موجود لڑکیوں کی تصویروں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا نرمین بیگم نے خوشی بھرے تاثرات سے اسے دیکھا

تصویر دیکھنے کہ بعد اسنے ٹیبل پر رکھ دیں

"کوئی پسند آئی"

"دیکھنے کا کہا تھا پسند کرنے کا نہیں"

"ہادی بیٹا ایسے کب تک چلے گا چھ ماہ ہوچکے ہیں عائشہ کو گئے ہوے مرو کے ساتھ مرا نہیں جاتا ہم سب کو اسکی اور بچوں کی موت کا دکھ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ زندگی میں آگے ہی نہیں بڑھو" نرمین بیگم کی باتیں سن کر اسنے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

"کتنی بار کہا ہے کچھ نہیں ہوا ہے اسے میری عائشہ زندہ ہے اور میں اسے ڈھونڈ کر رہونگا" سخت لہجے میں کہتے ہوے وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

"ہاد رکو بیٹا ناشتہ تو کرلو" نرمین بیگم کے پکارنے پر بھی وہ تیزی سے قدم اٹھاتا باہر کی طرف چلا گیا نرمین بیگم نے دکھ سے اسکی پشت کو دیکھا اب جب تک وہ کچھ کھا نہیں لیتا نرمین بیگم کو اسکی فکر رہنی تھی کیونکہ اپنے کھانے کہ معاملے میں وہ بہتر لاپرواہ ہوچکا تھا

منہ پر ہاتھ رکھ کر یمنہ کمرے سے باہر نکلی یقینا وہ ابھی ابھی جاگی تھی

"گڈ مورننگ آنٹی "

"بیٹا سلام کرتے ہیں" اماں بی جو ابھی ابھی وہاں آئیں تھیں اسکے مارننگ وش کرنے پر ناگواری سے کہا

"سوری" تھوڑا شرمندہ ہوکر اسنے سلام کیا

"میں تو سمجھی تھی تم گھر چلی گئی ہوگی یمنہ" تصویریں ایک طرف رکھ کر نرمین بیگم نے اسے دیکھتے ہوے کہا

"جی وہ برہان کے ساتھ کھیلتے کھیلتے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا پھر میں اسکے ساتھ وہیں سوگئی "

"لیکن برہان تو انابیہ کے پاس سورہا ہے" اماں بی کی بات پر نرمین بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"ہوسکتا ہے جب میں سوگئی تھی تو انابیہ بھابھی اپنے کمرے میں اسے لے گئی ہوں" اسکی بات سن کر نرمین بیگم نے اپنا سر ہلایا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں انکا ارادہ کچن میں جانے کا تھا لیکن تبھی نظر ہادی کے فون پر پڑی

"اسکا فون تو یہیں رہ گیا یمنہ دیکھو اگر ہاد باہر ہے تو اسکا فون دے دو" انکی بات سنتے ہی یمنہ تیز رفتاری سے باہر کی طرف بھاگی

جب اندر آتے ہادی سے اسکا ٹکراؤ ہوا یقینا وہ اپنے فون کے لیے ہی واپس آیا تھا اسے اگنور کرکے وہ اندر کی طرف جانے لگا جب یمنہ نے اسے پکارا

"ہاد یہ رہا آپ کا موبائل میں یہی دینے آرہی تھی"اسکے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کر ہادی نے غصے سے اسے گھورا

"آیندہ میری کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا اور میرا نام ہادی ہے تو بہتر ہے وہی بلایا کرو"

"لیکن سب آپ کو ہاد ہی کہتے ہیں"

"میرے اپنے مجھے ہاد کہتے ہیں اور تم میرے اپنوں میں نہیں ہو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ہر روز تم منہ اٹھا کر یہاں کیوں چلی آتی ہو شرم نام کی چیز ہے تم میں"اسکے اس طرح سے کہنے پر یمنہ کی آنکھیں نم ہوچکی تھیں لیکن سامنے والے کو پرواہ کب تھی

"میرا کچھ رشتہ ہے اس گھر سے"

"کچھ رشتہ نہیں ہے تمہارا اس گھر سے تم عائشہ کی بھابھی کی بہن ہو اسکی بھابھی نہیں ہو جو ہر روز منہ اٹھا کر آجاتی ہو"

غصے سے کہتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا جب کہ اپنی نم آنکھیں صاف کرکے وہ کچن میں چلی گئی

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر2

Don't copy paste without my permission

اسکے کچن میں داخل ہوتے ہی نرمین بیگم کی نظر اسکی نم آنکھوں پر پڑی

"یمنہ تم رو کیوں رہی ہو بیٹا" انکے پوچھنے پر اپنے لیے ناشتہ بناتی انابیہ نے مڑ کر اسے دیکھا

"نوٹنکی" منہ بناتی ہوئی وہ واپس اپنے کام میں لگ گئی جبکہ نرمین بیگم کے پوچھنے پر یمنہ نے ہاد کی کہی ہر بات انہیں بتادی جسے سن کر انہیں تو بہت برا لگا لیکن انابیہ کا دل خوش ہوچکا تھا

"کمال کردیا دیور جی" اسے یمنہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی وہ اسے صرف نرمین بیگم کی وجہ سے برداشت کرتی تھی

"آنے دو اسے یہ کیا طریقہ ہوتا ہے بات کرنے کا میں سمجھاؤنگی اسے "

"نہیں آنٹی آپ ان سے کچھ مت کہیے گا انہیں لگے گا میں نے آپ سے شکایت لگائی ہے "

"ڈرامے باز وہ تو ویسے بھی لگاچکی ہو" بڑبڑاتی ہوئی انابیہ آملیٹ پلیٹ میں ڈالنے لگی

"کچھ نہیں لگے گا اسے میں بات کرتی ہوں اس سے تو آج"

"موم آج میں امی کے گھر چلی جاؤں ہانی بھی آرہی ہے "

"ہاں بیٹا کیوں نہیں چلی جاؤ

اور یمنہ تم رونا بند کرو اور بیٹھ کر ناشتہ کرو "

"موم میں زرا دیکھ لوں کہیں عمل اٹھ تو نہیں گئی" اسکے ناشتے کا سنتے ہی انابیہ تیزی سے کچن سے بھاگ گئی اسے پتہ تھا کہ اگر وہ وہیں کچن میں رکتی تو یمنہ کہ پھر کہیں درد شروع ہوجاتا اور یمنہ کا ناشتہ نرمین بیگم اسے بنانے کا کہتیں

ویسے تو گھر میں ہر کام پر ملازم تھے لیکن کھانا انابیہ ہی نرمین بیگم کے ساتھ مل کر بناتی تھی لیکن یمنہ ایک نمبر کی ہٹ

حرام لڑکی تھی کام کے نام پر اسے موت آتی تھی کام کا سنتے ہی یا تو وہ کہیں غائب ہوجاتی یا اسکے کہیں درد شروع ہوجاتا تھا

"تمہیں یہاں دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے"بہزاد نے اس سے گلے ملتے ہوے خوش دلی سے کہا

"ذائشہ کی یاد آرہی تھی تو اس سے ملنے آگیا"

"ہاں بہت اچھا کیا مجھے بھی تمہاری اور برہان کی یاد آرہی تھی"

اسے بیٹھنے کا کہہ کر وہ حمنہ کو آواز دینے لگا جو کہ تھوڑی ہی دیر میں وہاں آچکی تھی اسکی گود میں تین مہینے کی ذائشہ تھی

چونکہ اسے پتہ نہیں تھا کہ ہادی آیا ہوا ہے اسلئے اسے دیکھ کر وہ تھوڑی حیران تھی

"ہاد بھائی آپ کب آے"

"بس ابھی ابھی آیا تھا" اسنے اسکی گود سے ذائشہ کو لیتے ہوے کہا اور وہیں بیٹھ کر اسکے ساتھ کیھلنے لگا جبکہ چہرے پر سنجیدگی ہنوز طاری تھی

تھوڑی دیر اسکے پاس بیٹھ کر حمنہ نے بہزاد کو اشارہ کیا جس کے جواب میں اسنے ہاد کی طرف دیکھ کر گہرا سانس لیتے ہوے اپنا سر ہلادیا

ان دونوں کو اکیلا چھوڑ کر وہ خود کچن میں جا چکی تھی

"ہاد آگے کے بارے میں کیا سوچا ہے"

"آگے کے بارے میں مطلب" ہاد نے ذائشہ ساتھ کھیلتے ہوے کہا

"میرا مطلب تم اچھے سے جانتے ہو کیا حال بنا لیا ہے تم نے اپنا پتہ بھی گھر میں سب تمہاری وجہ سے کتنا پریشان رہتے ہیں"

"میں نے نہیں کہا انہیں پریشان ہونے کے لیے"

"وہ سب تم سے محبت کرتے ہیں ہاد نہیں دیکھ سکتے تمہیں اس حال میں اپنا نہیں تو برہان کا تو سوچو اسے ماں کی ضرورت ہے"

"ذائشہ بچہ ہم باہر چلتے ہیں آپ کے پاپا کو ہماری یہاں موجودگی اچھی نہیں لگ رہی ہے"اسے اپنی گود میں اٹھا کر ہادی باہر گارڈن میں چلا گیا جبکہ گلاس وال سے بہزاد اسے دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا وہ شخص کیسا تھا اور اب کیسا ہوچکا تھا مسکراہٹ جیسے اس سے روٹھ چکی تھی

اماں بی اور نرمین بیگم آرام کررہی تھیں مرد حضرات آفس گئے ہوے تھے جبکہ انابیہ بچوں کے ساتھ اپنے میکے گئی ہوئی تھی

اپنے قدم آہستہ آہستہ اٹھاتی ہوئی وہ ہادی کے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کرکے مسکراتے ہوے بیڈ پر لیٹ گئی

اسے اس وقت اس بیڈ سے ہادی کی خوشبو آرہی تھی

"دیکھیے گا ہاد بہت جلد آپ پر اور آپ کی ہر چیز پر میرا حق ہوگا"بیڈ سے اٹھ کر وہ اسکے کمرے کا جائزہ لینے لگی کمرے میں ہر طرف تصویروں لگی ہوئی تھیں اور ہر تصویر میں عائشہ

موجود تھی کسی میں اکیلی کسی میں فیملی یا بچوں کے ساتھ یا کسی میں ہادی کے ساتھ

اسنے وہاں لگا وہ چھوٹا سا فریم اٹھالیا جس میں عائشہ گول گپے کھارہی تھی تصویر دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ یہ تصویر انجانے میں لی ہے

"کیوں تم ہماری زندگی سے نہیں نکل جاتی ہو مر کر بھی تم میرے اور ہاد کے بیچ دیوار بنی ہوئی ہو" غصے سے کہتے ہوے اسنے وہ فریم زور سے زمین پر پھینک دیا کانچ کے اس فریم کے

ٹکرے ٹکڑے ہوچکے تھے اسکی تصویر پر اپنا پاؤں رکھ کر وہ غصے سے کمرے سے چلی گی

"ماما عبیر ماموں وانی کو توا(ہوا) میں اتھال(اچھال)رہے ہیں اور وہ رو رہی ہے"شہروز نے گھبراتے ہوے اپنی ماں سے اپنے ماموں کی شکایت لگائی اسے تو اپنی وانی کی فکر تھی جو رو رہی تھی

اسکی بات سن کر انابیہ پریشانی سے اپنی جگہ سے اٹھی جب وانیہ نے اطمینان سے کہا

"ارے آپی چھوڑیں وہ روتی رہتی ہے تھوڑی دیر میں خود ہی چپ ہوجاے گی" وانیہ کے اتنے آرام سے کہنے پر انابیہ نفی میں اپنا سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئ

جہاں عبیر وانیہ کو ہوا میں اچھال رہا تھا اور وہ ڈر کے مارے رو رہی تھی

"عبیر دکھ نہیں رہا وہ رو رہی ہے" خفگی سے کہتے ہوے انابیہ نے وانیہ کو اپنی گود میں لے لیا

عبیر نے گھور کر شہروز کو دیکھا

"لگادی شکایت تیرا کیا جارہا تھا میں اپنی ڈول کے ساتھ کھیل رہا تھا تیری ڈور کے ساتھ نہیں کھیل رہا تھا "

"وانی میری ڈول ہے اور عمل میری سسٹر ہے"

"اچھا تو ڈول کے ساتھ کھیلنے پر اعتراض ہے میں تیری سسٹر کے ساتھ کھیل لیتا ہوں "

"نہیں آپ تجھ (کچھ) نہیں ترو (کرو) گے "گھبرا وہ بیڈ پر سوئی اپنی بہن کے پاس جاکر بیٹھ گیا اور انابیہ سے کہہ کر وانیہ کو بھی اپنے پاس لیٹا لیا ارادہ ان دونوں کی حفاظت کا تھا

"تو انکی حفاظت کررہا ہے تیری حفاظت کون کرے گا" شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ عبیر اب اسے اٹھا کر ہوا میں اچھال رہا تھا اور وہ جو ان دونوں کی حفاظت کے لیے بیٹھا تھا اب انہیں بھول کر کھلکھلاتے ہوے خود ہوا میں جھول رہا تھا

ان دونوں کو ہستا دیکھ کر انابیہ بھی مسکراتے ہوے واپس کمرے میں چلی گئ

جہاں راشدہ بیگم برہان کو اپنی گود میں لے کر بیٹھی ہوئی تھیں

"کیا ہوا امی یہ تو سورہا تھا"

"ہاں بیٹا اٹھ گیا تھا میں نے دوبارہ سلا دیا" اسے تھپکتے ہوے راشدہ بیگم نے دوبارہ بیڈ پر لیٹا دیا

"ہاد کیسا ہے"

"ویسا ہی ہے لگ ہی نہیں رہا کہ وہ ہمارا پرانہ ہاد ہے "

"اسکی شادی کردو انشاءاللہ پھر وہ ٹھیک ہوجاے گا "

"موم نے بہت بار کہا ہے وہ مانتا ہی نہیں ہے "

"اس سے کہو اپنا نہ سہی برہان کا ہی خیال کرلے اسے تو ماں کی ضرورت ہے "

"امی برہان کے لیے ہم سب ہیں کیا ہم اسکا خیال نہیں رکھتے"

انابیہ نے خفگی سے کہا

"ایسی بات نہیں ہے بیٹا لیکن ماں کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا"

"اور آپ کو کیسے پتہ کہ اسکی زندگی میں آنے والی لڑکی بھی برہان کو ماں کی طرح پیار کرے گی"

"وہ یمنہ ہے نہ کتنی اچھی بچی ہے" راشدہ بیگم کی بات سن کر اسنے منہ بناکر اپنی ماں کو دیکھا

"امی میرے سامنے اسکا نام مت لیا کریں مجھے وہ بلکل نہیں پسند"

"کیوں کیا برائی ہے اس میں اور ویسے بھی تمہیں اس کے ساتھ نہیں رہنا ہاد کو رہنا ہے" راشدہ بیگم نے اسے گھور کر کہا

"تو امی ہاد کو بھی وہ اچھی نہیں لگتی اسے صرف اپنی عائشہ چاہیے "

"بیٹا ہم سب جانتے ہیں کہ عائشہ اب نہیں رہی وہ واپس نہیں آسکتی ہے ہاں لیکن اسکے لیے ایسی لڑکی ڈھونڈ سکتے ہیں جو عائشہ جیسی ہو"

"اور عائشہ جیسے لڑکی کہاں ملے گی "

"بابا میں کہہ رہی ہوں مجھے واپس کریں" جائشہ نے سختی سے انہیں دیکھتے ہوے کہا جو کھیر کا باؤل اپنے ہاتھ میں لیے کھڑے تھے

"میرا بچہ بس تھوڑی سی کھاؤنگا "سلمان صاحب نے معصومیت سے اسے دیکھتے ہوے کہا

"نہیں آپکی شوگر بڑھ جاے گی "

"ارے نہیں بڑھتی میری شوگر تم دونوں مجھے کچھ کھانے ہی کب دیتے ہو"انکی بات سن کر جائشہ نے اپنے ہاتھ اپنی اپنی کمر پر رکھے

"اچھا جی ، سب جانتی ہوں میں رات کو ہم دونوں کے سونے کے بعد فریج سے میٹھا کون چراتا ہے"

"مجھے کیا معلوم" سلمان صاحب نے انجان بنتے ہوے کہا اور وہاں سے جانے لگے جب پیچھے سے اسامہ نے انکے ہاتھ سے کھیر کا باؤل لے لیا

"کیا بات ہے اسامہ" اسکے ہاتھ سے باؤل لے کر اسنے سلمان صاحب کو دیکھا جو اب منہ موڑے بیٹھے تھے مطلب ناراضگی کا اعلان تھا

"اچھا ٹھیک ہے بس ایک چمچہ" اسنے پیالی میں ایک چمچے کی کھیر ڈال دی لیکن وہ ویسے ہی منہ موڑ کر بیٹھے رہے

"اچھا دو چمچے" اسنے پیالی میں دوسرا چمچہ ڈال دیا لیکن انکا رخ دوسری طرف ہی رہا

"بابا اس سے زیادہ رعایت نہیں دونگی کھانی ہے تو ٹھیک ورنہ آپکی مرضی" کہتے ہوے وہ پیالی واپس رکھنے لگی جب سلمان صاحب نے اسکے ہاتھ سے پیالی لے لی

"رزق کو نہ نہیں کرتے بلکہ خدا کا شکر ادا کرتے ہیں" انکے کہنے پر اسامہ اور جائشہ نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا

سلمان صاحب ایک سمجھدار آدمی تھے جو میٹھے کے شوقین تھے لیکن انکی شوگر انہیں میٹھا کھانے کی اجازت نہیں دیتی تھی اسلیے انہیں دو پہرے داروں سے چھپ کر میٹھا کھانا پڑتا تھا جس میں وہ اکثر پکڑے جاتے

جائشہ پیار سے اپنے بابا کو دیکھ رہی تھی وہیں اسامہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر3

Don't copy paste without my permission

گاڑی میں موجود خاموشی کو اسکے بجتے فون نے توڑا اسنے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں عبیر کی کال آرہی تھی

"کمینے کرتا رہ تو کال لیکن میں نہیں اٹھاؤنگا" مسکرا کر کہتے ہوے اسنے فون واپس رکھ دیا اور نظر سامنے کی طرف کیں لیکن سامنے دیکھتے ہی اسنے بروقت بریک لگاے اور پریشانی سے گاڑی سے باہر نکلا

"سو سوری آپ ٹھیک ہیں"سعد نے قریب جاکر اس وجود سے کہا وہ ایک لڑکی تھی جو بچوں کی طرح روتے ہوے اپنی چوٹ دیکھ رہی تھی اسکی کونی بری طرح چھل چکی تھی

اسنے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر سعد کو دیکھا اسکا چہرہ دیکھتے ہے سعد تو جیسے اسکی معصومیت میں کھو چکا تھا جہاں اس وقت وہ لڑکی روتے ہوے سوں سوں کرتی اپنی کونی دیکھ رہی تھی وہیں سعد اسے دیکھ رہا تھا ہوش تو اسے اس لڑکی کی آواز سن کر آیا "مجھے چوٹ لگ گئی"اسنے نم بھیگی آواز میں کہا یقینا وہ یہ بات خود سے کہہ رہی تھی

"آپ کو چوٹ لگی ہے میں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں "

"شکریہ" ایک لفظی جواب دے کر اسنے زمین پر گرا اپنا بیگ اٹھایا اور وہاں سے چلی گئی

سعد کی نظر زمین پر چمکتی چیز پر پڑی اسنے اٹھا کر دیکھا وہ

بریسلیٹ جو شاید اس لڑکی کا ہی تھا

"سنیے" آواز دے کر اسے روکنا چاہا لیکن وہ تیزی سے وہاں سے

نکل چکی گئ

کچھ سوچ کر سعد نے وہ بریسلیٹ اپنی پوکیٹ میں ڈال لیا

"میرے کمرے میں کون گیا تھا" سب لاؤنج میں بیٹھے اپنی

باتوں میں مگن تھے جب ہادی نے وہاں داخل ہوکر غصے بھری

آواز میں کہا

"کوئی نہیں گیا تھا ہاد" نرمین بیگم نے نرمی سے کہا

"میں نے پوچھا کون گیا تھا میرے کمرے میں" اب کی بار اسنے وہاں کھڑی آبدہ کی طرف دیکھتے ہوے کہا جس پر اسنے ڈرتے ڈرتے کہا

"صاحب وہ میں نے یمنہ بی بی کو آپ کے کمرے کی طرف جاتا ہوا دیکھا تھا"آبدہ کی بات سن کر اب اسکا رخ یمنہ کی طرف تھا غصے سے اسکی طرف بڑھ کر اسنے اسکا جبڑا دبوچ لیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسنے سختی سے اسکا بازو دبوچ لیا

"لاکھ بار منع کیا ہے تمہیں کہ میری چیزوں سے دور رہو بات سمجھ نہیں آتی ہے "

"ہاد کیا کررہے ہو چھوڑو بچی کو"اسد صاحب نے آگے بڑھ کر اسے یمنہ سے الگ کرنا چاہا عائشہ کے جانے کے بعد وہ اکثر اسکا یہ غصیلہ روپ دیکھ چکے تھے

صرف آفس ورکر پر لیکن آج وہ ایک لڑکی سے اس طرح بات کررہا تھا

"آج کے بعد تم میرے کمرے میں تو کیا اس گھر میں بھی نظر آئیں تو تمہارا وہ حال کرونگا کہ کہیں آنے جانے کے لائق نہیں رہوگی" اسے جھٹکے سے چھوڑ کر وہ غصے سے گھر سے باہر چلا گیا

جبکہ اسد صاحب پریشانی سے اسکے پیچھے گئے لیکن وہ گھر سے جاچکا تھا پتہ نہیں انکے بیٹے کو کس کی نظر لگ گئی تھی انکا ہنس مکھ سا ہاد کیسا ہوگیا تھا

"ماما شیری بھائی کا فون آیا ہے "ہیر کی خوشی سے بھرپور آواز سن کر ثوبیہ بیگم جو کچن میں کھانا بنارہی تھیں اپنا کھانا وہیں چھوڑ کر جلدی سے باہر بھاگیں جبکہ کمرے میں موجود کپڑے استری کرتی حرم کا دل اسکے نام پر ہی تیز تیز دھڑک رہا تھا

"ہاے اللہ میرا بچہ کیسا ہے" خوشی کی وجہ سے انکی آنکھیں نم ہوچکی تھیں

"الحمدللہ میں بلکل ٹھیک ہوں ماما آپ بتاے آپ کیسی ہیں گھر میں سب کیسے ہیں" اور پھر دونوں ماں بیٹے کی باتوں کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا

ہیر اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے انکی باتوں کے ختم ہونے کا انتظار کررہی تھی کیونکہ اسے بھی اپنے بھائی سے باتیں کرنی تھیں

ثوبیہ بیگم کو اپنا کچن میں پکتا سالن یاد آیا جس کی وجہ سے وہ فون ہیر کو پکڑا کر کچن کی جانب چلی گئیں

"کیا حال ہے بھائی کی جان" دوسری طرف سے شہریار کی نرم آواز سنائی دی

"حال تو وہی ہے لیکن آپ سے بہت ساری شکایت کرنی ہیں"

"اچھا کس کی"

"آپ کی" پھر اسکی شکایتوں کی ٹوکری کھل چکی تھی اور اسکی ہر شکایت جو اسے شہریار سے تھیں وہ تحمل سے سن رہا تھا

"اچھا بھائی ٹھیک ہے میری باتیں تو کبھی ختم نہیں ہونگی لیکن لگتا ہے کیپٹن شہریار اپنی بیگم کو بھول گئے" ہیر نے شرارت سے کہا

"کیپٹن شہریار اپنے سے جڑے رشتوں کو کبھی نہیں بھولتا دیکھیے اپنی بھابھی کو فون" اسکی بات سنتے ہی وہ تیزی سے حرم کے کمرے میں گئی

"چھوڑو اسے اور اپنے کیپٹن جی باتیں کرو" اسکے ہاتھوں سے کپڑے لے کر اسنے ماباغل تھما دیا اور خود مسکراتے ہوے باہر چلی گئی

ڈھڑکتے دل کے ساتھ اسنے سلام کیا

"وعلیکم اسلام جان شہریار" دوسری طرف سے شہریار کا محبت بھرا لہجہ سنائی دیا

"کیسے ہیں آپ "

"تمہارے بنا کیسا ہوسکتا ہوں سچ کہہ رہا ہوں اب تمہارے بنا میرا بلکل گزارا نہیں میں نے تو ماما سے کہہ دیا ہے کہ شادی کی تیاری کرلیں کیونکہ جیسے ہی اب میں واپس آؤنگا مجھے فورا رخصتی چاہیے بہت بھاگ لیں تم اب بس بہت جلد تمہیں میری بانہوں میں آنا ہے" اسکی باتیں سن کر حرم کی ہتھیلیاں نم ہوچکی تھیں

"شہریار بعد میں بات کریں "

"ہاں کرلو اگنور لیکن اتنا یاد رکھنا اب میں اپنی ہر تڑپ کا بدلہ لونگا تیار کرلو خود کو مسز شہریار"

"شیری بات سنو" دوسری طرف سے کسی نے شہریار سے کہا جس کے جواب میں آنے کا کہہ کر وہ واپس حرم کی طرف متوجہ ہوا

"آئی لو یو"اور اسے پتہ تھا کہ اپنے اس آئی لو یو کا اسے کیا جواب ملے گا

"اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ" حرم کے فون بند کرنے پر اسکے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی

یمنہ جو بے چینی سے اسکا انتظار کررہی تھی اسکے گھر آتے ہی اسکے کمرے میں چلی گئی جہاں وہ کھڑکی سے نظر آتے چاند کو دیکھ رہا تھا

وہ اسکی آہٹ کو محسوس کرچکا تھا لیکن حیرت اسے اس بات پر ہوئی کہ ہمیشہ کی طرح اسنے اسکے کمرے میں آنے پر ڈانٹا یا غصہ نہیں کیا تھا

اسکے جانے کے بعد وہ اتنا روئی کہ اسکی حالت دیکھ کر کسی نے پوچھا ہی نہیں کہ وہ ہادی کے کمرے میں کیوں گئی تھی

"کیوں آئی ہو"اسنے بنا مڑے کہا

"وہ برہان کہیں نہیں مل رہا تھا مجھے لگا آپ کے کمرے میں ہے تو میں وہاں چلی گئی اور غلطی سے فریم ٹوٹ گیا مجھے لگا آپ فریم توڑنے پر ڈانٹینگے اسلیے میں نے ڈر کی وجہ سے بتایا نہیں کہ کمرے میں ، میں گئی تھی "

"کہانی اچھی ہے لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ وہ بیہ کے ساتھ گیا تھا یمنہ میں بچہ نہیں ہوں جو تمہاری حرکتوں سے انجان رہونگا آخری بار پیار سے سمجھا رہا ہوں کہ میرے دل میں صرف میری عائشہ ہے اور کوئی نہ تھی نہ ہوسکتی ہے" ہمیشہ غصے سے کہنے

والا آج پیار سے سمجھا رہا تھا اسکا مقصد یہ تھا کہ یمنہ اسکی بات سمجھ جاے لیکن وہ تو اسکے نرم لہجے میں کھو چکی تھی

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر4

Don't copy paste without my permission

منظر ہاسپٹل کا تھا جہاں عائشہ ننھے شہروز کو اور ہادی اظہر اور حبہ کو اپنی گود میں لے کر کھڑا تھا

"عائشہ میڈم یار بہت رو رہے ہیں پلیز سمبھال لو" ہادی نے بیچارگی سے اپنی گود میں موجود اپنے ایک مہینے کی بیٹی حبہ اور ایک مہینے کے بیٹے اظہر کو دیکھتے ہوے کہا

"کل سارا دن میں نے سمبھالا تھا میں نے تو کچھ نہیں کہا" عائشہ نے غصے سے اسے گھورتے ہوے دیکھا

منظر بدل چکا تھا جہاں اب وہ اپنی بیٹی کو پیار سے سمجھا رہا تھا

"میرا چندہ اتنی تیاری کس لیے"

"پاپا دایان آرہے ہیں" حبہ نے معصومیت سے جواب دیا

"اچھا تو یہ تیاری اس کے لیے ہے" ہادی نے اسے دیکھتے ہوے پوچھا جس پر اسنے معصومیت سے اپنا سر ہلادیا

"میرا بچہ آپ ویسے ہی بہت پیارے ہو آپ کو اس سب کی ضرورت نہیں ہے آپ اسے ویسے ہی بہت پسند ہو تو اس سب کی ضرورت نہیں ہے" ہادی نے اسکے گال پر پیار کرتے ہوے کہا جب بال اڑتی ہوئی اسکی کمر پر لگی

"آہ" ہادی نے کراہتے ہوے مڑ کر دیکھا جہاں اظہر اپنی غلطی پر زبان دانتوں میں دبائے کھڑا تھا

"سوری پاپا"

"سوری کے بچے" ہادی غصے سے اسکی طرف بڑھنے لگا جب اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اظہر وہیں اپنا بیٹ پھینک کر وہاں سے بھاگ گیا

منظر بدل چکا تھا فون کان سے لگاے وہ پریشان کھڑا تھا عائشہ کی گھبرائی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑی

"ہ-ہاد"

دھماکہ ، ہادی کی چیخ

"عائشہ"

ہڑبڑا کر اسنے آنکھیں کھولیں روز کی طرح پھر وہی خواب پھر وہی منظر گہرا سانس لے کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی عائشہ کی تصویر اٹھالی

"کب واپس آؤ گی تم مسز عورت دیکھو تمہارا ہاد تمہارے بنا کیسا ہوگیا بہت تڑپا لیا تم نے مجھے ایک بار واپس آؤ اپنی ہر تڑپ کا بدلہ لونگا پلیز عائشہ واپس آجاؤ" دو آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے بہہ نکلے اپنے آنسو صاف کرکے اسنے عائشہ کی تصویر پر اپنے لب رکھ دیے

فجر کی آزان ہورہی تھی تصویر واپس اس جگہ پر رکھ کر وہ نماز کے لیے اٹھ کھڑا ہوا

"اف ماما بھی نہ ویسے تو کچھ منگواتی نہیں ہیں اور جب منگواتی ہیں تو پورا مارٹ ہی منگوالیتی ہیں" بڑبڑاتی ہوئی وہ اپنے ہاتھوں میں موجود شوپر سمبھالتی ہوئی اپنی کار کی طرف جانے لگی جب ایک شوپر میں زیادہ سامان ہونے کی وجہ سے وہ شوپر پھٹ چکا تھا اور اس میں موجود سامان اب زمین پر تھا

غصے سے بڑبڑاتی ہوئی وہ زمین پر سے سامان اٹھانے لگی لیکن جب اٹھی تو وہاں کھڑے لڑکے سے زوردار ٹکراؤ ہوا

جس کی وجہ سے لڑکے کے ہاتھ میں موجود کافی اسکے کپڑوں پر گرچکی تھی عبیر نے پہلے اپنی شرٹ اور پھر سامنے کھڑی ہیر کو غصے سے دیکھا

"جاہل لڑکی دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو" اسکی بات سن کر ہیر نے آگے پیچھے دیکھا

"ہاں تمہی سے کہہ رہا ہوں "

"اوے مسٹر جاہل کس کو بولا"

"تمہیں بولا "

"اگر میں جاہل ہوں نہ تو تم گوار ہو "

"تم نے مجھے گوار کہا لگتا ہے تم مجھے جانتی نہیں ہو"

"مجھے تمہیں جاننا بھی نہیں ہے" غصے سے کہتی ہوئی وہ اپنا سامان سمیٹ کر وہاں سے جانے لگی

"کیپٹن عبیر نام ہے میرا"

"ہاں تو میرا نام بھی" اپنے الفاظ مکمل کرنے سے پہلے ہی اسنے روک دیے

"میں تمہیں اپنا نام کیوں بتاؤں لڑکیوں کا نام جاننے کا اچھا طریقہ ہے لیکن میں بیوقوف نہیں ہوں جو تمہیں اپنا نام بتادوں

"عبیر منہ کھولے اس آفت کی پڑیا کو دیکھ رہا تھا جو اپنی مرضی سے پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہی تھی

"لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی تمہیں تو میں بتاتا ہوں" ہے لیکن میں بیوقوف نہیں ہوں جو تمہیں اپنا نام بتادوں "عبیر منہ کھولے اس آفت کی پڑیا کو دیکھ رہا تھا جو اپنی مرضی سے پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہی تھی

"ایک تو میرے کپڑوں پر کافی گرادی اوپر سے زبان لڑا رہی ہو لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی تمہیں تو میں بتاتا ہوں" کہتے ہوے وہ اپنی پوکیٹ سے اپنا سیل فون نکالنے لگا جسے دیکھ کر

ایک پل کے لیے تو ہیر بھی ڈر چکی تھی پتہ نہیں وہ کس کو فون کرنے والا تھا

"اوے کالا کوا" ہیر کے چیخ کر کہنے پر اسنے اپنے پیچھے دیکھا جہاں اسے کالا کوا تو نہیں نظر آیا لیکن پیچھے موجود شیشے میں اپنا چہرہ اور ہیر کی کھلکھلاہٹ سنائی دی اسنے مڑ کر غصے سے اسے دیکھا لیکن اب وہ دور جاچکی تھی

"کالا کوا اور کچھ نہیں ملا تھا بولنے کے لیے اگر میں کالا کوا ہوں تو تم جنگلی بلی ہو" بڑبڑاتے ہوے وہ وہاں سے چلا گیا

وردہ نے گھر میں داخل ہوکر مسکراتے ہوے سلام کیا اسامہ جو نیچے کی طرف آرہا تھا اسکی آواز سن کر وہیں سے اپنے کمرے میں چلا گیا

وردہ سے مل کر جائشہ اسامہ کے کمرے میں چلی گئی کیونکہ اسے پتہ تھا اب جب تک وردہ نے یہاں بیٹھنا تھا اسامہ اپنے کمرے میں ہی بیٹھا رہتا

وردہ انکی پڑوسن تھی جو چند مہینے پہلے ہی اپنی فیملی کے ساتھ یہاں شفٹ ہوئی تھی ہر ہفتے وہ اپنے ہاتھوں سے کچھ نہ کچھ بناکر انکے گھر لاتی تھی جبکہ مقصد تو صرف اسامہ کو دیکھنا تھا

"کتنی بری بات ہے اسامہ وہ بچاری تمہیں دیکھنے آئی ہے اور تم یہاں بیٹھو ہو پتہ ہے آنٹی بتارہی تھیں کہ اسے کوکنگ کا بلکل شوق نہیں ہے پھر بھی تمہارے لیے وہ کھانا بناکر لاتی ہے"

جائشہ نے اسکے سر پر کھڑے ہوکر کہا

"ہاں تو میں نے تھوڑی کہا ہے کہ کھانا بنا کر ہمارے گھر لاؤ وہ یہاں اپنی مرضی سے آتی ہے"

"لیکن آتی تو تمہاری وجہ سے ہے نہ"

"کیا چاہیے تمہیں" اسکے کتاب چھینے پر اسامہ نے غصے سے کہا

"نیچے جاؤ" انداز حکم چلاتا تھا اور اسامہ کو اسکا یہی انداز تو اچھا لگتا تھا گہرا سانس لے کر وہ نیچے چلا گیا پتہ تھا جب تک وہ وردہ سے نہیں مل لیتا اسکے سر پر کھڑے ہوکر جائشہ نے اسکا دماغ کھانا تھا

اپنے کمرے سے نکلتے ہی اسکے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز پڑی وہ سیدھا گھر سے باہر نکل جانا چاہتا تھا لیکن اسکے بری طرح سے رونے پر اسکے پاس جاکر ہادی نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا

اسکے اٹھاتے ہی برہان کے رونے میں کمی آچکی تھی سوں سوں تو وہ اب بھی کررہا تھا لیکن پہلے کی طرح رو نہیں رہا تھا

برہان ہوبہو عائشہ کی طرح تھا اسے دیکھ کر ہادی کو عائشہ کی یاد اور شدت سے آتی اسلیے اسنے اپنے بیٹے کے پاس جانا ہی چھوڑ دیا تھا گھر کے سب افراد اسے پیار کرتے سوائے اسکے باپ کے

اسے یاد بھی نہیں تھا کہ اسنے آخری بار برہان کو پیار کب کیا تھا اور شاید وہ بچہ بھی بھول چکا تھا کہ جس کے کندھے سے وہ اس وقت چپکا پڑا ہے وہ اسکا باپ ہے

اپنا چہرہ اسکے کندھے سے ہٹا کر اسنے اجنبی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا شاید وہ اسے پہچاننے کی کوشش کررہا تھا اسکے بھرے بھرے گال آنسو سے بھیگے ہوے تھے

ہادی نے آگے بڑھ کر نرمی سے اسکے دونوں گالوں پر اپنے لب رکھ دیے

وہ اپنے بیٹے کے ساتھ اتنا مگن تھا کہ اسے نرمین بیگم کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی جو مسکراتے ہوے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی

چہرے پر سنجیدگی لیے وہ اپنے بیٹے کو پیار کررہا تھا وہ بھی

ناجانے کتنے وقت بعد

وہ تو برہان کے لیے فیڈر لینے گئی تھیں لیکن ان دونوں کو ایک

ساتھ دیکھ کر وہ اب وہاں سے جانا چاہ رہی تھی

کیونکہ ہادی اپنے بیٹے کو پیار کررہا تھا اور اب ایسا وقت کبھی

کبھی ہی آتا تھا تو بہتر تھا اس وقت وہ ان دونوں کو ڈسٹرب نہ

کریں لیکن انکے وہاں سے جانے سے پہلے ہی ہادی انہیں دیکھ

چکا تھا

"موم اسے سمبھال لیں مجھے کام سے جانا ہے" برہان کو انکی گود میں دے کر اسنے اپنا بریف کیس اٹھا لیا

"کہاں جارہے ہو"

"بتایا تو تھا آپ کو کام کے سلسلے میں تین دن کے لیے شہر سے باہر جانا ہے"

"ہاں میں بھول گئی تھی"

"خیال رکھیے گا میری فلائٹ کا ٹائم ہورہا ہے اللہ حافظ" انکے ماتھے پر پیار کرکے اسنے ایک نظر برہان کو دیکھا جو اسکے پاس آنے کے لیے مچل رہا تھا

گہرا سانس لے کر اسنے نظرے اپنے بیٹے سے ہٹائیں اور وہاں سے چلا گیا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر5

Don't copy paste without my permission

"ماما بتا رہی ہوں آج کہ بعد آپ کا کوئی کام نہیں کرونگی ایک تو میں آپ کا سارا کام کرتی ہوں اور آپ ہر کام میں نقص نکالتی ہیں"

"تو غلط تھوڑی کہتی ہوں میں کہتی کیا ہوں اور اٹھا کر کیا لے آتی ہو اور اب میں تم سے کوئی کام نہیں کرواؤنگی اب یہ سب کام میری حرم کرے گی کیونکہ حرم تو میرے پاس رہے گی تمہیں تو ویسے بھی جانا ہے" ثوبیہ بیگم نے باقی کا سامان فریج میں رکھا

"یہ تو ٹھیک ہے کہ سامان حرم لے آے گی لیکن میں ابھی کہیں نہیں جارہی ہوں ماما میں بتا چکی ہوں کہ مجھے دو چار سال تک کوئی شادی نہیں کرنی ہے "

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو آج میں نے رشتے کا بولا اور کل تمہارا نکاح ہوگیا ارے آج کل اچھے لڑکے ملتے کہاں ہیں اور داماد ڈھونڈنا تو ایسا ہے جیسے بھوسے میں سے سوئیں ڈھونڈنا "

"توبہ ہے ماما مثال تو اچھی دے دیا کریں" ہیر نے منہ بنا کر کہا جس کے بعد ہمیشہ کی طرح ان دونوں کی نوک جھونک شروع ہوچکی تھی جسے حرم کافی انجواے کررہی تھی

حرم ثوبیہ بیگم کی بھتیجی تھی والدین کے گزرنے کے بعد ثوبیہ بیگم اسے اپنے گھر لے آئیں بیٹی تو اسے ہمیشہ ہی کہتی تھیں لیکن اسے حقیقتا اپنی بیٹی بنانے کے لیے اسکا نکاح شہریار کے ساتھ کردیا جو اسے بچپن سے پسند کرتا تھا

حرم انکی بیٹی تھی لیکن ہیر انکی دوست تھی انہیں کبھی بھی ہیر کی اتنی فکر نہیں رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھیں ہیر ہر طرح کے حالات کو فیس کرنا جانتی ہے

اسکے ہاتھ میں اس وقت وہی بریسلیٹ تھا اور زہن کا مرکز وہی لڑکی تھی

سر کے نیچے ہاتھ رکھے وہ اس کے خیالوں میں گم تھا کبھی اسکا معصوم چہرہ آنکھوں کے سامنے آجاتا تو کبھی اسکی چوٹ کبھی اسکے ہلتے گلابی لب

"نہیں نہیں میں کیا سوچ رہا ہوں"خیالوں کو جھٹک کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا جب نظر پھر سے اپنے ہاتھ میں موجود اس بریسلیٹ پر گئی

"کن خیالوں میں گم ہو میجر سعد" عبیر کی آواز سن کر وہ ہوش میں آیا عبیر کمرے میں کب آیا اسے پتہ ہی نہیں چلا اسنے جلدی سے اس بریسلیٹ کو اپنی جیب میں رکھ لیا

گارڈ نے آکر یہی کہا تھا کہ کوئی لڑکی ان سے ملنے آئی ہے جس کے بعد انہوں نے گارڈ سے کہہ کر اسے اندر بلانے کے لیے کہا

"اسلام علیکم" سلام کی آواز پر نرمین بیگم نے حیرت سے اس آواز کی طرف دیکھا جہاں کچھ فاصلے پر ایک لڑکی کھڑی تھی جسے دیکھ کر انکے لبوں سے بے ساختہ نکلا

"عاشی" حیرت و صدمے سے وہ اس کی طرف بڑھیں لیکن قریب جاکر پتہ چلا وہ انکی عاشی نہیں تھی

عائشہ کا وجود صحت مند اور بھرا بھرا تھا لیکن سامنے کھڑی لڑکی کا وجود نازک تھا بلکل گڑیا کی طرح ، چھوٹا معصوم سا چہرہ دور سے وہ عائشہ لگ رہی تھی لیکن وہ عائشہ نہیں تھی چہرہ وجود سب کچھ عائشہ سے مختلف تھا صرف آواز تھی جو بلکل عائشہ کی طرح تھی

"کیا کہا آپ نے" جائشہ نے حیرت سے انہیں دیکھا

"کچھ نہیں" اسے بیٹھنے کا اشارہ کرکے نرمین بیگم خود بھی وہیں بیٹھ گئیں

"کہو بیٹا کیا کام ہے آپ کو مجھ سے "

"موم اسے میں نے بلایا ہے" سڑھیوں سے اترتی انابیہ تیزی سے نیچے آئی

"لیکن کس لیے بیٹا"نرمین بیگم نے نا سمجھی سے انابیہ کی طرف دیکھا

"یہ جائشہ ہے ہانی کی دوست کی بہن ہے اسے کام کی ضرورت تھی تو میں نے اسے بلا لیا"

"کس کام کے لیے بلایا ہے" نرمین بیگم نے ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ انابیہ کو دیکھا

"برہان کے لیے ، یہ برہان کو سمبھالے گی "

"لیکن بیٹا برہان کے لیے ہم سب ہیں تو پھر اس کی کیا ضرورت ہے اور ویسے بھی یہ کافی کم کم لگ رہی ہے کیا اس لڑکی کو بچے سمبھالنے آتے بھی ہیں"

"میں بچے سمبھال سکتی ہوں آنٹی پلیز مجھے رکھ لیجیے" انابیہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی جائشہ نے التجائی انداز میں کہا

"جائشہ برہان اس کمرے میں ہے تم جاکر اس سے مل لو" انابیہ نے کمرے کی طرف اشارہ کیا اسنے ایک نظر نرمین بیگم کی طرف دیکھا جس پر انہوں نے اپنا سر اثبات میں ہلادیا اور

انکے ایسا کرتے ہی وہ اس کمر کی طرح چلی گئ جہاں انابیہ نے اشارہ کیا تھا

"موم اسکے اپنے دو بچے تھے لیکن وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے سارا دن انکی یاد میں پاگلوں کی طرح پھرتی رہتی ہے میں نے سوچا برہان کو ماں کی ضرورت ہے اور اسے اپنی اولاد کی تو کیوں نہ یہی برہان کو سمبھال لے" انابیہ کی بات سن کر نرمین بیگم کو کافی دکھ ہوا تھا

"ٹھیک ہے لیکن اسکا شوہر کہاں ہے"

"وہ شہر سے باہر گیا ہوا ہے کب آے گا پتہ نہیں یہ اپنے بابا کے پاس رہ رہی ہے اور موم اسکے سامنے اسکے بچوں کا زکر مت کیجیے گا وہ دکھی ہوجاتی ہے" اسکی بات سمجھ کر نرمین بیگم نے اپنا سر اثبات میں ہلادیا

جیولری اتار کر اسنے آئینے میں دیکھا جہاں اپنے ساتھ ساتھ اسے ایک اور وجود نظر آیا وہ کمرے میں کب آیا اسے پتہ ہی نہیں چلا

"آپ یہاں کیا کررہے ہیں" حرم نے مڑ کر اسے دیکھتے ہوے کہا جب وہ مسکراتا ہوا اسکے قریب آکر کھڑا ہوا اسکے اتنے قریب آنے پر حرم کی سانسیں تھم چکی تھی

"میں اپنی جان کو دیکھنے آیا تھا" اسکے مزید قریب ہوکر شہریار نے اسکا جھکا چہرہ اوپر کیا

"شہریار کوئی آجاے گا آپ جائیں "

"کوئی آتا ہے تو آتا رہے تھوڑی دیر پہلے سب لوگوں کے سامنے تمہیں اپنے نکاح میں لیا ہے" اپنا مظبوط ہاتھ اسکے گال پر رکھ کر شہریار نے اسکی پیشانی پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑا

"میری ایک بات مانیں گے شہریار"

"کہیے جان شہریار"

"میں جانتی ہوں کہ آپ اب میرے محرم ہیں لیکن میری یہ خواہش ہے کہ جب تک ہماری رخصتی نہیں ہوجاتی تب تک آپ" آگے کے لفظ جھجک کی وجہ سے اس سے ادا نہیں ہورہے تھے لیکن شہریار اسکی بات پھر بھی سمجھ چکا تھا

"تمہارا ہر حکم سر آنکھوں پر" مسکراتے ہوے اسنے پھر سے اسکی بے داغ پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے

"یہ کام تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا لیکن باقی کا کام ہم رخصتی کے بعد کرینگے" اسکے کہنے پر سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ حرم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی جسے دیکھ کر شہریار کا دل چاہا اسکی مسکراہٹ میں اپنی مسکراہٹ کے رنگ بھر دے

لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتا تھا اسے اسکی خواہش کا مان رکھنا تھا

"کن خیالوں میں گم ہو شیری" سعد کی آواز پر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا اور مسکراتے ہوے اپنا سر نفی میں ہلادیا

"مسکرارہے ہو مطلب پھر مجنوں اپنی لیلی کو یاد کررہا تھا"سعد کے کہنے پر اسکے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی

"کوئی ایسا پل نہیں ہوتا جب وہ مجھے یاد نہیں آتی کہہ دیا میں نے ماما کو کہ رخصتی کی تیاری کرلیں اب جب میں واپس آاؤنگا تو مجھے فورا رخصتی چاہیے "

"اچھا تو اپنے ساتھ ساتھ دوسرے مجنوں کا بھی کچھ سوچ لو"کمرے میں داخل ہوتے عبیر نے شرارت سے سعد کی طرف دیکھ کر کہا

اسکی بات سن کر شہریار نے حیرت سے اسے دیکھا وہ اس سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ دوسرا کون آگیا لیکن سعد پر ٹکی اسکی شرارتی نظریں دیکھ کر وہ اسکی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا

"کیا واقعی "

"ہاں واقعی اب میجر سعد بھی آپ کی ٹیم میں آچکے ہیں" اسکی زبان سعد کی گھوریوں سے بھی نہیں رک رہی تھی

"کمینے مجھے کیوں نہیں بتایا" شہریار نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوے کہا لیکن اس بار بھی جواب سعد کے بجاے عبیر نے دیا

"ارے مجھے بھی نہیں بتانا چاہتا تھا وہ تو میں کمرے میں گیا تو جناب بریسلیٹ دیکھ رہے تھے جسے میرے کمرے میں جاتے ہی چھپالیا لیکن میں بھی کیپٹن عبیر میکائیل ہوں دیکھ ہی لیا اور سارا راز بھی معلوم کرلیا"

"اچھا ہے کون" شہریار نے تجسس سے کہا

"میں نہیں جانتا وہ کون ہے کہاں رہتی ہے یا پھر اسکا نام کیا ہے"

"تو کیا معلوم بھی نہیں کروایا" چیئر کھینچ کر عبیر مزید انکے قریب آکر بیٹھ گیا

"نہیں ڈر لگ رہا ہے اگر وہ کسی اور کے ساتھ منسوب ہوئی تو"

"میجر سعد ڈر رہا ہے کیا کوشش نہیں کروگے اسے اپنانے کی کیا بنا کوشش کے ہی ہار مان لو گے میرے بھائی جو رب دل میں ڈالتا ہے نہ وہ نصیب میں بھی ڈالتا ہے اب جب ہم واپس جائینگے تو ، تو اسکے بارے میں معلومات لے گا اور پھر میں ماما کو کہہ دونگا کہ اپنی دوسری بہو دیکھنے کے لیے چلی جائیں"

شہریار نے اسکے شانے کو تھپتھپاتے ہوے کہا

سعد کی فیملی میں کوئی نہیں تھا وہ اپنے والد کے دوست کرنل صاحب کے پاس رہتا تھا لیکن فوج میں آنے کے بعد وہ انکے

ہزار بار منع کرنے پر بھی انکا گھر چھوڑ چکا تھا اسکا کہنا تھا ان لوگوں نے اسکے لیے جتنا کچھ کیا ہے وہ بھی بہت زیادہ ہے اور اب وہ اپنے چھوٹے سے گھر میں رہتا تھا لیکن کرنل صاحب اور انکی فیملی سے ملنا اسنے ترک نہیں کیا تھا اسکی زندگی میں چند لوگ تھے جن سے وہ بے حد پیار کرتا تھا

"اس بچارے کا بھی کچھ کر دیتے ہیں" سعد نے عبیر کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

"فکر مت کر عبیر میں تجھے اپنا بھنوئی بنالونگا"

"میں تو تیار ہوں لیکن وہ بس شرمیلی معصوم سی ہونی چاہیے جنگلی بلی جیسی نہیں "

"جنگلی بلی"سعد کے کہنے پر وہ اسے اس دن ہوئی پوری بات بتانے لگا جس میں اسے سب سے زیادہ دکھ اس بات کا تھا کہ اس جیسے ہینڈسم بندے کو اس لڑکی نے کالا کوا کہا

ان تینوں کی دوستی مثالی تھی وہ تین دوست تھے اور تینوں ایک دوسرے کے لیے کافی تھے

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر6

Don't copy paste without my permission

"حیرانی کی بات ہے آج کوئی ہمارا انتظار کرنے کے بجاے یہاں کمرے میں بیٹھا ہے" حدید کی شرارت بھری آواز پر اسنے چونک کر اسکی طرف دیکھا

اسکی نم آنکھیں دیکھ کر حدید کی مسکراہٹ سمٹ گئی

"کیا ہوا حور تم رو رہی ہو" اسنے پریشانی سے جھک کر اسکے آنسو صاف کیے

"بس عاشی کی یاد آرہی تھی "

"عاشی سے تو مل نہیں سکتی ہو لیکن برہان اور ہاد سے تو مل سکتی "

"میرا وہاں جانے کا دل نہیں چاہتا جب بھی ہاد بھائی کو دیکھتی ہوں تو دل دکھتا ہے وہ کیا تھے اور کیا ہوگئے "

"حور ہاد عائشہ کی موت کو ایکسیپٹ نہیں کرپارہا لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ عائشہ اب نہیں رہی جب ہاد بھی اس بات کو مان لے گا تو وہ بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاے گا شاباش

اب رونا بند کرو"حدید نے اسے اپنے ساتھ لگا کر پیار سے کہا

اپنے آنسو صاف کر کے اسنے حدید کی طرف دیکھا

"جیسے خوشیاں ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتی ہیں ویسے ہی غم بھی

ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتے اچھا برا وقت تو زندگی میں آتا ہی رہتا

ہے یہ اور میں جانتا ہوں کہ ہمارے رب نے ہاد کے لیے

بہت ساری خوشیاں رکھی ہیں یہ برا وقت جلد ہی ختم ہوجاے

گا "

"انشاءاللہ" حور نے مسکراتے ہوے اسے دیکھ کر کہا

دروازے پر بیل کی بجتی آواز سن کر اسنے ہیر کو آواز دی لیکن پھر یاد آیا کہ وہ تو نہانے گئی ہوئی ہے اور ثوبیہ بیگم اس وقت سورہی ہوتی ہیں اسلیے مجبورا اپنا سبزی کاٹتا ہاتھ روک کر اسنے ڈوپٹہ اٹھایا اور دروازہ کھولنے چلی گئی

"کون ہے" اسنے دروازے کے قریب کھڑے ہوکر کہا

"آپ کا کزن آپ کا خیر خواہ آپ کا شوہر یا جو سمجھنا چاہیں سمجھ لیں" شہریار کی آواز سن کر اسنے حیرت و صدمے سے دروازہ کھول دیا

وہ سامنے کھڑا تھا اور وہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی

"کیا ملو گی نہیں اتنے وقت بعد آیا ہوں" اسے وہیں کھڑے دیکھ کر اسنے خود ہی اندر آکر گیٹ بند کردیا جب کہ محبت بھری نظریں ہنوز اسی پر ٹکی ہوئی تھیں

وہ تو اسی طرح حیرت میں کھڑی رہی لیکن ہیر جو بیل کی آواز سن کر جلدی جلدی باتھ لے کر آئی تھی اسے دیکھ کر خوشی سے بھاگ کر چیختی ہوئی اسکے گلے لگ گئی

شہریار نے محبت سے ہیر کو اپنے حصار میں لے لیا

"حد ہوتی ہے یار اتنے کام تو میں نے آج تک اپنے لیے بھی نہیں کیے جتنا تمہارے لیے کرنے پڑتے ہیں" نوڈلز بناتے

ہادی نے مڑکر اسے گھورتے ہوے کہا جو شان بے نیازی سے اپنی آئسکریم کھانے میں مگن تھی

"مجھے تھوڑی نہ کھانا ہے تمارے بے بی کو بھوک لگ رہی ہے"

"سارا دن کھاتی تو خود رہتی ہو اور الزام میرے معصوم بے بی پر لگادیتی ہو جو ابھی آیا بھی نہیں ہے پتہ ہے مس عورت اتنی لڑکیاں فدا تھیں مجھ پر میری یونی کی لیکن میں نے سب کو چھوڑ دیا تمہارے خاطر اور تم نے بدلے میں مجھے کام والی بنادیا"

اسکا ڈرامائی انداز دیکھ کر عائشہ نے اپنی آئسکریم کا کپ ٹیبل پر پٹخ دیا

"پہلی بات کہ کھانا بنانے سے تم کام والی نہیں بن گئے اور کون سا میں یہ اکیلے کھاؤنگی مجھے پتہ ہے خود بھی کھاؤ گے اور دوسری بات یہ ڈرامے کسی اور کو دیکھانا مجھے پتہ ہے جب ہماری شادی ہوئی تھی تو تمہاری یونیورسٹی کمپلیٹ ہوچکی تھی تو یہ بات تو نہ ہی کہو کہ تم نے میرے لیے کسی کو چھوڑا ہے"

اسے غصے سے گھور کر اسنے آئسکریم کپ دوبارہ اٹھالیا

"لیکن وہ سب تو اب بھی مجھ پر مرتی ہیں بس انتظار ہے تو میرے ایک اشارے کا سوچ رہا ہوں کہ ان میں سے کسی کو ہاں کہہ دوں اپنے کام بھی خود کرے گی اور میرے کام بھی اور میرے لیے مزے مزے کے کھانے بھی بنائے گی "

"کر کے تو دیکھاؤ تم کسی کو ہاں جان سے نہ مار دوں تمہیں"

غصے سے کہتے ہوے اسنے میز پر پڑی چھری اٹھالی

اسکے ایسا کرتے ہی ہادی گھبرا کر کچن سے بھاگ گیا عائشہ بھی اسکے پیچھے بھاگنے لگی

ہادی کا ارادہ تو اسے مزید ستانے کا تھا لیکن اسکی حالات کا خیال کرکے وہیں بیٹھ گیا

جہاں عائشہ اب اسے کشن سے ماررہی تھی اور ہادی اسکی یہ مار بڑے آرام سے کھا رہا تھا

اسکے نظریں اپنے ہاتھ میں موجود تصویر پر جمی ہوئی تھیں

جہاں اسنے اپنے ہاتھ سے برہان کو اپنی گود میں اٹھایا ہوا تھا اور دوسری طرف عائشہ کی کمر پر ہاتھ رکھا ہوا تھا ہادی کے طرف حبہ تھی اور عائشہ کی طرف اظہر تھا انکی مکمل فیملی جسے پتہ نہیں کس کی نظر لگ چکی تھی

تصویر پر اپنے لب رکھ کر اسنے اسے اپنے سامان میں رکھا اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اسکی فلائٹ کا ٹائم ہورہا تھا

"جائشہ بیٹا تم ابھی تک یہیں ہو" اسے گیسٹ روم سے نکلتے دیکھ کر نرمین بیگم نے حیرت سے کہا

جائشہ کو یہاں کام کرتے ہوے تین دن ہوچکے تھے اور ان دو دنوں میں ہی برہان اسکے ساتھ کافی مانوس ہوچکا تھا وہ صبح آجاتی اور سارا دن اسکے ساتھ گزار کر رات کو چلی جاتی لیکن آج اسے وقت کا پتہ ہی نہیں چلا اور رات کے ساڑھے گیارہ بج گئے

"جی میں بس جاہی رہی تھی وہ برہان کمرے میں سورہا ہے میں آپ کو بتانے آرہی تھی" اپنا پرس اٹھا کر وہ وہاں سے جانے لگی

"اگر برا نہ لگے اور تمہارے والد کو اعتراض نہ ہو تو آج رات یہیں رک جاؤ بیٹا رات ہوچکی ہے اور ڈرائیور بھی نہیں ہے ورنہ میں تمہیں اسکے ساتھ بھجوا دیتی تم اکیلی کیسے جاؤ گی" نرمین بیگم کے کہنے پر اسنے چند پل سوچ کر اپنا سر ہلادیا

"ٹھیک ہے میں بابا کو بتادیتی ہوں"اپنا فون نکال کر اسنے سلمان صاحب کو میسج کردیا

پیاس شدت سے لگ رہی تھی لیکن ٹیبل پر رکھا پانی کا جگ خالی تھا اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اسنے ایک نظر سوے ہوے برہان کو دیکھا اور اسکے چاروں طرف تکیے لگا کر باہر چلی گئی

گھر کی ساری لائٹس آف تھیں اسے پتہ تھا کہ کچن کس طرف ہے اسلیے بنا لائٹ کھولے وہ آرام سے کچن چلی گئی

پانی پی کر اسنے برہان کا فیڈر کر بنایا اور کچن کی لائٹس آف کرکے دوبارہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب اندھیرے میں اسکا کسی سے زوردار تصادم ہوا

اسے گھر پہنچتے ہوے رات ہوچکی تھی اسکی گاڑی دیکھتے ہی

گارڈ نے دروازہ کھول دیا

گھر میں اس وقت سب سورہے تھے اس تھکے ہارے وجود نے

بھی سیدھا اپنے کمرے میں جانے کا فیصلہ کیا

گھر کے اندر کی ساری لائٹس آف تھیں چونکہ اسے ہر چیز کا علم

تھا کہ کونسی چیز کہاں ہے اسلیے بنا کسی مشکل کہ وہ اس

اندھیرے میں بھی آرام سے اپنے کمرے میں جارہا تھا

جب اسکا ایک نازک وجود سے ٹکراؤ ہوا اس وجود نے گرنے سے

ڈر سے اسکی شرٹ کو تھام لیا

اپنی شرٹ پر کسی کی گرفت محسوس کرکے اسنے اسکے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھے

اور وقت جیسے رک گیا یہ لمس بھلا وہ کیسے بھول سکتا تھا یہ لمس اسکی عائشہ کا تھا اسے اس وجود کا چہرہ تو نہیں دکھ رہا تھا لیکن وہ پھر بھی جان چکا تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی اسکی عائشہ ہے

بنا لمحہ ضائع کیے اسنے سختی سے اسے خود میں پھینچ لیا اسکی گرفت میں بےپناہ سختی تھی

"عائشہ" اسکی آواز جائشہ کے کانوں میں پڑی

اسکی اس حرکت پر جائشہ گھبرا چکی تھی وہ اپنا آپ اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہ رہی تھی لیکن سامنے والے کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

"چ-چھوڑیں مجھے" اسکی آواز سن کر ہادی کی گرفت مزید سخت ہوگئی ہادی کا اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی اسنے ایسا کیا

لائٹ آن ہوئی انابیہ جو عمل کا فیڈر لینے آئی تھی ان دونوں کو دیکھ کر فورا انکے قریب گئی

"ہاد چھوڑو اسے یہ کیا کررہے ہو"انابیہ نے سختی سے کہہ کر بمشکل اسے ہادی سے دور کروایا

اور اسکے ایسا کرنے پر ہادی کو کچھ کہنے کا ارادہ رکھتا تھا جائشہ کا چہرہ دیکھ کر حیرت سے کچھ کہہ ہی نہ سکا

یہ لمس اسکی عائشہ کا تھا وہ جانتا تھا لیکن یہ چہرہ اسکی عائشہ کا نہیں تھا

"جائشہ تم کمرے میں جاؤ" اسے کمرے میں بھیج کر انابیہ ہاد کی جانب متوجہ ہوئی

اسے لگ رہا تھا کہ ہاد اس لڑکی کے بارے میں کچھ پوچھے گا

لیکن وہ بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلا گیا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر 7

Don't copy paste without my

permission

"وہ لمس میری عائشہ کا تھا میں بھلا کیسے بھول سکتا ہوں"

اپنے کمرے میں آکر بھی وہ انہی سوچو میں گم تھا

اسکا دل چاہ رہا تھا کہ دوبارہ جاکر اس لڑکی کو اپنے سینے سے

لگالے لیکن وہ ایسا نہیں کرسکتا تھا

اسکی شادی کی تیاریاں تو پہلے سے ہی مکمل تھیں بس انتظار تھا

تو اسکے آنے کا اور اسکے آتے ہی ثوبیہ بیگم نے سب سے مشہورہ

کرکے جلد ہی شادی کی تاریخ رکھ دی

اور اب گھر میں ہر طرف افراتفری کا ماحول تھا مہمان بھی آنا

شروع ہوچکے تھے

ثوبیہ بیگم کا کہنا تھا کہ اب شادی تک حرم شہریار کے سامنے نہیں آے گی اور یہ بات سن کر اسکا سارا موڈ خراب ہوچکا تھا اسے کوئی کام کہا جاتا تو بددلی سے اس کام کو کردیتا

جب سے وہ آیا تھا حرم سے اسکا سامنہ چند بار ہی ہوا تھا جس میں وہ اس سے کچھ بات بھی نہیں کرپایا تھا کیونکہ جب بھی وہ بات کرنے کی کوشش کرتا ہیر کسی بوتل کے جن کی طرح ان دونوں کو تنگ کرنے آجاتی

اسکے اوپر ثوبیہ بیگم کی یہ پردے والی رسم اسکا موڈ بری طرح سے خراب کرچکی تھی اگر کبھی موقع ملتے ہی وہ حرم سے ملنے جاتا تو

ہیر کی سی سی ٹی والی آنکھیں اسے دیکھ لیتیں اور اسکی ثوبیہ بیگم کو پکارتی آواز سن کر وہ فورا وہاں سے چلا جاتا

اس وقت کچھ مہمان اپنے کمرے میں تھے تو کچھ ڈرائنگ روم میں اسلیے موقع ملتے ہی شہریار چھپکے سے حرم کے کمرے میں چلا گیا

جہاں وہ بیٹھی اپنے ریشمی بالوں میں برش پھیر رہی تھی

اپنی نظریں اٹھا کر اسنے آئینے میں دیکھا جہاں اپنے ساتھ ساتھ اسے شہریار بھی نظر آیا لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتی تیزی سے آگے بڑھ کر شہریار نے اپنا مظبوط ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ دیا

"کچھ مت کہو میں چاہتا ہوں اس وقت تم بس مجھے سنو کتنی ہی باتیں ہیں جو مجھے تم سے کہنی ہیں" نرم لہجے میں کہہ کر شہریار نے اسکے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اسکا ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں لے لیا

"ش-شہریار وہ" شہریار نے اسکے ہلتے گلابی لبوں پر اپنی انگلی رکھ کر اسے خاموش کروادیا

"میں جانتا ہوں کہ تم یہی کہو گی کہ شہریار آپ یہاں سے جائیں ہیر آجاے گی یا وغیرہ وغیرہ کسی کا بھی نام لے دو گی لیکن میں اس وقت یہ سب سننے نہیں آیا میں تو تمہیں دیکھنے آیا

ہوں تمہارا یہ معصوم چہرہ دیکھنے آیا ہوں جسے میری ہٹلر بہن نے اتنے دنوں سے دیکھنے نہیں دیا"

"اچھا ہٹلر"ہیر کی آواز سن کر اسنے گڑبڑا کر پیچھے دیکھا جہاں وہ واشروم کے دروازے پر کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے بالوں میں ٹاول بندھا ہوا تھا یقینا وہ باتھ روم میں تھی اسنے مڑ کر حرم کی طرف دیکھا

وہ سمجھ چکا تھا کہ حرم اسے یہی بات بتانا چاہ رہی تھی کہ ہیر کمرے میں ہے جسے اسنے سنا نہیں لیکن اب کیا، کیا جاسکتا تھا اب تو ہٹلر انہیں دیکھ چکی تھی

"آپ یہاں کیا کررہے ہیں ہونے والے دولہے جی "

"میری چھوڑو تم بتاؤ تم میری بیوی کے کمرے میں کیا کررہی ہو"

"ماما کو پتہ تھا کہ انکا بیٹا اس طرح کی حرکت ضرور کرے گا اسلیے مجھے یہاں چوکیداری کے لیے بھیجا ہے شیری بھائی آپ کو شرم نہیں آتی رسم توڑتے ہوے"

"نہیں مجھے بلکل شرم نہیں آتی "شہریار نے معصومیت سے کہتے ہوے اپنا سر نفی میں ہلایا

"اچھا جی میں جاکر ماما کو بتاتی ہوں شاید تب تھوڑی شرم آجاے "

"ہاں تو بتادو جس کو بتانا ہے میں کیا ڈرتا ہوں "

"ماما" اسے جو لگ رہا تھا کہ ہیر مذاق کررہی ہے اسکی یہ خوش فہمی ہیر کے چیخنے پر ختم ہوگئی اسکے چیختے ہی وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکلا کہ کہیں سچ میں ثونیہ بیگم یہاں نہ آجائیں اور اسے بھاگتے دیکھ کر اُس کمرے میں ہیر اور حرم کا قہقہہ گونجا

جس دن سعد کی اس لڑکی سے ملاقات ہوئی تھی اس سے اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ وہ وہیں بنے مارٹ میں گئی تھی کیونکہ اسکے ہاتھ میں اسی مارٹ کے بیگ تھے

وہ مارٹ حاشر کے دوست کا تھا اسلیے عبیر کے زریعے اسنے حاشر کی مدد سے اس دن کا سارا ریکارڈ نکلوالیا تھا

جس سے وہ اس لڑکی کی ساری معلومات بھی نکلوا چکا تھا

اسکے گھر کا ایڈریس اس وقت سعد کے ہاتھ میں تھا جسے وہ مسکراتے ہوے دیکھ رہا تھا بار بار اسکا خوبصورت نام سعد کے

لبوں پر آرہا تھا جس سے اسکے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہوجاتی

شہریار کی شادی ہونے والی تھی اور اسکی شادی کے بعد اسکا ارادہ کرنل صاحب سے اس بارے میں بات کرنے کا تھا

عبیر نے اسے اور شہریار کو مجنوں کا لقب دیا ہوا تھا جو کہ بلکل صحیح تھا کیونکہ اسکے زہن پر تو صرف اس حسینہ کا زکر تھا

رات دیر سے آنے کی وجہ سے وہ صبح دیر سے اٹھا تھا

اٹھتے ہی وہ سب سے پہلے نرمین بیگم اور اماں بی سے ملا اسد صاحب اور شہرام آفس گئے ہوے تھے اسلیے ان سے اسکی ملاقات آفس میں یا رات کو ہی ہونی تھی

"ہاد آفس مت جانا بیٹا آج آرام کرنا تھکے ہوے ہو مجھے ہتہ ہے وہاں بھی سارا سارا دن کا میں ہی لگے ہوے ہو گے"نرمین بیگم نے اسکا ناشتہ اسکے سامنے رکھ کر ڈانٹتے ہوے کہا لیکن انکی ڈانٹ میں بھی پیار تھا اسکے چہرے پر تھکن کے آثار واضح تھے انکے کہنے پر اسنے آہستہ سے اپنا سر اثبات میں ہلادیا جسے دیکھ کر انہیں کافی حیرت ہوئی عائشہ کے بعد وہ اپنے آپ کو کام

کرنے والی مشین بناچکا تھا کوئی اسے کتنا ہی منع کرتا وہ ان سنی کیے اپنے کام میں مگن رہتا

اسکے سر پر پیار کرکے نرمین بیگم وہاں سے جانے لگیں جبکہ ہاد تو کسی اور ہی سوچو میں گم تھا اسے جاننا تھا کہ کل رات جس لڑکی کو اسنے دیکھا تھا وہ کون تھی

"موم" اسکے پکارنے پر نرمین بیگم نے مڑ کر اسے دیکھا

"جائشہ کون ہے" ہادی کے پوچھنے پر نرمین بیگم نے اسے بتادیا کہ جائشہ کون ہے اور اسکی یہاں موجودگی کی کیا وجہ ہے

ساری بات سن کر اسنے کسی طرح کے رد عمل کا اظہار نہیں کیا اسلیے نرمین بیگم نے خود ہی اپنے من میں چلتا سوال پوچھ لیا

"تمہیں اسکے بارے میں کیسے پتہ چلا"

"کل رات کو اسے دیکھا تھا بیہ نے بتایا اسکا نام جائشہ ہے"

اسکی بات سن کر نرمین بیگم اپنا سر لاکر وہاں سے چلی گئیں سب ناشتہ کرچکے تھے اسلیے وہ اس وقت اکیلا بیٹھا ناشتہ کررہا تھا جبکہ زہن بھٹک بھٹک کر جائشہ کی طرف جارہا تھا

"کیا حرکت کی تھی تم نے رات کو" انابیہ کی غصے بھری آواز اسے خیالو کی دنیا سے باہر لائی

"کیا حرکت کی" شان بے نیازی سے کہتے ہوے اسنے چاے کا مگ اٹھالیا

"جیسے تم تو جانتے ہی نہیں میں کیا بات کررہی ہوں"

"بیہ آپ اس لڑکی کی بات کررہی ہیں وہ کون ہے یہاں کیوں آئی موم مجھے بتاچکی ہیں"انابیہ سے بات کرتے ہوے اسکی نظر کچن کی طرف جاتی جائشہ پر پڑی

"میں تمہاری کل رات والی حرکت کی بات کررہی ہوں"

"بعد میں بات کرتے ہیں" جلدی سے کہہ کر وہ ڈائننگ روم سے سیدھا کچن کی طرف بھاگ گیا

"تو آپ یہاں میرے بیٹے کے لیے آئی ہیں" وہ جو برہان کا فیڈر بنانے کے لیے آئی تھی ہادی کی آواز پر اسنے گھبرا کر اسے دیکھا

بنا کچھ کہے وہ وہاں سے جانے لگی جب ہادی اسکے راستے میں آگیا

"کچھ پوچھا ہے میں نے "

"جب آپ جانتے ہیں تو پوچھ کیوں رہے ہیں" اسکے نہ ہٹنے پر جائشہ نے اسے گھورتے ہوے کہا

"کیونکہ میں یہ جاننا چاہ رہا ہوں تم میرے بیٹے کے بارے میں جانتی ہی کتنا ہو"کافی جلدی وہ"آپ"سے"تم"تک پہنچ چکا تھا

"جتنا جاننا کافی ہے اتنا میں جانتی ہوں" اسکے کہنے پر ہادی نے دلچسپی سے اسے دیکھا

"اچھا بتاؤ میرے بیٹے کا نام کیا ہے"

"برہان "

"اسکے باپ کا نام "

"سید ہادی درانی "

اسکی ماں کا نام "

"عائشہ "

"وہ سب سے زیادہ خوش کب ہوتا ہے "

"جب اپنی ماں کو اپنے پاس" بات کا احساس ہونے پر اسنے

اپنا جملہ ادھورا چھوڑدیا

"واؤ موم اور بیہ نے تو کافی زیادہ باتیں تمہیں بتادیں"مسکراکر

کہتے ہوے وہ اسکے راستے سے ہٹ گیا اور اسکے ہٹتے ہی جائشہ

تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی

"کیا بات ہے یہ برات یہاں کیوں بیٹھی ہے" سب کو باہر لان میں بیٹھا دیکھ کر عبیر نے کہا جو ابھی شہریار کے گھر پر آیا تھا وہ پہلی بار اسکے گھر آیا تھا

"اندر لڑکیاں اپنی کوے جیسی آواز ہر جگہ پھیلا رہی ہیں اسلیے ہم نے سوچا انکی آواز سننے سے بہتر ہے ہم باہر بیٹھ جائیں بچارے شیری کو بھی کمپنی مل جاے گی اسکے لیے آنٹی نے نو اینٹری کا بورڈ لگایا ہوا ہے" وقار (شہریار کے کزن) نے اسے مکمل تفصیل بتائی

"مطلب مجنوں کو لیلی سے دور کردیا اور میں سمجھا دوست کی یاد آرہی ہے اسلیے مجھے بلاجارہا ہے جبکہ یہ جناب تو بیگم سے دوری کے غم میں ہمیں یاد فرمارہے تھے" عبیر نے مصنوعی خفگی سے شہریار کو دیکھتے ہوے کہا

"بیغیرت ایک تو میرے اتنے اصرار پر تو آیا ہے اس میں بھی مجھے ایسے گھور رہا ہے تجھے تو چاہیے تھا میرے بن کہے آتا اور سارا کام سمبھالتا" اسکے ختم ہونے پر شہریار شروع ہوچکا تھا

"تیرا زور بھی مجھ پر ہی چلتا ہے اس سعد کو تو نے کچھ بھی نہیں کہا جو خود ابھی تک تیرے گھر بھی نہیں آیا بلکہ اسکا تو کہنا ہے کہ اب وہ شادی پر ہی آے گا"

"ہاں تو وہ بچارا بھی میری لائن میں آچکا ہے اسلیے میں اسکا درد سمجھ سکتا ہوں محبوب سے دوری کیسی ہوتی ہے میں جانتا ہوں اب کوئی مجھے پریشان نہ کرے میں پہلے ہی دکھی ہوں جب سے آیا ہوں ٹھیک سے اپنی بیوی کو دیکھا بھی نہیں ہے"

مصنوعی ناراضگی سے کہتے ہوے اسنے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ کرنل صاحب کی بیوی کی

طبیعت ٹھیک نہیں ہے انہیں چھوڑ کا سعد کا اسکے گھر آنا مشکل ہے

"فکر نہ کر یارا میں آگیا ہوں نہ دیکھ کیسے تیری ملاقات کرواتا ہوں بھابھی سے "

"کیسے کرواؤ گے" وقاص نے تعجب سے پوچھا

"بس مجھے یہ بتاؤ لڑکیاں کس کمرے میں ہیں" شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اسنے وقاص کی طرف دیکھا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر8

Don't copy paste without my permission

وہ دونوں لڑکیاں اسکے دونوں ہاتھ تھامے اسکے ہاتھوں پر انتہائی خوبصورت مہندی لگارہی تھیں وہیں دوسری طرف ہی سب لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھ کر شادی کے گانے گارہی تھی

"آج ہے سگائی سن لڑکی کے بھائی زرا ناچ کے ہم کو دکھا" انکی کزن رضیہ کے گانا گانے پر ہیر نے اسکو گھور کر دیکھا

"کیا ہے یار کیوں گھور رہی ہو"

"یہ سگائی نہیں ہے اور بھائی تو تیار بیٹھے ہیں یہاں آکر ناچنے کے لیے تم گانا گارہی ہو اور وہ سمجھینگے انہیں بلایا جارہا ہے سچ میں اٹھ کر آجائینگے"

"اچھا رکو میں دوسرا گانا گاتی ہوں" گلا کھنکار کے رضیہ دوبارہ گانا گانے لگی

"بنو ری بنو میری چلی سسرال کو آنکھیوں میں پانی دے گئی"ہیر نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکے گانے کو روک دیا

"کوئی اچھا گانا آتا بھی ہے یا نہیں کیوں پانی دے گی وہ کونسا کہیں اور جارہی ہے یہی اسکا میکہ ہے اور یہی سسرال"

"تو پھر تم خود ہی گاؤ"تنگ آکر اسنے ڈھول ہیر کی طرف بڑھادیا

لیکن اس سے پہلے وہ گاتی دروازے سے آتی وقار کی آواز پر

وہاں موجود سب لڑکیاں اس طرف متوجہ ہوئیں کمرے میں

خاموشی چھا گئی

"گرلز یہ کام تمہارے بس کا نہیں ہے "وقار کے کہنے پر سب

لڑکے گلے میں سبز رنگ کی چنری ڈالے وہاں پر آے اور

خاموش کمرہ اب تیز شور سے گونج اٹھا

"لے جاینگے لے جاینگے دل والے دلہنیا لے جاینگے "

سب لڑکے زور و شور سے گانا گارہے تھے

"تیری بہن کونسی والی ہے میں اسکا دیھان بھٹکاؤنگا تو بھابھی کو لے کر چلا جا" عبیر نے شہریار کی طرف دیکھتے ہوے کہا وہ دونوں کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے لڑکیوں کے جھنڈ میں وہ کیسے بتاے کہ اسکی بہن کونسی ہے

"اسنے کریم کلر کا سوٹ پہنا ہے" شہریار کی بات سن کر اسنے اپنا سر ہلایا اور باقی لڑکوں کی طرح بھنگڑا ڈالتے ہوے خود بھی گانا گاکر ہیر کو ڈھونڈنے لگا

سب لڑکیاں ان لڑکوں کو باہر نکلانے میں لگی ہوئی تھیں اور انکا دیھان دوسری طرف دیکھ کر شہریار خاموشی سے حرم کو باہر لے آیا

"لے جاینگے لے جاینگے دل والے دلہنیا لے جاینگے "

گانا گاتے ہوے اسے اس لڑکی کی پشت نظر آچکی تھی جس نے کریم کلر کا سوٹ پہنا تھا

یہاں موجود سب لڑکیوں کے کپڑے گہرے رنگ کے ہی تھے بس ایک وہی تھی جس نے ہلکے رنگ کا سوٹ پہنا تھا

مسکراتے ہوے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرے کر وہ ہیر کے پیچھے کھڑا ہوگیا

"ہیلو مس "

ہیر جو وقار کو ڈانٹنے میں مصروف تھی عبیر کی آواز سن کر اسنے مڑ کر اسکی طرف دیکھا اور اسکے دیکھتے ہی عبیر کی مسکراہٹ سمٹ گئی

مطلب صاف تھا وہ اس جنگلی بلی کو پہچان چکا تھا

"تو یہ ہے شیری کی بہن" حیرت و صدمے سے اسنے دل میں سوچا

"تمہیں تو میں نے کہیں دیکھا ہے" اپنی انگلی اٹھا کر ہیر نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوے کہا

"نہیں تو، آپ نے کسی اور کو دیکھا ہوگا دراصل میری شکل بہت لوگوں میں ملتی ہے" زبردستی مسکراتے ہوے وہ باہر کی طرف بھاگ گیا

اسکی اس حرکت پر ہیر بھی تیزی سے اسکے پیچھے بھاگی

اسکے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے پیچھے سے ہیر نے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا

"یاد آیا تم وہی کالے کوے ہونا جو مجھے مارٹ کے باہر ملا تھا شرافت سے بتادو یہاں کیا کرنے آے ہو میرے بھائی آرمی آفیسر ہے ایسا حال کرینگے گے تمہارا یاد رکھو گے"

"بھائی کی کیا ضرورت یہاں تو بہن ہی کافی ہے" بڑبڑاتے ہوے اسنے بیچارگی سے ہیر کی طرف دیکھا

"آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں دراصل میں شہریار کا دوست ہوں میرا نام عبیر ہے "

"اچھا تو پھر بھاگ کیوں رہے تھے"آنکھیں چھوٹی کرکے اسنے عبیر کو گھورا

"بھاگ تھوڑی نہ رہا تھا میں تو یہاں لان میں اپنا والٹ دیکھنے آیا تھا مل نہیں رہا کہیں یہاں تو نہیں گر گیا"اپنا سر کھجاتے ہوے وہ زمین پر اپنا والٹ دیکھنے لگا جو کہ اسے ملنا نہیں تھا کیونکہ وہ اسکی پینٹ کی جیب میں تھا اسے اس طرح سے دیکھ کر ہیر وہاں سے جانے لگی

جس سے عبیر نے شکر کا سانس لیا لیکن پھر نظر چھت پر گئی

اسکا ہاتھ تھام کر شہریار اسے چھت پر لے آیا

"شہریار کیا کررہے ہیں کوئی دیکھ لے گا اور میری مہندی بھی مکمل نہیں ہوئی"حرم نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا

شہریار نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کی ہوئی تھی لیکن اسکا بات کا بھی خاص دیھان رکھا تھا کہ اسکی مہندی نہ خراب ہوجاے

"ہم پر نظر رکھنے والی صرف ہیر ہے اور عبیر اسے الجھاے رکھے گا تو اسلیے بے فکر رہو "

"لیکن آپ مجھے یہاں کیوں لاے ہیں "

"کیونکہ مجھے تم سے باتیں کرنی ہیں "

"شہریار باتیں تو ہم بعد میں بھی کرسکتے ہیں"اسکی نظریں ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں کہیں کوئی انہیں دیکھ نہ لے یا نیچے اسکی

غیرت موجودگی دیکھتے ہوے کوئی یہاں نہ آجاے اور انہیں ایک ساتھ نہ دیکھ لے

"لیکن کچھ باتیں میں ابھی کرنا چاہتا ہوں میں جانتا ہوں مجھے ہیر اور ماما سے یہ سب کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو سمبھال سکتی ہیں"

"شہریار آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" اسنے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھتے ہوے کہا

"حرم اگر زندگی ہے تو موت بھی ہر انسان کو آنی ہے لیکن جس کام سے میرا تعلق ہے وہاں موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا

انسان آج ہے تو کل نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اگر کل کو میرے ساتھ یہ سب ہو تو تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ ، سمبھل جاؤ "

"آپ یہ سب باتیں کیوں کررہے ہیں"نظریں جھکا کر اسنے نم آواز میں کہا

شہریار نے اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اونچا کیا

"حرم دیکھو میں "

"اگر یہی سب کہنا ہے تو مجھے کچھ نہیں سننا"اسکا ہاتھ اپنی تھوڑی سے ہٹا کر وہ وہاں سے جانے لگی جب شہریار نے اسکی

کلائی تھام کر اسے اپنے جانب کھینچ لیا جس سے وہ اسکے چوڑے سینے سے آلگی

"آپ کہاں جارہی ہیں" اسنے نظریں چھت سے ہٹائیں جہاں شہریار اور حرم کھڑے تھے اور ہیر سے کہا جو اندر کی طرف جارہی تھی

"تمہیں کیا میں کہیں بھی جاؤں"

"وہ میرا والٹ نہیں مل رہا نہ تو پلیز میری ہیلپ کردیجیے" عبیر نے معصومیت سے اسکی طرف دیکھا

" اتنا بڑا لان بھی نہیں ہے جو تمہیں اپنا والٹ نظر ہی نہیں آے گا" اسے گھور کر کہتی وہ وہاں سے جانے لگی

جب عبیر کی ٹیڑھی ہوتی نظروں کے تعاقب میں اسنے بھی چھت کی طرف دیکھا

اور منظر دیکھتے ہی اسنے غصے سے عبیر کو دیکھا

"کیا ہوا" دانت نکال کر اسنے انجان بنتے ہوے کہا لیکن ہیر بنا کوئی جواب دیے اوپر کی طرف بھاگ گئی

شہریار نے اسکی کلائی تھام کر اسے اپنے جانب کھینچ لیا جس سے وہ اسکے چوڑے سینے سے آلگی

"ٹھیک ہے میری جان ہم نہیں کرتے ایسی باتیں ہم پیار بھری باتیں کرتے ہیں "

"شہریار پلیز چھوڑیں ہیر آجاے گی"حرم نے اپنا آپ اس سے چھڑاتے ہوے کہا

"نہیں آے گی وہ ہٹلر عبیر اسے سمبھال لے گا"شہریار نے کہتے ہوے اسکی اڑتی لٹ کو کان کے پیچھے کیا

جب ہیر کی غصے بھری آواز وہاں اسے سنائی دی

"شیری بھائی بہت بیکار پہردار رکھا تھا"اسکی آواز سن کر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا

ہیر کے پیچھے ہی عبیر کھڑا تھا جو ابھی ابھی وہاں پر آیا تھا

"کتنی غلط بات ہے بھائی ہم نے جو سوچا تھا نہ کہ حرم اور آپ کو برات والے دن ساتھ بٹھائینگے اب ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کو حرم کا چہرہ بھی نہیں دکھائینگے"اسے غصے سے گھور کر ہیر حرم کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کی طرف چلی گئی

لیکن اب شہریار کی گھورتی نظریں عبیر پر تھیں جو ایک لڑکی کو نہیں سمجھال سکا

"ایک لڑکی نہیں سمجھل سکتی تجھ سے "

"بس کردے لڑکی نہیں دیکھی تو نے جتنی ہیلپ میں کرسکتا تھا میں نے کردی ویسے بھی تیری بہن پوری کی پوری پٹاخہ ہے"

"اوے کیا بول رہا ہے"

"کیا اوے اچھا والا پٹاخہ نہیں بول رہا مجھے تو ، تو اپنی بہن سے دور ہی رکھنا توبہ ہے میری اسکی آنکھیں دیکھی ہیں ہر طرف ایسے دیکھتی ہیں جیسے سی سی ٹی کیمرہ"

"اچھا میں نے تو تجھے اپنی بہن کے لیے سوچا تھا" اسکی حالت دیکھ کر شہریار نے شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوے کہا

"مجھے معاف ہی رکھ میرے بھائی اس سے اچھا تو میں کسی اندھی سے شادی کرلوں "

"تیرے لیے اندھی ہی ٹھیک رہے گی تو میری ہیر کے لیے ہے بھی نہیں "

"اچھا دوست کا احسان بھول گیا تو رہ لے اپنی ہیر کے ساتھ میں جارہا ہوں اور وہ بھی چھت سے ہی نہیں اس گھر سے ہی"مصنوعی ناراضگی سے کہتے ہوے وہ نیچے چلا گیا

شہریار بھی اطمینان سے مسکراتے ہوے اسکے پیچھے گیا کیونکہ اسے پتہ تھا نیچے جاکر وہ پھر سب لڑکوں میں بیٹھ کر اپنا دماغ چلاے گا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر9

Don't copy paste without my permission

"کہاں جارہی ہو تم"حمنہ نے اسے باہر کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا

نیلی جینز کے ساتھ لونگ شرٹ پہنے بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

"کہیں بھی جاؤں تم سے مطلب" بدتمیزی سے کہتے ہوے وہ باہر کی طرف جانے لگی جب حمنہ نے اسے پھر سے ٹوکا

"یقینا اسد انکل کے گھر جارہی ہوگی "

"میں کہیں بھی جاؤں تمہیں کیا مسلہ ہے"یمنہ نے جھنجھلاتے ہوے کہا

"تم کہیں بھی جاؤ میری بلا سے لیکن اسد انکل کے گھر جانا چھوڑ دو تمہارا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور یہ جو ہاد پر ڈورے ڈالنے کی کوشش ہورہی ہے نہ بے کار ہے اسکی زندگی میں صرف عاشی ہے تو اپنی یہ حرکتیں چھوڑ دو" عائشہ کا نام سن کر یمنہ کا سفید چہرہ سرخ ہوچکا تھا

"تمہیں زیادہ میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھو"انگریزی لب و لہجے میں غصے سے کہتی ہوئی وہ تیزی سے باہر نکل گئی

اسے واپس بٹھا کر ہیر اسکی ادھوری مہندی مکمل کروانے لگی

جب حرم کے موبائل پر میسج رنگ ٹون بجی

اسکے ہاتھوں پر مہندی لگ رہی تھی اسلیے موبائل اٹھا کر اسنے

خود میسج ریڈ کرلیا جو شہریار کا تھا

"کس کا میسج ہے" حرم کے پوچھنے پر اسنے شرارت سے اسے

دیکھا

"آپ کے شوہر کا ہے فرمائش کررہے ہیں کہ میرا نام ضرور

لکھوانا" ہیر کے کہنے پر اسنے مسکراکر اپنی نظریں جھکالیں

'بیکار فضول کام چور ڈھیٹ" الماری میں کپڑے رکھتے ہوے وہ غصے سے مسلسل بڑبڑا رہی تھی

اور یہ کام چلتا بھی رہتا اگر شہرام اسے پیچھے سے اپنے حصار میں نہیں لیتا

"میری جان بتانا پسند کروگی یہ پیار بھرے الفاظ کس کے لیے استعمال ہورہے ہیں" شہرام نے اسکے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتے ہوے کہا

"اور کس کے لیے ہونگے وہ یمنہ پھر اٹھ کر آگئی پتہ نہیں اسے اپنے گھر میں چین نہیں ملتا کیا"

"تو میری جان اس میں کیا ہوا وہ گھر والو سے ملنے آئی ہے" بیڈ پر بیٹھ کر اسنے نرمی سے سوئی ہوئی عمل کو پیار کیا

"مجھے سمجھ نہیں آتا شہرام وہ گھر والوں سے ملنے جب ہی کیوں آتی ہے جب ہاد گھر میں ہوتا ہے "

"تم بھی جانتی ہو انابیہ وہ ہاد کو پسند کرتی ہے "

"لیکن ہادی اسے پسند نہیں کرتا "

"ہاد کا تو نہیں معلوم لیکن تم اسے پسند نہیں کرتی ہو"

"ہاں نہیں کرتی میں اسے پسند مجھے وہ بلکل اچھی نہیں لگتی اور میں جانتی ہوں ہاد بھی اسے پسند نہیں کرتا"

"اب یہ تو بعد میں ہاد ہی بتاے گا ابھی ہم ان باتوں کو چھوڑ دیتے ہیں تم ادھر آؤ"اسے اپنے قریب کرکے شہرام نے اسکے گال پر اپنے لب رکھ دیے

"چھوڑیں شہرام عمل اٹھ جاے گی "

"تو اٹھ جاے وہ بھی دیکھ لے گی اسکے ماما پاپا میں کتنا پیار ہے"

"شہرام شرم کرلیں تھوڑی"انابیہ نے گھورتے ہوے اسے شرم دلانی چاہی

"شرم کیسی ابھی تو میرے آٹھ بچے اور دنیا میں آنے ہیں "

"آٹھ" اسکے حیرت و صدمے سے کھلے منہ کو نظر انداز کرکے وہ اسکے لبوں پر جھک گیا

گرم کوفی کا گھونٹ اسنے اپنے اندر اتارا جبکہ زہن کا رخ جائشہ کی طرف تھا

اسے تنگ کرنے میں اسے مزہ آرہا تھا جہاں وہ ہادی کو دیکھ لیتی وہیں سے راستہ بدل لیتی کتنی ہی بار وہ صاف لفظوں میں ہادی کو خود سے دور رہنے کا کہہ چکی تھی لیکن وہ پھر ڈھیٹ بنا اسکے پیچھے پڑا رہتا اپنی سوچو میں وہ اتنا گم تھا کہ اسے اپنے پیچھے یمنہ کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا تھا

مڑتے ہی اسکے ہاتھ میں موجود گرم کافی یمنہ کے ہاتھ پر گر چکی تھی جس کی وجہ سے یمنہ کے لبوں سے سسکی نکلی

"سوری میں نے تمہیں دیکھا نہیں" معذرت کرتے ہوے وہ اسکا ہاتھ دیکھنے لگا جو لال ہورہا تھا

اسکا ہاتھ تھام کر ہادی اس پر ٹھنڈا پانی ڈالنے لگا

جبکہ اپنے ہاتھ میں اسکا ہاتھ اور اپنے اتنے قریب اسکی موجودگی دیکھ کر یمنہ اپنی تکلیف بھلا چکی تھی پہلی بار وہ اسکا ایسا روپ دیکھ رہی تھی

"جلن تو نہیں ہورہی ہے" ہادی نے اسکے لال ہوے ہاتھ کا معائنہ کرتے ہوے کہا

"نہیں" وہ اسے یہ نہیں کہہ سکی کہ اپنے ہاتھ پر اسکا لمس پاکر اسکی تکلیف ختم ہو چکی تھی

اسکی پیار بھری نظریں تو بس ہادی پر ٹکی ہوئی تھیں

اپنے آپ کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کرکے ہادی نے ارد گرد دیکھا جہاں جائشہ تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہوکر اسے ہی گھور رہی تھی

وہ اس وقت اماں بی کے کپڑے استری کررہی تھی ویسے تو یہ کام بھی ملازمہ ہی کرتی تھی

لیکن شام تک وہ چلی جاتی تھی اور اماں بی کو عیادت کے لیے جانا تھا اسلیے انکے کپڑے لے کر وہ خود ہی استری کرنے کے لیے آگئی

ویسے بھی گھر والوں کے کام کرکے اسے ہمیشہ خوشی ہی ملتی تھی

کپڑے پریس کرتے ہوے اسکی سوچو کا رخ ہادی کی طرف چلا گیا

وہ جتنا اس سے دور بھاگ رہی تھی وہ اتنا ہی اسکے پیچھے پڑا ہوا تھا

اسے ہادی کا اپنے پیچھے گھومنا تنگ کرنا اچھا لگتا تھا لیکن وہ یہاں اس وجہ سے نہیں آئی تھی اسلیے اسنے سوچ لیا تھا کہ اب وہ انابیہ سے ہادی کی شکایت کردے گی شاید جب ہادی اسے تنگ کرنا چھوڑ دے

اپنی سوچو سے باہر وہ جب نکلی جب وہ گرم استری اسکے ہاتھ پر لگی تکلیف کی وجہ سے اسکے لبوں سے سسکی نکلی

"آہ" اسنے اپنا ہاتھ دیکھا اور وہاں سے نکل گئی ارادہ انابیہ کو ڈھونڈنے کا تھا جو اسے ہاتھ پر لگانے کے لیے کچھ دے دیتی لیکن کچن میں موجود منظر دیکھتے ہی قدم اپنی جگہ تھم چکے تھے نظریں ہادی کے ہاتھ میں موجود یمنہ کے ہاتھ پر تھیں اسکی آنکھیں ہوچکی تھیں انہیں اس طرح دیکھ کر وہ اپنے ہاتھ میں موجود تکلیف بھول چکی تھی

ایک موتی ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے بہہ نکلا

اپنے آپ کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کرکے ہادی نے ارد گرد دیکھا جہاں جائشہ تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہوکر اسے ہی گھور رہی تھی

اسکے دیکھنے پر سٹپٹاتے ہوے اسنے اپنی نظروں کا رخ دوسری طرف کیا اور وہاں سے چلی گئی

وہ اتنے فاصلے پر بھی نہیں تھے کہ ہادی اسکی نم آنکھیں نہ دیکھ پاتا

اسے اس طرح دیکھ کر وہ بے چین ہوچکا تھا

یمنہ کا ہاتھ چھوڑ کر وہ اسکے پیچھے چلا گیا

اپنے آنسو صاف کرکے وہ کمرے میں آئی جو اسے انابیہ نے دیا تھا برہان کے ساتھ وہ سارا دن اسی کمرے میں رہتی تھی

"کیا ہوا" پیچھے سے آتی آواز پر وہ ڈر کر مڑی جہاں ہادی کھڑا تھا وہ اسکے پیچھے کمرے تک آجاے گا یہ اسے نہیں پتہ تھا

"تم رو کیوں رہی ہو" اسکی بھیگی پلکیں ہادی کو بے چین کررہی تھیں دل چاہ رہا تھا اپنے ہاتھوں سے گالوں پر بہتی ان لڑیوں کو صاف کردے

اور وہ ایسا کر بھی دیتا اگر اسکے قریب آنے پر جائشہ دو قدم پیچھے نہ جاتی

"کیوں رو رہی ہو کیا ہوا ہے" لہجہ بے حد نرم تھا

"ہاتھ"ایک لفظی جواب دیا اسکے کہنے پر ہادی نے اسکے ہاتھ کو دیکھا

جہاں اسکا ہاتھ جلا ہوا تھا پریشانی سے ہادی نے اسکا ہاتھ تھام لیا اسے یہی لگا تھا کہ جائشہ اپنے ہاتھ کی تکلیف سے رو رہی ہے لیکن وہ تو اسکے ہاتھوں میں موجود یمنہ کے ہاتھوں کا سوچ کر رو رہی تھی

اسکا دل چاہ رہا تھا یمنہ کے ہاتھ توڑ دے لیکن افسوس وہ ایسا صرف سوچ ہی سکتی تھی

"یہ کیسے ہوا"پریشانی سے اسکا ہاتھ دیکھتے ہادی نے کہا اور نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو نظریں جھکاے نیچے کی طرف دیکھ رہی تھی

اسکا ہاتھ چھوڑ کر ہادی کمرے سے باہر چلا گیا جائشہ نے اداس نظروں سے دروازے کی طرف دیکھا

"اس کے ہاتھ پر تو پتہ نہیں کیا جادو ٹونے کررہا تھا اور میرا ہاتھ دیکھ کر کچھ کہا بھی نہیں"آنسو کا گولا اسکے گلے میں اٹک چکا تھا

اسکا ہاتھ دیکھ کر ہادی کو کوئی فرق نہیں پڑا یہ اسکی غلط فہمی تھی جو تھوڑی ہی دیر میں دور ہوچکی تھی جب تھوڑی دیر بعد ہی ہادی کی واپسی ہوئی

اپنے ہاتھ میں موجود ٹیوب میں سے آئنمنٹ نکال کر وہ جائشہ کے جلے ہوے نشان پر نرمی سے لگانے لگا

"میرا ہاتھ چھوڑو" بھیگی آواز میں کہتے ہوے اسنے ہادی کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا

لیکن اسکی بات جیسے ہادی نے سنی ہی نہیں تھی

آئینمینٹ لگا کر اسنے جائشہ کی طرف دیکھا جو غصے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

جائشہ کا ہاتھ اب تک اسکی گرفت میں تھا اور وہ یہ سمجھنے کی کوشش کررہا تھا کہ جائشہ کے غصے کی وجہ اسکا ہاتھ تھامنا ہے یا یمنہ کا

اسکی نم آنکھیں اور گالوں پر بہتے آنسو ہادی کو بے چین کررہے تھے

اپنا مظبوط مردانہ ہاتھ بڑھا کر اسنے جائشہ کے گالوں پر موجود ان موتیوں کو صاف کیا

اور اس بار نہ ہی تو جائشہ نے قدم پیچھے کیے اور نہ ہی اسکا ہاتھ جھٹکا

وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوے ہوے تھے

ہادی کو اتنے قریب پاکر اسکی دھڑکنیں بڑھ چکی تھی گال دہک رہے تھے اور نظریں جھک چکی تھیں

اپنا ہاتھ اسکے مظبوط ہاتھ پر رکھ کر جائشہ نے اپنے گال سے اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا

لیکن وہ ایسا نہیں کرپائی وہ تو خود ان لمحوں میں کھوجانا چاہتی تھی

"آغوش میں ہیں جو آپ کے "

"احساس کو اور پائیں کہاں"

"آنکھیں ہمیں یہ راس آگئیں "

"اب ہم یہاں سے جائیں کہاں"

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر10

Don't copy paste without my permission

اسنے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پر کافی گری تھی

لیکن اسے گرم کافی کی جلن نہیں بلکہ ہادی کا پیار بھرا لمس

محسوس ہورہا تھا مسکراتے ہوے اسنے اس جگہ پر اپنے لب رکھ

دیے جہاں سے ہادی نے اسکا ہاتھ پکڑا تھا

کتنی ہی دیر تک وہ خیالوں میں کھوئی رہی تھی

اماں بی نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہادی کے خیالوں

سے باہر نکالا

"یمنہ تم کب آئیں" اسے کچن میں کھڑے دیکھ کر اماں بی نے کہا جو جائشہ کو دیکھنے کچن میں آئی تھیں

"جی بس ابھی آئی تھی "

"بیٹا برا نہ مانوں تو ایک بات کہوں"اماں بی نے جھجکتے ہوے کہا

"جی کہیے میں کیوں برا مانونگی "

"بیٹا روز روز کسی کے گھر آنا اچھی بات نہیں ہوتی میرا مطلب لوگ کیا کہینگے ایسے اچھا نہیں لگتا" اماں بی کو اس کا روز روز آنا بلکل پسند نہیں تھا

نرمین بیگم کی وجہ سے انہوں نے آج تک اس سے یہ بات نہیں کی تھی لیکن اسے باتوں باتوں میں بہت بار جتادیا تھا لیکن وہ بے شرم لڑکی پھر بھی اٹھ کر آجاتی

نرمین بیگم کو وہ ہادی کے لیے بے حد پسند تھی لیکن اماں بی کو وہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی

اسلیے آج تو انہوں نے صاف گوئ سے اسے کہہ دیا

"امید ہے تمہیں برا نہیں لگا ہوگا"اماں بی کے کہنے پر اپنا غصہ ضبط کرکے زبردستی مسکرا کر اسنے اپنا سر نفی میں ہلادیا

"اچھا جائشہ اگر مل جاے تو اسے میرے پاس بھیجو وہ میرے کپڑے استری کرنے کے لیے لے کر گئی تھی پتہ نہیں کہاں چلی گئی "

"اتنے لوگ جارہے جارہے ہیں دنیا سے بس ایک یہی بڑھیا ہے جو اتنی عمر میں بھی جیے ہی جارہی ہے"دل میں غصے سے سوچتی ہوئی وہ وہاں سے چلی گئی

وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے کہ انکے لبوں میں صرف انچ بھر کا فاصلہ تھا

ہادی کی نظریں اسکے نرم لبوں پر جمی ہوئی تھیں اسکے لبوں کی نرماہٹ دیکھ کر اسے اپنا آپ تپتے صحرا میں محسوس ہورہا تھا دل کہہ رہا تھا کہ کوئی گستاخی کردو اور وہ ایسا ہی کرتا اگر یمنہ کی آواز سن کر جائشہ اس سے دور نہ ہوتی

"تم یہاں کیا کررہی ہو وہاں اماں بی اتنی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہیں" اسنے تیز لیجے میں جائشہ کو دیکھتے ہوے کہا

اس وقت اس کا جی چاہ رہا تھا اس لڑکی کا منہ نوچ لے جو اسکے ہادی کے اتنی قریب کھڑی تھی

"جاؤ جا کر انکی بات سنو تمہیں جس کام کے لیے رکھا ہے نہ بہتر ہے وہی کرو" اسکا لہجہ اور باتیں سن کر ہادی کے نرم تاثرات اب پتھریلے ہوچکے تھے

"بکواس بند کرو اپنی اسے یہاں کس کام کے لیے رکھا ہے یہ جانتی ہے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور خبردار جو آیندہ اس سے اس طرح کے لہجے میں بات کی بلکہ تمہیں اس سے بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے اس سے دس فٹ کی دوری پر رہنا"اسکے کہنے پر یمنہ کا چہرہ سرخ ہوچکا تھا اسے امید

نہیں تھی کہ جائشہ کے سامنے وہ اس سے اس طرح بات کرے گا

"ہاد آ-آپ" وہ اس سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ اس بے بی سٹر کے سامنے اس سے اس طرح بات نہیں کرسکتا لیکن وہ اس کی سنے بنا ہی کمرے سے باہر چلا گیا

کیونکہ جائشہ روتی ہوئی وہاں سے جاچکی تھی اور یقینا ہاد بھی اسکی پیچھے ہی گیا تھا لیکن جائشہ بنا اسکی کچھ سنے تیزی سے گھر سے باہر جاچکی تھی

تھکاوٹ کی وجہ سے کمر ٹکاتے ہی اسکی آنکھ لگ گئی

جو چند منٹ بعد ہی کُھل چکی تھی ہیر مہمانوں کے لیے چاے

بنانے گئی تھی اور باقی لڑکیاں کمرے کے کونے میں بیٹھی

گفتگو کررہی تھیں مہندی لگانے والی وہ لڑکیاں یہاں موجود نہیں

تھیں شاید اسکی مہندی مکمل کرکے وہ جاچکی تھی

اسنے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا

جہاں مہندی والی نے شہریار کا نام لکھا تھا وہ نام خراب ہوچکا تھا

یقینا نیند میں ہاتھ کہیں لگا ہوگا اسلیے اسکے ہاتھ پر لکھا شہریار اور

اسکے برابر میں بنا پھول خراب ہوچکا تھا اسکی آنکھیں بھیگ چکی

تھیں کتنے ارمان سے شہریار نے نام لکھوانے کی فرمائش کی تھی لیکن اب وہ خراب ہوچکا تھا

"حرم کیا ہوا"کمرے میں موجود لڑکیوں کو چاے دے کر وہ حرم کے پاس آئی لیکن اسکی نم آنکھیں دیکھ کر وہ پریشان ہوچکی تھی

"ہیر شہریار کا نام خراب ہوگیا" بھیگی آواز میں اسنے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا

"تو اس میں کیا ہوا "

"یہ اچھی بات نہیں ہوتی میرے ہاتھ سے انکا نام مٹ گیا"

اسکے معصومیت سے کہنے پر ہیر نے اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا

"بیوقوف لڑکی کیا بڑھی اماؤں کی طرح بات کررہی ہو اگر ہاتھ ہر نام لکھا تو مطلب وہ آپ کا اور ہاتھ سے نام مٹ گیا تو مطلب وہ ہمارا نہیں ہے ایسے تو میں بھی اپنے ہاتھ پر دانش تیمور کا نام لکھ دوں تو کیا وہ میرا ہوجاے گا رہے گا تو پھر بھی عائزہ کا ہی نہ "

"لیکن پھر بھی" حرم نے اسکی بات سن کر کچھ کہنا چاہا لیکن اسکی بات کاٹ کر ہیر نے نرمی سے کہا

"حرم یہ صرف تمہارا وہم ہے اور کچھ نہیں لیکن پھر بھی اگر تمہیں اچھا نہیں لگ رہا تو میں بھائی کا نام ٹھیک کر کے لکھ دیتی ہوں"اسکی خراب ہوئی مہندی کو اسنے ٹیشو پیپر سے صاف کیا اور شہریار کا نام لکھ دیا

دروازہ مسز کرنل نے کھولا تھا انہیں دیکھ کر ان دونوں نے ادب سے سلام کیا اور انکی خیریت دریافت کی

"اب تو الحمداللہ بلکل ٹھیک ہوں اندر آؤ اور بتاؤ تم دونوں آج راستہ کیسے بھول گئے"مسکرا کر کہتی ہوئی وہ انہیں اندر لے آئیں

"سعد کی کوئی خبر ہی نہیں تھی فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا وہ اپنے گھر پر بھی نہیں تھا ہم سمجھ گئے یہاں ہوگا اسلیے آگئے ، سوچا پوچھ لیں زندہ بھی ہے یا نہیں" عبیر کے مسکراکر کہنے پر مسسز کرنل نے خفگی سے اسے دیکھا

وہ یہاں کافی بار آچکے تھے اسلیے سب گھر والوں سے انکی اچھی بات چیت تھی

"خبردار جو میرے بیٹے کو تم نے کچھ کہا"

"سوری نہیں کہتا آپکے بیٹے کو کچھ لیکن بتا تو دیجیے کہ وہ ہے کہاں"

"اپنے کمرے میں ہے جاؤ مل لو تم دونوں"اسکے کمرے کی طرف اشارہ کرکے مسز کرنل کچن میں چلی گئیں تاکہ ملازمہ سے کہہ کر انکے لیے ریفریشمنٹ بنوا سکیں

اپنے ہاتھ میں موجود کاغذ پر لکھی اس شاعری کو وہ مسکراتے ہوے دیکھ رہا تھا جو اسنے خود لکھی تھی

آہستہ سے کمرے میں داخل ہوکر وہ دونوں اسکے پیچھے کھڑے ہوگئے لیکن ہر چیز سے بے نیاز وہ تو اپنی ہی سوچو میں گم تھا

عبیر نے شرارت سے شہریار کی طرف دیکھا اور اسکے ہاتھ سے وہ کاغذ چھین لیا اسکے ایسا کرتے ہی سعد نے حیرت سے پیچھے دیکھا جہاں شہریار اور عبیر کھڑے تھے

سعد کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اسنے وہ کاغذ شہریار کی طرف پھینک دیا

اور اب باآواز بلند شہریار وہ شاعری بڑھ رہا تھا

"کون کہتا ہے محبت آنکھوں سے ہوتی ہے" اسکے شعر پورا پڑھنے سے پہلے ہی سعد وہ کاغذ اسکے ہاتھ سے چھن کر اپنی پوکیٹ میں ڈال چکا تھا

"یار پورا تو پڑھنے دیتا"شہریار نے دکھ سے اسے دیکھتے ہوے کہا

"کتنے بدتمیزی ہو تم دونوں کوئی کسی کے کمرے میں ایسے آتا ہے"سعد نے ان دونوں کو گھورتے ہوے کہا جبکہ اسکی بات سن کر عبیر کی زبان پر کھجلی ہوچکی تھی

"تو اور کیسے آتے ہیں میرے خیال سے تو سب دروازے سے ہی آتے ہیں اور بدتمیز ہم ہیں یا تم بتایا بھی نہیں کب میجر کے ساتھ ساتھ شاعر بھی بن گئے" خفگی سے کہتے ہوے عبیر شہریار کے برابر آکر بیٹھ گیا

"تم دونوں کب آے"

"جب آپ اپنی اس بنا نام والی محبوبہ کی یادوں میں کھوے ہوے تھے"جواب اب بھی عبیر کی طرف سے ہی ملا

"اس کا نام ہے اور وہ بھی بہت پیارا "

"اچھا کیا نام ہے" شہریار نے دلچسپی سے کہا

"تم لوگ جان کر کیا کرو گے بھابھی ہی تو بلانا ہے تو وہی بلاؤ"کورنر ٹیبل پر رکھا جگ اٹھا کر وہ گلاس میں پانی ڈالنے لگا

"میں تو بھابھی نہیں بلاسکتا سعد ہم بلائینگے بھابھی جان شیری اسے بھابھی بلاے گا اور میں جان"

"بلا کر تو دکھا"پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر وہ اسکی طرف بڑھنے لگا جبکہ اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر عبیر کمرے سے بھاگ چکا تھا

سعد غصے سے اسکے پیچھے گیا اور اس موی انجوائے کرنے کے لیے شہریار بھی کمرے سے باہر چلا گیا

"جان ، جان ، جان"پورے گھر میں عبیر کی آواز گونج رہی تھی جہاں سب ہنس رہے تھے وہیں سعد کو اسکے منہ سے "جان" سن کر مزید غصہ آرہا تھا

اور پھر بھاگتے بھاگتے کیپٹن عبیر میجر سعد کے ہاتھ لگ چکا تھا

پہلے تو شہریار بھی ان دونوں کو دیکھ کر انجوائے کرتا رہا لیکن پھر اپنے دوست کی حالت دیکھ کر وہ خود بھی اسے بچاے کے خاطر ان دونوں میں گھس گیا

اسے پتہ تھا کہ عبیر جان بوجھ کر سعد کے ہاتھوں پیٹ رہا تھا ورنہ کون تھا جو کیپٹن عبیر کو مار سکتا تھا

"اوہ میرے یار تو میرا پیار صدا رہے تو سلامت "

"تیری میری یہ دوستی یونہی رہے تاقیامت "

وہ تین دوست تھے اور تینوں ایک دوسرے کے لیے کافی تھے

انکی دوستی مثالی تھی اور وہ تینوں ایک دوسرے کے لیے

بے انتہا خاص تھے

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر11

Don't copy paste without my

permission

"کیا ہوا" کھڑکی کے قریب اسے سوچو میں گم دیکھ کر اسامہ اسکے پیچھے جاکر کھڑا ہوگیا

"کچھ نہیں" گہرا سانس لے کر اسنے اپنا سر نفی میں ہلادیا

"وہاں سب ٹھیک ہے کسی نے کچھ کہا تو نہیں" وہ خاموش تھی اسلیے اسامہ کو اسکی فکر ہورہی تھی اسکی فکر پر جائشہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

"نہیں اسامہ کوئی مجھے کچھ کیوں کہے گا سب بہت اچھے ہیں تم بتاؤ وردہ پھر کوئی نئی ڈش بنا کر لائی" جائشہ کے شرارت سے کہنے پر اسامہ کے منہ کے زاویئے بگڑ چکے تھے

"مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتا ہر روز تو مجھے انکل آنٹی کے لڑنے کی آوازیں آتی ہیں کبھی وہ دودھ کا رونا روتی ہیں تو کبھی آٹے کا پھر بھی یہ لڑکی اتنی قلت میں ہر روز کھانا لے کر آجاتی ہے "

"تمہیں پتہ ہے نہ کہ وہ تمہیں پسند کرتی ہے"

"ہم یہاں تمہارے بارے میں بات کررہے ہیں جائشہ بتاؤ کیا ہوا ہے اتنی خاموش کیوں ہو "

"میں بس سوچ رہی ہوں کہ یہ کام چھوڑ دوں "

"لیکن کیوں" اسامہ نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن جواب میں اسے صرف خاموشی ملی

"جائشہ جس کام کے لیے تم وہاں گئی تھیں کیا وہ ہوگیا"

"پتہ نہیں اسامہ کچھ سمجھ نہیں آرہا جو میں سمجھ رہی ہوں دیکھ رہی ہوں کیا وہی حقیقت ہے" اسکی بات سن کر اسامہ نے چند پل اسے دیکھا

"اسے سب بتادو جائشہ"اسامہ کی زبان سے بنا اس شخص کا نام سنے ہی وہ جانتی تھی کہ وہ کس کی بات کررہا تھا

وہ بات کررہا تھا اسکی محبت کی

سٹینڈ پر اسکا نیلا کوٹ لٹکا ہوا تھا

وائٹ شرٹ کونیوں تک فولڈ کیے اسنے ریڈ ٹائی ڈھیلی کی ہوئی

تھی چہرے پر سنجیدگی ہنوز طاری تھی لیپ ٹاپ کی بورڈ پر

انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں

تقریبا سارا آفس خالی ہوچکا تھا صرف چند ورکرز ہی باقی تھے جو خود

گھر کے لیے نکل رہے تھے

بس ایک وہی تھا جو مسلسل کام میں مصروف تھا

باہر سے ہلچل کی آتی آواز پر اسکی کی بورڈ پر حرکت کرتی اسکی

انگلیاں تھمی

بنا اسکی اجازت کے یمنہ تیزی سے اسکے کمرے میں آگئی اور وہ جو آواز کی وجہ سے باہر جانے کا ارادہ رکھتا تھا یمنہ کو دیکھ کر وہیں رک گیا

یمنہ کے پیچھے ہی سکیورٹی گارڈ بھی داخل ہوا

"سر میں نے منع کیا تھا یہ میڈم زبردستی اندر آگئیں" گارڈ نے یمنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

"مجھے تم سے بات کرنی ہے ہاد" یمنہ کی بات سن کر اسنے گہرا سانس لیا اور ہاتھ کے اشارے سے گارڈ کو باہر جانے کا اشارہ کیا جو اسکا اشارہ باتے ہی باہر چلا گیا

"کہو کیا کہنا ہے" فولڈ کی ہوئی آستین درست کرتے ہوے

اسنے یمنہ سے کہا

"میں آج تم سے صاف صاف بات کرنے آئی ہوں"

"میں بچہ نہیں ہوں تم اپنی یہ صاف صاف بات نہ بھی کہو تو

بھی میں سب سمجھتا ہوں"

"تم جانتے ہو نہ ہاد کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں"

"یمنہ پلیز تمہاری سمجھ میں ایک بات نہیں آتی ہے کتنی بار

کہوں کہ میری زندگی میں صرف "

"پلیز اس کا نام مت لینا" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی یمنہ نے چلا کر کاٹ دی

"تم کیوں اسے ہم دونوں کے بیچ لاتے ہو کیا تمہیں نہیں دکھتا میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں اور اپنی محبت کے لیے میں کچھ بھی کرسکتی ہوں" اتنا کہہ کر یمنہ نے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ کر اسے اپنے قریب کیا اور اسکے لبوں پر جھک گئی

وہ ایک آزاد خیال لڑکی تھی اسکے نزدیک اس وقت وہ جو کررہی تھی وہ اسکی محبت تھی

اسکی اس حرکت پر ہادی نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گئی

"اپنی ان گھٹیا حرکتوں کو محبت کا نام لے کر اس لفظ کی توہین مت کرو" اسے بازو سے پکڑ کر ہادی نے جھٹکے سے کھڑا کیا

"آج کے بعد تم میرے آفس یا میرے گھر میں کہیں بھی نظر آئیں تو تمہارے ہاتھ پیر توڑدونگا اس قابل ہی نہیں چھوڑونگا کہ کہیں جاسکو" غصے سے دھاڑتے ہوے اسنے اسکا بازو چھوڑا

"اگر تھوڑی عزت تم میں بچی ہے تو یہاں سے نکل جاؤ اس سے پہلے میں یہ بات بھول جاؤں کہ تم ایک لڑکی ہو اور تمہیں

دھکے مار کر یہاں سے نکالوں ، گیٹ لاسٹ" سختی سے کہہ کر

اسنے اسے اپنے آفس روم سے باہر نکال دیا

"تم یہ سب جائشہ کی وجہ سے کررہے ہو نہ تم دیکھنا میں اب

اس کے ساتھ کیا کرونگی" دل میں سوچتی ہوئی وہ اپنے قدم تیز

تیز اٹھاتی ہوئی بلدنگ سے نکل گئی

"واہ یار جنگلی بلی نے ڈیکوریشن تو بڑی زبردست کروائی ہے"

عبیر نے ہر طرف دیکھتے ہوے مسکرا کر کہا یہ بات اسے اچھے

سے پتہ تھی کہ یہ ساری ڈیکوریشن ہیر نے کروائی ہے

بالوں کو ہاتھ لگا کر اچھے سے سیٹ کیا اور اپنے گرے کوٹ کو درست کر کے آس پاس گزرتی لڑکیوں کو تاڑنے لگا

ریڈ سوٹ میں کرل بالوں والی لڑکی کو دیکھتے ہوے وہ مسکرا کر اسکے قریب جانے لگا ارادہ اسے ایمپریس کرنے کا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسکا فون بج چکا تھا

منہ بنا کر اسنے کال کرنے والے کو دیکھا جہاں سعد کی کال آرہی تھی

"یہ کیوں کال کررہا ہے" حیرت سے کہتے ہوے اسنے کال پک کرلی

"بول بھائی سکون نہیں ہے تجھے تھوڑی دیر میں ملاقات ہوہی جاتی جب تو یہاں آتا "

ہاں" میں نے یہی بتانے کے کیے کال کی تھی مجھے آنے میں دیر ہوجاے گی شیری کو بتادے اسکا فون بزی جارہا ہے "

"بتادونگا اب فون رکھ دے "

"آواز سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے بہت ضروری کام کررہا ہو" سعد نے دلچسپی سے کہا

"ہاں تم دونوں نے تو اپنے لیے ڈھونڈ لی اسلیے میں بھی اپنے لیے ڈھونڈ رہا ہوں اب فون رکھ دے میں اسے ایمپریس کرنے جارہا ہوں"

"اچھا پہلے یہ دیکھ لے کہ اسنے سینڈل کونسی پہنی ہے کہیں تجھے کھانی نہ پڑجاے "

"تو اپنا منہ بند رکھ میں جارہا ہوں مجھے شیری بلا رہا ہے" اللہ حافظ کہہ کر اسنے کال کاٹ دی اور شہریار کے پاس چلا گیا جو اسے اپنے پاس بلا رہا تھا

"ہیر پتہ نہیں کہاں ہے اسے بلا کر لا" اسکے قریب آتے ہی

شہریار نے کہا

"میں کیوں کسی اور کو بھیج دے"

"بھیجا تھا دو لڑکیوں کو دوبارہ نظر نہیں آئیں"

"یار اچھا تھوڑی نہ لگے گا میں اسے ہر طرف ڈھونڈتا پھروں"

"اچھا تو ، تو لڑکیوں کو تاڑتے ہوے بھی نہیں لگ رہا پھر بھی

کررہا ہے نہ اب جا یار جلدی سے بلا کر لا"

شہریار نے اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوے کہا

اسکے کہنے پر عبیر کا ارادہ اسے اپنی پانچ انگلیاں دکھانے کا تھا لیکن آس پاس لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے صرف اسے گھورتے ہوے وہ وہاں سے چلا گیا

کافی ڈھونڈنے کے بعد اسے ہیر مل ہی گئی تھی اسکی پشت عبیر کی طرف تھی جسے دیکھ کر ہی وہ پہچان چکا تھا کہ وہ ہیر ہے اسلیے اپنے قدم اسکے قریب بڑھانے لگا

اسکے قریب جاکر کھڑا ہوگیا لیکن اسکے پکارنے سے پہلے ہی ہیر مڑ کر وہاں سے جانے لگی جب اپنے پیچھے کھڑے وجود سے ٹکرائی

گرنے کے ڈر سے اسنے عبیر کے کوٹ پکڑ لیا جس کی وجہ سے دونوں انبیلنس ہوکر گر چکے تھے

اسکا سر زمین پر لگا اپنی آنکھیں زور سے میچ کر وہ پیچھے سے اپنا سر سہلانے لگی جب کہ زمین پر دونوں طرف ہاتھ رکھے اسکے اوپر موجود عبیر اسے دیکھنے میں مصروف تھا پتہ نہیں وہ آج اتنی پیاری لگ رہی تھی یا عبیر آج اسے غور سے دیکھ رہا تھا کاجل سے لبریز آنکھیں لپسٹک سے سجے گلابی لب جو اسے بار بار اپنی جانب متوجہ کررہے تھے

"ہاتھی کہیں کے اُٹھو" ہیر کی آواز پر ہوش میں آتے ہی وہ شرمندہ ہوکر اٹھا

"پہلے کالا کوا اور اب ہاتھی کہاں سے میں تمہیں ہاتھی لگتا ہوں "

"وزن نہیں دیکھا اپنا اور وزن کی بات تو چھوڑ ہی دو کبھی اپنے آپ کو آئینے میں نہیں دیکھا کتنے موٹے ہو" عبیر کو منہ کھولے اکیلے بات سن رہا تھا اسکی اچھی خاصی بوڈی کو اسنے ماٹاپے کا نام دے دیا تھا

"اسے موٹاپا نہیں کہتے یہ میری بوڈی بنی ہوئی ہے اور ایسی بوڈی پر تو لڑکیاں مرتی ہیں لیکن وہ کیا ہے نہ تم جاہل ہو اسلیے تمہیں پتہ نہیں ہوگا"

"میں جاہل ہوں"حیرت سے منہ کھولے اسنے اسے دیکھتے ہوے کہا

"دیکھا خود اقرار کررہی ہو "

"تم کالے کوے کہیں کہ رک جاؤ" وہاں رکھی پھولوں کی ٹوکری اٹھا کر وہ اسے مارنے لگی

"رکو رکو پلیز مارنے سے پہلے یہ بتادو کہ تم مجھے کالا کوا کیوں کہتی ہو "

"کیوں کہ تمہاری آواز کوے جیسی ہے "

"ویسے تو میری آواز ایسی ہے نہیں لیکن پھر بھی تمہیں لگتی ہے تو صرف کوا بولا کرو نہ کالا کیوں بولتی ہو"

"کیونکہ کوا کالا ہوتا ہے اب ماروں" اپنی بات کہہ کر اسنے اپنے ہاتھ میں موجود پھولوں کی ٹوکری کی طرف دیکھتے ہوے کہا جس پر عبیر نے اپنا سرہلادیا

لیکن اسکے مارتے ہی وہ نیچے جھکا جس سے وہ ٹوکری عبیر کے پیچھے تھوڑے فاصلے پر کھڑی آنٹی کو لگ چکی تھی

میٹھے سے انصاف کرتی ان آنٹی کے کپڑوں پر میٹھا گر چکا تھا اور اب وہ غصے سے ادھر اُدھر دیکھتی اس انسان کو ڈھونڈ رہی تھی جس نے یہ حرکت کری

یہ منظر دیکھ کر جہاں عبیر کا قہقہہ گونجا وہیں ہیر زبان دانتوں میں دبائے تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر12

Part :1

Don't copy paste without my

permission

اسکا غصہ اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا شکر تھا کہ یمنہ

آفس سے جاچکی تھی ورنہ شاید وہ اسکا گلہ ہی دبا دیتا

ریش ڈرائیونگ کرکے وہ گھر پہنچا تھا اسے اس وقت صرف جائشہ کو دیکھنا تھا لیکن غصہ مزید بڑھ گیا جب یہ پتہ چلا کہ وہ اپنے گھر جاچکی ہے

اپنے کمرے میں آکر اسنے غصے سے کمرے کی ہر چیز بکھیر دی

اور اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گیا

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا اب میں اور یہ سب کچھ برداشت نہیں کرونگا اب میں اس کھیل کو ختم کردونگا" خود سے بڑبڑاتے ہوے وہ بیڈ پر لیٹ گیا جبکہ ٹانگیں زمین پر تھیں

غصہ جب کچھ کم ہوا تو وہ اٹھ کر اپنے روم سے باہر نکل گیا

جہاں لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا شہرام لیپ ٹاپ گود میں رکھے اپنا

کام کررہاتھا اور نیچے کالین پر شہروز برہان کے ساتھ کھیل رہا تھا

"شہروز اسے نیند آرہی ہے جاؤ اسے اپنی ماما کے پاس چھوڑ آؤ"

"بھائی یہ آج میرے ساتھ سوجاے گا"آگے بڑھ کر ہادی نے

برہان کو اپنی گود میں اٹھالیا

"یاد آگئی تمہیں بیٹے کی" شہرام کے طنزیہ کہنے پر وہ خاموش رہا وہ

غلط تھوڑی کہہ رہا تھا

عائشہ کے جانے کے بعد اسنے اپنے بیٹے پر دیھان ہی کب دیا تھا اسکے معاملے میں اتنی لاپرواہی دکھائی

"ہاد چاچو میں بھی ساتھ سوجاؤں" شہروز نے اپنا سر اٹھا کر معصومیت سے اسے دیکھتے ہوے کہا جس پر ہلکے سے مسکراکر اسنے شہروز کو اپنے دوسرے بازو میں اٹھالیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

شہرام نے اپنے بھائی کی پشت کو دیکھا ہادی میں تبدیلی وہ خود بھی محسوس کرچکا تھا

سنجیدہ تو وہ اب بھی تھا لیکن اب وہ ہر کسی پر غصہ نہیں کرتا تھا

کمرے میں آکر اسنے شہروز کو بیڈ پر بٹھایا اور اسے اپنے مظبوط بازو پر لٹادیا

اور خود لیٹ کر اسنے برہان کو اپنے سینے پر لٹالیا وہ چھوٹا سا وجود اسکے مظبوط چوڑے سینے پر آرام سے لیٹا ہوا تھا

اسنے اپنا سر اٹھا کر ہادی کو دیکھا شاید وہ اسے پہچاننے کی کوشش کررہا تھا

عائشہ کے جانے کے بعد اسنے دو یا تین بار ہی اپنے بیٹے کو گود میں لیا ہوگا اسلیے شاید وہ اپنے باپ کو بھول چکا تھا

"میرے بچے سوجا" ہادی نے اسکا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھ دیا اور اس بار وہ بھی نہیں اٹھا

تھوڑی ہی دیر میں اسے شہروز کی چھوٹی چھوٹی خراٹوں کی آواز آنے لگیں جبکہ اپنا چھوٹا سا آنگھوٹھا منہ میں ڈالے برہان بھی سکون سے سو رہا تھا ایک وہی تھا جو ماضی میں کھویا ہوا تھا

"موم عائشہ کہاں ہے"پورے گھر میں دیکھنے کے بعد بھی جب عائشہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تو اسنے کچن میں موجود نرمین بیگم سے پوچھا

"وہ بچوں کو اسکول لینے گئی تھی بیٹا" انکی بات سن کر اسنے اپنا سر ہکایا وہ وہاں سے جانے لگا جب اسکے موبائل پر کال آنے لگی

کال عائشہ کی تھی جسے جلدی سے اسنے پک کرلی ارادہ اسے تنگ کرنے کا تھا

لیکن اسکی گھبرائی ہوئی آواز سن کر وہ پریشان ہوچکا تھا

"ہ-ہاد"

"عائشہ کیا ہوا ہے "

"ہم-ہمارے بچے پلیز ت-تم جلدی آجاؤ میں اور ک-کچھ نہیں بتا سکتی "

"عائشہ تم فون مت رکھنا میں بس ابھی آرہا ہوں مجھ سے بات کرتی رہو "

"کیا ہوا ہے ہاد" اسے پریشانی سے باہر نکلتے دیکھ کر اسد صاحد نے پوچھا حوریہ اور حدید سمیت سب وہیں موجود تھے

"عائشہ پتہ نہیں" اس سے الفاظ ادا نہیں ہورہے تھے پتہ نہیں اسکی بیوی کہاں تھی کس حال میں تھی اسکے بچے کہاں تھے کیسے تھے

"ہاد کیا ہوا ہے"شہرام نے اسکے قریب جاکر اس سے پوچھا اسکی گھبرائی ہوئی حالت دیکھ کر سب پریشان ہوچکے تھے

"ب-بھائی عائشہ اور بچے پتہ نہیں وہ کہاں ہیں عائشہ کا فون آیا تھا وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی مجھے اس کے پاس جانا ہے"

"کہاں ہے وہ"

"میں نے لوکیشن ٹریس کرلی ہے میں وہیں جارہا ہوں"کہتے ہوے وہ تیز قدموں سے باہر کی طرف بھاگ گیا شہرام اسکے پیچھے گیا وہ اس اکیلے نہیں جانے دے سکتا تھا لیکن ہادی اپنی گاڑی کی رفتار تیز کرکے اپنی کار وہاں سے بھگا چکا تھا

وہ حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا علاقہ پورا سنسان تھا وہاں گھنے درختوں کے کلاوہ کچھ بھی نہیں تھا بس ایک وہی کھنڈر نما جگہ تھی جو دکھنے میں ہی کافی سالوں پرانی لگ رہی تھی سامنے بنے اس کھنڈر میں جانے کا بس ایک سیدھا سنسان راستہ ہی

تھا جبکہ باقی اس کھنڈر نما جگہ کے دونوں طرح گہری کھائی تھی

وہ جگہ دکھنے میں ہی اتنی خوفناک لگ رہی تھی

اسنے اپنی گاڑی کافی دور کھڑی کری تھی اور پھر اپنے قدم

آہستہ آہستہ اٹھاتا ہوا اس کھنڈر کے قریب جانے لگا

اسے دور سے ہی عائشہ کی گاڑی نظر آچکی تھی جو اسنے خود اسے

دی تھی وہ تیزی سے اس کار کے قریب گیا جس میں کوئی

موجود نہیں تھا

اسے دور سے ہی اس جگہ پر کھڑے دو گاڑدز نظر آچکے تھے اسلیے

ان سے بچتا ہوا وہ دبے قدموں سے اندر کی طرف چلا گیا اند بھی

دو گارڈز موجود تھے جو اپنی ہی مستی میں مگن تھے یہ بات اسکے لیے کافی فائیدے مند ثابت ہوئی تھی وہاں ایک کمرے کا دروازہ بند تھا کمرے کا لاک لگا ہوا تھا اور اتفاق سے چابی اسی لاک میں موجود تھی

اسنے بے اختیار خدا کا شکرا ادا کیا اور دروازہ کھول کر آہستہ سے اندر چلا گیا جہاں عائشہ نے اظہر اور حبہ کو اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا جبکہ وہ خود بھی بے حد خوفزدہ لگ رہی تھی

حبہ اسے دیکھ کر روتی ہوئی اسکے قریب آگئی حبہ کی حرکت پر عائشہ اور اظہر نے اس طرف دیکھا جہاں ہادی نے اپنی ننھی سی

جان کو زور سے خود میں بھینچا ہوا تھا اور پھر گھبرائے ہوے اظہر کو بھی اپنے ساتھ لگالیا جو بے انتہا خوف زدہ لگ رہا تھا

"پاپا"اظہر رو رہا تھا اور اپنے شرارتی بیٹے کو اس طرح دیکھ کر ہادی کا دل ٹوٹ رہا تھا

"میرا بچہ تو بہت بہادر ہے کچھ نہیں ہوا ہم ابھی گھر چلے جاینگے"اسکے آنسو صاف کرکے ہادی نے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے اور عائشہ کی طرف دیکھا

وہ خود ڈری ہوئی تھی لیکن وہ ایک ماں تھی اپنے بچوں کے خاطر اسے مظبوطی دکھانی تھی

عائشہ کو اپنے سینے سے لگا کر وہ اسکی کمر سہلانے لگا

"کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہوجاے گا"

"بچوں کوئی آواز مت کرنا"حبہ اور اظہر کو تاکید کرکے اسنے ان

دونوں کو اپنی گود میں اٹھا لیا

اسنے یہاں پر پہلے ہی آفس کے ورکر کو بلالیا تھا جس پر اسے

اعتبار تھا تاکہ وہ بچوں اور عائشہ کو یہاں سے لے جاے ان

کے خیریت سے یہاں سے جانے کے بعد ہی اسے یہاں سے

نکلنا تھا

شہرام کو کال کرکے اسنے لوکیشن بھیج دی تھی جو پولیس کے ساتھ یہاں آنے والا تھا شکر تھا کہ یہاں پر سگنل آرہے تھے

بچوں کو احتیاط سے اسنے عائشہ کی گاڑی میں بٹھا دیا جس میں وہ ورکر بھی بیٹھا ہوا تھا جسے اسنے بلایا تھا

وہ صرف چار تھے ان سے وہ آرام سے نمٹ سکتا تھا لیکن اس وقت وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا کیونکہ اسکے ساتھ اسکی فیملی تھی

عائشہ کے قریب جاکر اسنے اسے اٹھایا

"تم ٹھیک ہو نہ" اسے اپنے سینے سے لگا کر اسکے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھا

عائشہ کے ہاتھوں کی کھال بری طرح چھل چکی تھی ہادی نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر اسکے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دیے

اسکی آنکھیں نم اور غصہ ضبط کرنے سے لال بھی ہورہی تھیں

"ہاد میں ٹھیک ہوں بے بی بھی ٹھیک ہے "

اسے احتیاط سے اپنے ساتھ لگا کر وہ باہر لایا لیکن وہاں موجود گارڈ کو دیکھ کر وہ دونوں وہاں بنے ٹینک کے پیچھے چھپ گئے

پہلے وہ دونوں گارڈ جہاں اپنی باتوں میں مگن تھے اب وہیں اپنے ہاتھ میں موجود اس بڑی سی گن کو لیے الرٹ کھڑے تھے

کیونکہ انکے باس کا فون آچکا تھا کہ وہ آنے والا ہے

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر12

Part :2

Don't copy paste without my permission

"جلدی سے جاؤ باہر گاڑی کھڑی ہے "اس وقت وہ دونوں ایک ٹینک کے پیچھے چھپے ہوے تھے جبکہ باہر موجود چند گارڈ آرام سے اپنی جگہ کھڑے تھے کیونکہ انہیں یہی لگ رہا تھا کہ وہ لڑکی ابھی تک اندر موجود ہے

"نہیں میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگی" اسنے روتے ہوے ہلکی آواز میں کہا

"بچے گاڑی میں ہیں تم جاکر بیٹھ جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں کہ خیریت سے گھر لوٹونگا بھائی آنے والے ہونگے" اسنے روتے

ہوے عائشہ کی پیشانی پر شدت سے اپنے لب رکھ دیے جب کہ وہ مسلسل اپنا سر نفی میں ہلارہی تھی

"میں نے کہا نہ میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ نگی "

"تمہیں میری قسم" اس بار اسنے سختی سے کہا اسکی بات سن کر روتے ہوئے عائشہ نے بے بسی سے اسے دیکھا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر دبے پاؤں اس بیک سائیڈ سے نکل گئی

اسکے نکلتے ہی ہادی نے نظریں سامنے کھڑے گارڈ کی طرف موڑ لیں اور اپنے ہاتھ میں موجود گن کو لوڈ کرلیا اسے پتہ تھا جیسے

ہی گاڑی چلے گی آواز سن کر گارڈ اس آواز کی طرف متوجہ ہوجائینگے

اسلیے وہ ابھی تک یہاں بیٹھا تھا تاکہ وہ انکے کچھ کرنے سے پہلے انہیں وہیں ڈھیر کردے اور اسکے بیوی بچے خیریت سے یہاں سے نکل جائیں

گاڑی چلنے کی آواز پر سب گاڑڈ اس آواز کی طرف متوجہ ہوگئے لیکن اس پہلے وہ کچھ کرتے اپنی گن سے اسنے گارڈ کے پاؤں میں گولی چلادی جس کی وجہ سے درد سے تڑپتا ہوا وہ وہیں زمین

پر گر گیا اسکی گن کی آواز سن کر سارے گارڈ اسکی طرف متوجہ ہوچکے تھے

جب اس جگہ پر زوردار دھماکے کی آواز پیدا ہوئی دھڑکتے دل کے ساتھ اسنے مڑ کر اس گاڑی کو دیکھا جس میں اسکی بیوی اور بچے تھے وہ گاڑی بری طرح جل رہی تھی

وہاں موجود گارڈ نے گولی چلائی جو اسکے بازو کو چھو کر گزری لیکن اس وقت اسے اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی

شہرام اور حدید اس جگہ پہنچ چکے تھے انکے ساتھ پولیس کی گاڑیاں تھیں پولیس آفیسر وہاں موجود ان لوگوں کو پکڑ رہے تھے

اسکا کندھا ہلا کر شہرام اسے ہوش کی دنیا میں لایا اور وہ جو اب تک سن کھڑا اس گاڑی کو دیکھ رہا تھا شہرام کہ ہلانے پر اس گاڑی کی طرف بھاگا اس وقت نہ اسے اپنی تکلیف کی پرواہ تھی نہ بازو سے نکلتے خون کی

وہ تیزی سے اس گاڑی کی طرف بڑھنے لگا جو کہ مکمل طور پر جل چکی تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ گاڑی کے اندر جاکر اس میں موجود افراد کو باہر نکال لے

حدید اور شہرام اسے سمبھالنے کی کوشش کررہے تھے لیکن وہ دیوانوں کی طرح اپنا آپ انکی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کررہا تھا

"پلیز سمبھالو خود کو" شہرام سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جارہی تھی شہرام نے چیختے ہوے اس سے کہا اسکی چیختے ہی وہ مزاحمت کرنا روک چکا تھا

اور بچوں کی طرف روتے روتے وہیں بیٹھ گیا اور پھر اسکی درد سے بھری چیخ کی آواز اس جگہ گونجی

"عائشہ "

اور ساتھ ہی اسکا وجود وہیں گر گیا

اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا ڈاکٹر کے مطابق اسکی حالت بہت زیادہ خراب تھی اسے دوا سے زیادہ دعا کی ضرورت تھی

جو کہ ہر کوئی اسکے لیے کررہا تھا ہر کسی کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں پتہ نہیں انکے ہستے بستے گھر کو کس کی نظر لگ چکی تھی

گاڑی بلاسٹ ہوچکی تھی گاڑی میں موجود افراد کے جو حصے انہیں ملے وہ اسے دفنا چکے تھے جبکہ عائشہ کی موت وہاں موجود کھائی میں گرنے کی وجہ سے ہوئی تھی اس کا چہرہ پورا خراب

ہوچکا تھا جب وہ وہاں پہنچے اسکے ہاتھ اور جگہ جگہ سے خود نکل رہا تھا اور ہاتھ پاؤں ایسے ہورہے تھے جیسے ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں اسے ہاسپٹل لے جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ وہ اس دنیا سے جاچکی تھی

چوبیس گھنٹے میں اسے ہوش آیا تھا اور اٹھتے ہی اسکا سب سے پہلا سوال وہی تھا جس کا کسی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا "ع-عائشہ اور ب-بچے ٹھیک ہیں" وہ خود دیکھ چکا تھا، گاڑی اسکی آنکھوں کے سامنے جل چکی تھی لیکن پھر بھی وہ پوچھ رہا تھا کیاپتہ اسنے کوئی خوفناک خواب دیکھا ہو اور اسکی لاڈلی حبہ

اسکا شرارتی اظہر اور اسکی جان عائشہ گھر پر موجود ہوں وہ امید سے سب کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن ہر کسی کے لب سلے ہوے تھے اسکی حالت دیکھ کر روتے ہوے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر انابیہ روم سے باہر چلی گئ

"کوئی بتاؤ مجھے" کسی کے کچھ نہ کہنے پر اسنے جھنجھلائے ہوے چیخ کر کہا جب اسد صاحب ہمت کرکے آگے بڑھے

"ہاد میرے بچے یہی اللہ کی مرضی تھی اسد صاحب نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا"

"نہیں ، نہیں ، نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں" اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوے وہ چیخ کر کہتا ہوا بیڈ سے اٹھنے لگا اسے اس وقت اپنے زخمی بازو کی بھی پرواہ نہیں تھی جس پر بینڈیج کی ہوئی تھی

"کچھ نہیں ہوا انہیں" وہ باہر جانا چاہتا تھا لیکن اس سے چلا بھی نہیں جارہا تھا اسکے قدم اسکے ساتھ نہیں دے رہے تھے

"ہادرکو کہاں جارہے ہو" اسے باہر نکلتے دیکھ کر شہرام نے اسے بازو سے پکڑ لیا

"چھوڑو مجھے جانا ہے کچھ نہیں ہوا انہیں" وہ اس کمرے سے اس گھٹن زدہ ماحول سے نکلنا چاہتا تھا لیکن شہرام اسے باہر جانے ہی نہیں دے رہا تھا

"میں نے کہا چھوڑو مجھے "

"ہاد سمبھالو خود کو مان لو حقیقت ہماری عائشہ اور حبہ اظہر اب نہیں رہے" اسد صاحب نے اسکا رخ اپنی طرف موڑ کر غصے سے کہا لیکن اسکی حالت دیکھ کر دل ٹکرو میں بٹ گیا

"میرے بچے سمجھو اس حقیقت کو" نرمی سے کہہ کر اسد صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور انکے ایسا کرتے ہی وہ

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اسکے رونے میں شدت آتی جارہی تھی

لیکن آنسو ختم نہیں ہورہے تھے

وہاں موجود ہر شخص اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا سب کو ہنسانے

والا ، ستانے والا ہاد آج کس حال میں تھا

زندگی نئے رستے پر چل رہی تھی جہاں اب ہادی پہلے والا ہادی

نہیں تھا

اسکے آنسو جو تھم چکے تھے قبر پر جاکر پھر سے بہنے لگے

اپنے بچوں کی قبر پر جاکر وہ خوب رویا تھا اور ان سے معافی بھی

مانگی کہ انکا خیال نہیں رکھ پایا انکی حفاظت نہیں کرپایا

لیکن عائشہ کی قبر پر جاکر اسے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے وہ کسی غیر کے پاس ہو

دماغ کہہ رہا تھا کہ عائشہ مرچکی ہے لیکن دل کہہ رہا تھا کہ وہ زندہ ہے

اسے یقین تھا کہ معجزے ہوتے ہیں سب کی نظر میں بھلے ہی اسکی عائشہ مر چکی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ اسکی زندگی میں بھی معجزہ ہوگا اور اسکی عائشہ اسے واپس مل جاے گی

پرانی باتیں سوچ کر اسکی آنکھیں نم ہوچکی تھیں اسنے اپنے سینے پر سوے ہوے برہان کو دیکھا

اسکی دو اولاد اب نہیں تھیں اور وہ یہ شکوہ کررہا تھا کہ اس سے اسکی اولاد کو کیوں چھینا

اسکے حبہ اور اظہر واپس نہیں آسکتے لیکن اسکا برہان تو اسکے پاس تھا نہ

اس نے اس بات پر خدا سے شکوہ کیا کہ اسکی دونوں اولادیں کیوں لے لیں لیکن اس بات کو تو بھول ہی گیا کہ ایک اولاد تو اسکی اب بھی اسکے پاس اسکے ساتھ ہے

خدا کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے لیکن انسان یہ بات نہیں سمجھتا اسے وہ چیز چاہیے ہوتی ہے جو اسکے پاس نہیں ہوتی لیکن جو چیز اسکے پاس ہوتی ہے وہ اسکا شکر ادا نہیں کرتا اور ایسا ہی ہادی نے بھی کیا تھا لیکن اب وہ ایسا نہیں کرے گا وہ سوچ چکا تھا کہ اب وہ اپنے بیٹے سے غافل نہیں ہوگا اسنے نظر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا اور آنکھیں موند کر خدا کا شکرا ادا کیا اور اپنی غلطیوں کی معافی مانگی

وہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ زندگی آسان نہیں ہوتی لیکن اسکی زندگی بہت آسان تھی اسنے جو چاہا وہ پالیا خدا نے اسے بن مانگے رحمت اور نعمت دے دی

لیکن پھر اسکی زندگی میں بھی آیا مشکل راستہ اور اسے اس مشکل راستے کو پار کرنا تھا مشکلوں سے بھاگا نہیں جاتا انکے حل نکالے جاتے ہیں

اسے بس انتظار تھا کہ ایک بار اسے وہ شخص مل جاے جو انکی زندگی میں یہ طوفان لایا تھا

"ایک بار تم مجھے مل جاؤ تمہاری زندگی جہنم بنادونگا یہ وعدہ ہے "سید ہادی درانی" کا"دل میں وہ اس شخص سے مخاطب تھا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر13

Don't copy paste without my permission

"شیری سعد نہیں آرہا اسے" عبیر سعد کی طرف سے صفائی دینے کی کوشش کررہا تھا لیکن شہریار بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ چکا تھا

"مجھے کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے عبیر میں سب سن چکا ہوں" اور اسکی بات سن کر عبیر جیسے اپنی جگہ سن ہوچکا تھا

وہ جو سوچ رہا تھا کہ شہریار کو کبھی یہ بات پتہ نہیں چلے گی وہ ساری سوچیں وہیں دم توڑ چکی تھیں

رخصتی کے بعد وہ شہریار کے ساتھ ہی اسکے گھر آیا تھا وہاں

تھوڑی دیر بیٹھ کر اب اسکا ارادہ وہاں سے جانے کا تھا

"بیٹا کہاں جارہے ہو" اسے باہر کی طرف جاتے دیکھ کر ثوبیہ

بیگم نے پوچھا

"بس آنٹی کافی وقت ہوگیا ہے تو گھر جارہا ہوں"

"ایسے کیسے میں نے دیکھا تھا تم نے تقریب میں بھی کچھ نہیں

کھایا تھا مہمانوں میں ہی لگے ہوے تھے اب کھانا کھاے بغیر

کہی مت جانا "

"نہیں آنٹی دراصل مجھے بھوک نہیں ہے "

"ارے ایسے کیسے بھوک نہیں ہے"ثوبیہ بیگم کا ارادہ اسے بنا کھانے کھلاے یہاں سے بھیجنے کا نہیں تھا اسلیے پاس بیٹھی ہیر کو کھانا لانے کے لیے کہا جبکہ کام کا سن کر ہیر نے اسکے کھانا نہ کھانے کی اصل وجہ بتادی

"جھوٹ بول رہے ہیں ماما انہیں شادی کا کھانا اچھا نہیں لگا میں نے خود سنا تھا یہ شیری بھائی سے کہہ رہے تھے اس سے اچھا کھانا تو میں بنالیتا ہوں"ہیر کے کہنے پر اسنے دانت پیس کر اسے دیکھا

"کوئی بات نہیں ہیر صبح جو میں نے تمہارے لیے میکرونی بنائے تھے وہ لے آؤ" ثوبیہ بیگم کے کہنے پر اسنے منہ بنا کر انہیں دیکھا

"لیکن وہ تو میرے لیے تھے اور میں نے ابھی تک کھائے بھی نہیں ہیں" شادی بیاہ کے ہنگامے میں اتنی مشکل سے اسنے اپنے پسندیدہ میکرونی بنوائے تھے جسے اب وہ کالے کوے کو دینے کا کہہ رہی تھیں جب کہ عبیر اب مسکراتے ہوے دوبارہ صوفے پر بیٹھ چکا تھا مطلب صاف تھا میں انتظار کررہا ہوں تم لے آؤ ویسے تو اسے بھوک نہیں لگی تھی لیکن وہ

میکرونی ہیر کے تھے اسلیے اسے کھاے بنا وہ جانے والا نہیں تھا

"جاؤ جلدی سے لے کر آؤ میں زرا مہمانو کو دیکھ کر آتی ہوں" اسے کہہ کر ثوبیہ بیگم وہاں سے چلی گئیں

منہ بنا کر اسنے عبیر کو دیکھا اور کچن میں چلی گئی اسکے لال چہرے کو دیکھ کر عبیر نے بمشکل اپنی ہنسی روکی اور کچن سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوکر اسکی ساری کاروائی دیکھنے لگا وہ برتنوں کو پٹھک پٹھک کر اپنا غصہ نکال رہی تھی

باؤل میں موجود میکرونی کو اسنے دو پلیٹ میں نکالا ایک اپنے لیے چھپا کر رکھ دی اور دوسری پلیٹ پکڑ کر واپس جانے کے لیے مڑی لیکن وہ پلاسٹک کی پلیٹ زمین پر گر چکی تھی

اسنے جھک کر زمین پر گرے سارے میکرونی واپس پلیٹ میں ڈالے اور پھر پلیٹ سے کچھ نکال کر اپنی دو انگلیوں میں پکڑا دور سے عبیر کو نظر نہیں آرہا تھا کہ اسنے کیا پکڑا ہے لیکن یہ بات کنفرم تھی کہ وہ بال تھا جو زمین پر گرنے کی وجہ سے میکرونی پر چپک گیا تھا

"اچھا ہوا تم ابھی نظر آ گئے کالے کوے کے سامنے نکلتے تو اچھا نہیں لگتا نہ" اسنے اپنی انگلیوں میں دبائے بال کو دیکھتے ہوے کہا جبکہ دور کھڑے عبیر کو تو اس کھانے کو دیکھ کر ہی الٹی آتی محسوس ہورہی تھی

اسکا ارادہ وہاں سے بھاگنے کا تھا اسے پتہ تھا کہ ہیر اسے وہی زمین والے میکرونی دے پکڑادے گی اور اگر نہ کھاتا تو

"ارے بیٹا کہاں جارہے ہو" ثوبیہ بیگم کی آواز پر اسکے تیز تیز چلتے قدم رکے

"ارے کہاں جارہے تھے آپ میں یہ آپکے لیے لائی تھی" ہیر نے مسکراتے ہوے وہ پلیٹ اسکے سامنے رکھ دی جسے دیکھ کر اسے کچن والا سین یاد آیا

اسنے ایک نظر سامنے کھڑی ثوبیہ بیگم کو دیکھا جو اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھیں

اسنے زبردستی ایک چمچہ اپنے منہ میں لیا اور اسے کھاتے دیکھ کر ثوبیہ بیگم بھی مطمن ہوکر وہاں سے چلی گیں انکے جاتے ہی اسنے پلیٹ پرے کھسکائی اور اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

"ارے کہاں جارہے ہیں" پیچھے سے اسے ہیر کی کھلکھلاتی ہوئی آواز سنائی دی جو یقینا اسکے لیے ہی اسنے کہی تھی لیکن اسے اگنور کرتا وہ وہاں سے چلا گیا

اسکے جاتے ہی ہیر مسکراتے ہوئے وہاں رکھی میکرونی کی پلیٹ سے میکرونی کھانے لگی

"اب اتنی گندی بھی نہیں ہوں کیپٹن صاحب" خود سے بڑبڑاتے ہوے اسنے پلیٹ خالی کردی

زمین پر گرے میکرونی تو صرف اسنے عبیر کو دیکھ کر اٹھاے تھے لیکن بعد میں اپنے لیے چھپاے ہوے میکرونی اسکے سامنے رکھے تھے

اسکے چہرے کے ایکسپریشن یاد کرکے مسلسل اسکے لب مسکرارہے تھے

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی پہلی نظر بیڈ پر بیٹھی حرم پر گئی

دل میں جیسے ڈھیروں سکون اتر گیا تھا کتنا انتظار کیا تھا اسنے اس پل کا

مسکراتے ہوے وہ بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ اسکے بیٹھتے ہی حرم خود میں سمٹ کر تھوڑی پیچھے ہوئی اسکی حرکت پر خاموش کمرے میں چوڑیوں کی کھنک گونجی

شہریار نے اسکا ہاتھ تھام کر نرمی سے اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دیے

"تمہارے لیے تحفہ امید کرتا ہوں تمہیں پسند آے گا" شہریار نے کہتے ہوے وہ نفیس سا گولڈ بریسلیٹ اسکی نازک کلائی میں پہنا دیا

حرم نے مسکراتے ہوے اس بریسلیٹ کو دیکھا جو بے انتہا خوبصورت تھا اس بریسلٹ پر چھوٹا سا دل بنا ہوا تھا اور غور کرنے پر پتہ چل رہا تھا کہ اس دل کے اندر ایس اور ایچ لکھا ہوا ہے

"بہت خوبصورت ہے شہریار" حرم نے کھلے دل سے تعریف کری

"لیکن تم سے کم ہے ، تمہیں پتہ ہے حرم میں کبھی تمہاری کھل کر تعریف ہی نہیں کرپایا لیکن آج کرنا چاہتا ہوں آج بتانا چاہتا ہوں کہ تم کتنی خوبصورت ہو تمہارے ایک ایک نقش کا

میں کتنا دیوانہ ہوں" اسکے قریب ہوکر شہریار نے اپنا ہاتھ اسکے نازک گال پر رکھا اسکے اتنے قریب آنے پر حرم نے اپنی نگاہیں جھکالیں

"تمہارے یہ روئی جیسے گال مجھے بہت پسند ہیں" شہریار نے کہہ کر اسکے گالوں پر اپنے لب رکھ دیے

"تمہاری یہ جھکی نظریں مجھے بہت پسند ہیں" اب کی بار اسنے اسکی جھکی آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے

"اور تمہاری یہ بے داغ بیشانی" اب کی بار اسنے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے

"اور تمہاری یہ صراحی دار گردن" نرم لہجے میں کہتے ہوے وہ اسکی گردن پر جھک گیا

"ش-شہریار"حرم نے گھبراتے ہوے کہا جب شہریار نے اسکی گردن سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا

"اور تمہارے یہ گلاب کی پنکھڑی جیسے لب"وہ اسکے لپسٹک سے سجے لبوں پر وہ اپنا انگوٹھا پھیرنے لگا

"شہ-"حرم نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا فاصلہ بنانا چاہا لیکن اسکے لفظ مکمل ہونے سے پہلے ہی شہریار نے اسکی سانسوں کو اپنی قید میں لے لیا اسکے انداز میں بلا کی شدت تھی

اسکے لبوں کو آزاد کرکے وہ اسکی گردن پر اپنا پیار بھرا لمس چھوڑنے لگا

"شہریار"حرم نے گھبرا کر اسے پکارا

اسکے پکارنے پر شہریار دوبارہ اسکے لبوں کی مٹھاس میں گھوگیا

اسکے ہر عمل سے حرم پر یہ بات واضع ہورہی تھی کہ اسنے ان لمحوں کا کتنی شدت سے انتظار کیا ہے

اسکی سانسوں میں وہ اس قدر کھویا ہوا تھا کہ اسے نہ ہی تو حرم کی رکتی سانسوں کی پرواہ تھی اور نہ ہی اپنے بجتے فون کی

لیکن فون والا بھی ڈھیٹ تھا شہریار نے اسکے لبوں کو آزاد کر کے غصے سے فون کو دیکھا لیکن نمبر دیکھ کر اسکے غصے سے بھرے تاثرات بدل چکے تھے اپنا فون اٹھا کر وہ باہر چلا گیا

نماز پڑھ کر اسنے اپنے مظبوط ہاتھ دعا کے لیے اٹھاے لیکن اب تو مانگنے کے لیے جیسے کچھ بچا ہی نہیں تھا

"میری محبت کا یہ سفر تو سفر عشق تک پہنچ چکا ہے اسکا چہرہ یاد کر کے مجھے اپنی روح میں سکون محسوس ہوتا ہے میں نے اپنی زندگی کی آخری سانسیں تک اسکے ساتھ تصور کرلی تھیں لیکن اب کیا ہوگا وہ تو کسی اور کی ہوگئی"

"میری محبت میرا عشق تو پاکیزہ تھا یا رب پھر وہ مجھے کیوں نہیں ملی ، خدا جب دل میں کوئی بات ڈالتا ہے تو نصیب میں بھی ڈالتا ہے لیکن میرے دل میں اسکے لیے محبت کیوں ڈالی جب وہ کسی اور کی تھی مجھے کوئی شکایت نہیں ہے یا رب کیونکہ میں جانتا ہوں آپ جو کرتے ہیں وہ بہترین ہوتا ہے اور میرے لیے بھی اس سب میں کوئی نہ کوئی بہتری ہوگی بس یہی کہونگا کہ وہ ہمیشہ خوش رہے اور میرے دل سے اسکی محبت نکل جاے کیونکہ وہ کسی اور کی ہے اور میں یہی چاہونگا کہ وہ اپنے ہمسفر کے ساتھ ہمیشہ ہی خوش رہے" آنسو سے تر

چہرہ ہاتھوں میں چھپاے وہ اپنے اللہ سے اپنے دل کی باتیں کہہ رہا تھا

اسکا فون بج رہا تھا اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور فون کال اٹھالی دوسری طرف کی بات سن کر وہ اٹھ کر مسجد سے نکل گیا

کمرے میں واپس آکر بنا حرم کی طرف دیکھے وہ اپنا یونیفارم نکال کر واشروم میں چلا گیا

"کیا ہوا شہریار" اسکے واشروم سے نکلتے ہی حرم نے پریشانی سے پوچھا

"مجھے جانا ہے حرم اس وقت فیملی سے زیادہ میرے لیے میرا وطن اہم ہے" شہریار نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا اسے لگا شاید حرم کو اسکا جانا برا لگے گا لیکن وہ رک بھی نہیں سکتا تھا

"میں جانتی ہوں شہریار اور مجھے آپ پر فخر ہے" حرم نے اپنے گال پر موجود اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوے کہا

"اگر مجھے کچھ ہوجاے تو میں "

"شہریار پلیز اس طرح کی بات مت کیجیے" حرم نے اپنا نازک حنائی ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ دیا

شہریار نے اپنے لبوں پر رکھا اسکا ہاتھ ہٹا کر اس پر اپنے لب رکھ دے

"آج مجھے کہنے دو حرم اگر مجھے کچھ ہوجاے تو میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ تم اپنی زندگی میں آگے بڑھو گی ساری زندگی میرے نام پر نہیں بیٹھوگی ہاں بس یہ التجا ہے کہ کبھی مجھے بھولنا مت اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھنا" شہریار کی باتیں اسکی آنکھیں نم کرچکی تھیں لیکن ہمیشہ کی طرح اسنے اپنی بات آج ادھوری نہیں چھوڑی تھی

اسکے چہرے کے ایک ایک نقش پر وہ اپنے لب رکھ رہا تھا اور پھر اسکی سانسوں کو اپنی قید میں لے لیا

اسکے لبوں کو آزاد کرکے اسنے حرم کے چہرے پر بکھرے شرم و حیا کے رنگ دیکھے دل چاہ رہا تھا اسے خود میں سمیٹ لے لیکن اس وقت اسے اپنے دل کی نہیں ماننی تھی

اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر اسنے کافی دیر بعد ہٹاے اور پھر کمرے سے جانے لگا جب حرم نے دونوں کے درمیان فاصلہ ختم کرکے اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر اسکی پشت سے

اپنا سر ٹکا دیا وہ رو رہی تھی اور یہ بات شہریار اسے بنا دیکھے ہی جانتا تھا

"حرم پلیز اگر تم اس طرح کرو گی تو میں جا نہیں پاؤنگا" شہریار نے ضبط سے کہا ورنہ دل تو کررہا تھا اسے اپنی بانہوں میں بھر لے

حرم نے اسکا رخ اپنی جانب کیا شہریار نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اگر اسے دیکھ لیتا تو اسکے لیے جانا مشکل ہوجاتا

حرم نے اپنے پاؤں زمین سے تھوڑا اونچے کرکے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

"میں آپکا انتظار کرونگی شہریار" اپنی بات کہہ کر وہ شہریار سے دور کھڑی ہوگئی اور اسکے ایسا کرتے ہی شہریار کمرے سے نکل گیا

وہ اس وقت بیڈ کے کورنر پر لیٹا ہوا تھا ایک ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر لگے لیمپ کے سوئچ پر تھا

بٹن دبا کر کبھی وہ لیمپ جلاتا تو کبھی بند کردیتا سوچو کا رخ چند گھنٹے پہلے کی ملاقات کی طرف تھا

زہن میں بار بار یہی سوچیں آرہی تھیں کہ کیا اب بھی ان تینوں کی دوستی پہلی جیسی رہے گی کیا اب بھی ہر کوئی انہیں دیکھ کر انکی دوستی کی مثال دے گا

اپنے کمرے سے نکلتا "شہریار"

مسجد سے نکلتا "سعد"

اور اپنے کمرے میں بیٹھا لیمپ آن آف کرتا "عبیر"

ان تینوں کے زہن میں ایک ہی بات چل رہی تھی پتہ نہیں

انکی زندگی میں آگے کیا ہونے والا تھا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر14

Don't copy paste without my permission

برہان کو نرمین بیگم کے حوالے کرکے وہ خود وہاں سے جانے لگی وہ ہمیشہ اسے سُلا کر ہی جاتی تھی ورنہ جاگتے میں اس سے دور ہوکر وہ روتے ہوے گھر سر پر اٹھالیتا تھا

باہر نکلنے سے پہلے ہی اسکا سامنا ہادی سے ہوا جو اپنا کوٹ کندھے پر لٹکاے اندر کی طرف آرہا تھا ڈھیلی ٹائی ڈھیلی شرٹ میں وہ تھکا تھکا لگ رہا تھا

اسے دیکھ کر اسکا ارادہ تیزی سے باہر کی طرف بھاگ جانے کا تھا جس پر وہ عمل بھی کرلیتی اگر ہادی اسے بھاگتے دیکھ کر اسے اپنی جانب نہ کھینچتا

"کہاں جارہی ہو" اسنے بھنویں اچکا کر پوچھا

"ہاتھ چھوڑو میرا"

"کوفی بناؤ میرے لیے بہت تھکا ہوا ہوں" بنا اسکی کوئی بات سنے اسنے اسے کچن میں لاکر کھڑا کردیا وہ چہرے سے ہی کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا اسلیے گہرا سانس لے کر وہ کوفی بنانے لگی

اور ہادی کرسی پر بیٹھ کر فرصت سے اسے دیکھنے لگا وہ تیزی سے اپنے ہاتھ چلا رہی تھی تاکہ جلدی سے یہاں سے چلی جاے "ویسے تم اتنا کم کب سے بولنے لگیں" اپنے ہاتھ کی مٹی بنا کر اسنے اس پر اپنی تھوڑی رکھ کر پوچھا لیکن اسکے کوئی جواب نہ دینے پر خود ہی نے دوبارہ بات شروع کردی

"موم چاہتی ہیں میں شادی کرلوں اور اب میں بھی یہی سوچ رہا ہوں تمہیں پتہ ہے میری یونیورسٹی کی بہت ساری لڑکیاں مجھ پر مرتی تھیں بلکہ وہ سب تو اب بھی مجھ پر مرتی ہیں بس انتظار ہے تو میرے ایک اشارے کا سوچ رہا ہوں کہ ان میں سے

کسی کو ہاں کہہ دوں اپنے کام بھی خود کرے گی اور میرے کام بھی اور میرے لیے مزے مزے کے کھانے بھی بنائے گی "

"کر کے تو دیکھاؤ تم کسی کو ہاں جان سے نہ مار" اسنے غصے سے جافی کپ سلپ پر پٹختے ہوے کہا لیکن بات کا احساس ہوتے ہی غصے سے ہلتے لب خاموش ہوگئے

اسنے گھبرا کر ہادی کو دیکھا جو مسکراتے ہوے اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر تیز قدموں سے کچن سے جانن لگی جب ہادی نے غصے سے اسکا ہاتھ پکر کر اسے اپنی جانب کھینچا

"کہاں جارہی ہو مس عورت"

"تمہیں غلط فہمی "

"پاگل سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے ، جیسے میں تو جنتا ہی نہیں کہ تم عائشہ ہو ، میری عائشہ ہو"کہتے ہوے اسنے اسے اپنے مزید قریب کرلیا

"میں جانتا تھا کہ تمہیں کچھ نہیں ہوا اور ، تم عائشہ ہو یہ بھی میں جانتا تھا ہماری پہلی ملاقات سے بس تمہارے منہ سے اس بات کا اعتراف چاہتا تھا"اسکے کہنے پر عائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا

وہ جانتا تھا

"تم ہزار چہرے بھی بدل لو نہ تب بھی تمہیں پہچان لونگا کیونکہ میں نے تم سے محبت تمہاری صورت دیکھ کر نہیں کی تھی ہمارا تو روح کا رشتہ ہے تمہاری محبت میری رگ رگ میں بستی ہے"

"ہاد چھوڑو مجھے"

"بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا اس دن" اسکی بات کو اگنور کرکے ہادی نے سخت لہجے میں کہا جس پر اپنے آنسو صاف کرکے عائشہ نے اسے سب بتادیا

اسکول پہنچتے ہی جو خبر اسے ملی اسے سن کر اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہورہا تھا

"کیا مطلب بچے کس کے ساتھ چلے گئے میں نے بہزاد بھائی سے پوچھا ہے انہوں نے بچوں کو پک نہیں کیا ہے" اسنے گھبراتے ہوے ٹیچر سے کہا جو اسے کہہ رہی تھی کہ بچے پچیس منٹ پہلے آپ کے بھائی کے ساتھ جاچکے ہیں جبکہ بہزاد سے پوچھنے پر اسنے یہی کہا تھا کہ اسنے بچوں کو پک نہیں کیا

"آپ ایسے کیسے میرے بچوں کو کسی کے بھی ساتھ بھیج سکتی ہیں"

"دیکھیے آپ کے بچو نے خود کہا تھا کہ وہ انہیں جانتے ہیں اسلیے ہم نے انہیں بھیج دیا"

"کیا مطلب آپ بھلا کیسے" وہ غصہ بھی نہیں کرپا رہی تھی پتہ نہیں اسکے بچے کہاں تھے یہاں وقت ضایع کرنے سے بہتر وہ اسکول سے نکل گئی اس کا ارادہ ہادی کو بتانے کا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسکے فون پر ان نون نمبر سے میسیج اور ویڈیو تھی

ویڈیو میں اظہر اور حبیب ڈرے سہمے سے بیٹھے ہوے رو رہے تھے اور میسیج میں صاف لکھا تھا کہ وہ بنا کسی کو کچھ بتاے

انکے بھیجے گئے ایڈریس پر پہنچ جاے اور اسنے ایسا ہی کیا یہ حرکت کس نے کی تھی وہاں جاکر اسکے ساتھ کیا ہوسکتا تھا اسے علم نہیں تھا اس وقت اسے صرف اپنے بچوں کی پروا تھی

وہ جگہ دکھنے میں ہی خوفناک لگ رہی تھی لیکن اسنے ڈرکے قدم پیچھے کرنے کے بجاے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھادیے

اسکا موبائل لے کر اسے اظہر اور حبہ کے پاس چھوڑ کر کمرے میں بند کردیا

پہلے اسنے دروازہ کھولنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے اسکے ہاتھ چھل چکے تھے لیکن وہ دروازہ نہیں کھول سکی

اسنے اپنے پاس چھپایا ہوا وہ چھوٹا سا موبائل نکالا ، ہادی نے اسے تنگ کرنے کے لیے وہ موبائل دیا تھا لیکن اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ موبائل آج اسکے کام آجاے گا

اسکا فون لے لیا جاے گا یہ اندازہ اسے تھا اسلیے اسنے پہلے ہی اپنی سم اس چھوٹے والے موبائل میں ڈال لی تھی

اسنے اپنے آنسو پر قابو پر کر ہادی کو فون کیا اسنے اپنی آواز آہستہ رکھی تاکہ کوئی اسکی آواز نہ سن لے

اسکے فون کرنے کے کچھ دیر بعد ہادی وہاں پہنچ چکا تھا جو بچو کو اور اسے خیریت سے باہر چھوڑ کر واپس اندر جا چکا تھا تاکہ وہ

خیریت سے یہاں سے چلے جائیں لیکن وہ اسے اکیلا کیسے چھوڑ سکتی تھی

اسلیے واپس وہاں جانے لگی جہاں ہادی تھا لیکن اس سے پہلے ہی کسی نے اسے دھکا دے کر کھائی میں گرادیا وہ چاہ کر بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی جس نے اسے دھکا دیا تھا بس آخری آواز جو اسنے سنی تھی وہ دھماکے کی تھی

آنکھ کھلنے پر اسنے اپنے آپ کو ہسپتال کے کمرے میں پایا اسکا وجود پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا

ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا کہ ایک لڑکا اسے زخمی حالات میں یہاں لایا تھا

اسکی حالت بہت خراب تھی جبکہ چہرہ تو پوری طرح خراب ہوچکا تھا اسلیے ڈاکٹر کو فورا اسکی سرجری کرنی پڑی

ہوش میں آنے کے بعد وہ بہت روئی تھی اسکی پہچان اسکا چہرہ بھی اب اسکے پاس نہیں تھی

اسامہ اسے لے کر ہاسپٹل آیا تھا جس کی وہ بہت شکریہ گزار تھی عائشہ نے اسے اپنے بارے میں سب کچھ بتادیا جسے سن

کر اسامہ نے ہی معلوم کیا تھا کہ اب اسکے بچے اس دنیا میں نہیں رہے

جسے سن کر ایک ہی پل میں اسے اپنا سب کچھ لوٹتا ہوا محسوس ہورہا تھا وہ واپس جانا چاہتی تھی لیکن اسے یہ ڈر تھا کہ جس کی وجہ سے آج اسکی زندگی ان حالات کو پہنچ چکی ہے وہ کہیں پھر سے دوبارہ کچھ نہ کردے

کیونکہ وہ اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ وہ جو کوئی بھی تھا وہ صرف اسے نقصان پہچانا چاہتا تھا بچوں کو بھی اسنے کڈنیپ اسلیے کیا تاکہ عائشہ کو وہاں بلا سکے لیکن وہ تھا کون جس نے اسکی زندگی

برباد کی تھی اسکے اندر اس بات کا ڈر بیٹھ چکا تھا کہ جس نے پہلے یہ سب کچھ کیا تھا وہ دوبارہ ایسا نہ کردے اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ وہ جو کوئی بھی تھا گھر کا ہی افراد تھا کیونکہ ٹیچر نے کہا تھا بچے اس شخص کو جانتے تھے

سلمان صاحب نے اسکی ساری بات سن کر اسے اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کیا جب تک وہ واپس نہیں چلی جاتی تب تک وہ اسے اپنے ساتھ ہی رکھنے کا ارادہ رکھتے تھے

ان کے ساتھ رہ کر وہ انکی فیملی میمبر بن چکی تھی اسامہ کے خود کے لیے جذبات وہ جانتی تھی لیکن ہمیشہ انجان بن کر ہی رہی کیونکہ اسکی زندگی میں صرف ہادی تھا

وہ روزانہ اپنے گھر والوں کو یاد کرتی تھی انکے لیے اکیلے میں روتی تھی

زندگی اس طرح نہیں گزر سکتی تھی وہ جانتی تھی اسے اپنے گھر جانا تھا لیکن کیسے اگر وہ سب کو یہ بتادیتی کہ وہ ہی عائشہ ہے تو گھر میں چھپا بھیڑیا کبھی نہیں ملتا

لیکن اتفاق سے اسکی ملاقات لائبریری میں انابیہ سے ہوئی جس کے ساتھ مل کر اسنے اسے سب بتادیا اور اسکے ذریعے ہی گھر میں داخل ہوئی

وہ انابیہ کی بے حد شکریہ گزار تھی جس کی وجہ سے وہ اتنے عرصے بعد اپنی ممتا سے تڑپتے دل کو سکون پہنچا سکی اپنے بیٹے کو سینے سے لگا کر

اسے بس ہادی سے فاصلہ بنا کر رکھنا تھا جو جتنا اسنے سوچا تھا اس سے زیادہ مشکل تھا اوپر سے وہ ہر وقت اسکے پیچھے پڑا رہتا

اسامہ نے کہا تھا اسے سب سچ بتادو جو وہ بتانا بھی چاہتی تھی لیکن یہ اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ تو پہلے سے ہی سب جانتا تھا

"واہ ، میں اتنے عرصے سے تڑپ رہا ہوں اور تم مزے سے کسی اور کے گھر میں رہ رہی تھیں" اسکی پوری بات بتانے پر ہادی نے اسکے بازو پر اپنی گرفت سخت کرکے اسے اپنے قریب کھینچ لیا جبکہ لہجے میں سختی تھی

وہ ہر بات بتانا اور سننا چاہتا تھا جسے ان دونوں نے ایک دوسرے کے بغیر گزارا وہ عائشہ کے ہر زخم پر مرہم رکھنا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا عائشہ اپنا ہر دکھ اسکے سامنے کہے اور وہ خود بھی اپنا ہر اذیت بھرا پل اسے سناے ، اپنی ہر لمحے کی تڑپ اسے بتاے

"ہاد سکون میں تو میں بھی نہیں تھی روزانہ کسی نہ کسی طرح تم سب کے بارے میں معلوم کرتی تھی ہر وقت تم سب کو یاد کرتی تھی "

"لیکن تمہیں میری تڑپ کا اندازہ نہیں ہے عائشہ تم سے دوری کے بعد ہی تو مجھے علم ہوا ہے کہ تم میرے لیے کتنی ضروری ہو میں تو "سفر محبت" سے "سفر عشق" تک پہنچ چکا ہوں میں

جو کہتا تھا کہ مجھے تم سے محبت ہے غلط کہتا تھا تم تو میرا عشق ہو میرا سکون ہو" کہتے ہوے اسکی آواز نم ہوچکی تھی جبکہ عائشہ تو بس حیرت میں اسے دیکھ رہی تھی

اس طرح بھلا کب اسنے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اسکی حیرت کو نظر انداز کرکے ہادی نے اسکے چہرے کے ایک ایک نقش پر اپنے لب رکھ دیے

"ہ-ہاد پلیز مت کرو کوئی دیکھ لے گا" اسکے گھبرا کر کہنے پر ہادی جو اسکی گردن میں جھکا ہوا تھا اسنے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"تمہیں کسی کے دیکھنے کی فکر ہے"آنکھیں چھوٹی کرکے اسنے اسے گھورا اور لگلے کی پل اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا

"ہاد"

"تمہی نے تو کہا کہ کوئی دیکھ لے گا تو ہم اپنے روم میں چلتے ہیں"

"ہاد پلیز مجھے نیچے اتارو" اسکے مزاحمت کرنے پر بھی ہادی نے اسے کمرے میں جاکر ہی نیچے اتارا اور دروازہ بند کردیا اور لگلے ہے لمحے بنا اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیے اسکے لبوں پر جھک گیا

اسکے مظبوط سینے پر ہاتھ رکھ کر عائشہ نے اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ اسے جتنا خود سے دور کررہی تھی وہ اتنا ہی اسکے قریب آرہا تھا

ہادی کو اس وقت کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی اسکی رکتی سانسوں کی بھی نہیں جبکہ دوسری طرف جائشہ کو اپنا سانس رکتا محسوس ہورہا تھا

اسکے لبوں کو آزاد کرکے ہادی اسکی گردن پر جھک گیا جبکہ ہاتھ پیچھے فراک کی ڈوری کھول رہے تھے

"ہ--ہاد پلیز چھوڑو مجھے ج-جانے دو" اسکے کہنے پر ہادی نے شدت سے اسکی گردن پر اپنے دانت گاڑے جس سے اسکے لبوں سے سسکی نکلی

"اب آج کے بعد جانے کی بات مت کرنا"دانت پیس کر کہتے ہوے وہ دوبارہ اسکے لبوں پر جھک گیا جبکہ انداز میں پہلے سے زیادہ شدت تھی

اسکے لبوں کو آزاد کرکے ہادی نے اسکا وجود اپنی بانہوں میں اٹھا کر اسے بیڈ پر لٹادیا

"ہاد پلیز مجھے جان" اسکے آگے کے لفظوں کو ہادی نے اپنے لبوں میں قید کرلیا جبکہ اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو بھی اپنے ہاتھوں کی قید میں لے لیا اسے اس وقت کچھ نہیں سننا تھا اس وقت بس ہادی تھا اور اسکی عائشہ

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر15

Don't copy paste without my permission

"ہاد پلیز چھوڑو مجھے "نیند میں ڈوبی آنکھیں بمشکل کھول کر اسنے ہادی سے کہا جو اسکی گردن پر اپنا پیار بھرا لمس چھوڑ رہا تھا فجر کی آزان ہورہی تھیں اور وہ اب تک اسکی بانہوں میں پڑی اسکی شدتیں برداشت کررہی تھی

"ہاد مجھے نماز پڑھنی ہے "اسکے نماز کا کہنے پر اسکے لبوں کو ہلکا سا چھو کر ہادی نے اسے آزاد کردیا اور اپنی آنکھیں موند کر لیٹ گیا

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے دیکھا جہاں عائشہ باتھ لے کر نکھری نکھری سی باہر نکل رہی تھی

نماز اسٹائل میں ڈوپٹہ باندھ کر اسنے اپنی نماز شروع کرلی

اسنے اپنے وارڈرب میں رکھے کپڑے ہی پہنے تھے جو اسے بہت ڈھیلے آرہے تھے نیلے رنگ کی ڈھیلی سی فراک میں وہ ہادی کو بہت کیوٹ لگ رہی تھی

اسکے نماز شروع کرتے ہی وہ خود بھی اٹھ کر واشروم میں چلا گیا اور فریش ہوکر خود بھی نماز شروع کردی اسے اپنے خدا کا بے انتہا شکر ادا کرنا تھا جس نے اسکی عائشہ کو محفوظ رکھا

عائشہ زندہ تھی یہ یقین اسے ہمیشہ سے تھا لیکن بس فکر تھی تو اس بات کی کہ وہ کہاں ہوگی کس حال میں ہوگی لیکن وہ اچھے لوگوں میں رہ رہی تھی اور خیریت سے تھی

سلام پھیر کر اسنے عائشہ کو دیکھا جو دعا مانگ رہی تھی جبکہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اسکی دعا کافی طویل ہوچکی تھی

ہادی نے خود بھی اپنی آنکھیں موند کر اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا لیے اور دعا مکمل کرکے چہرے پر ہاتھ پھیرے جب نظر عائشہ پر گئی

جو جاے نماز طے کرکے تیزی سے کمرے سے نکل رہی تھی لیکن اسکے نکلنے سے پہلے ہی ہادی نے اٹھ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا

"کہاں جارہی ہو"

"ہاد پلیز مجھے چھوڑو سب کے اٹھنے سے پہلے مجھے کمرے میں جانا ہے اور اگر کسی نے یہ کپڑے دیکھ لیے تو پتہ نہیں کیا ہوگا"

"کیا اچھا نہیں ہوگا یہ تمہارے کپڑے ہیں اور تم اس وقت اپنے کمرے میں ہی ہو" نرم لہجے میں کہتے ہوے اسنے اپنا چہرہ اسکے نم بالوں میں چھپالیا

"ہاد پلیز چھوڑو"

"کیا چھوڑو چھوڑو لگا رکھا ہے" بار بار اسکے ایک ہی بات کہنے پر ہادی نے تنگ آکر سختی سے کہا

"تمہاری داڑھی مونچھیں چپ رہی ہیں" اسکے سختی سے کہنے پر اسنے نظریں جھکاے ممناتے ہوے کہا بھلا کہاں اسنے ہادی کا ایسا لہجہ سنا تھا

جبکہ اسکے کہنے کے انداز پر ہادی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

"اب تو اسکی عادت ڈال لو کیونکہ مجھے پہلے سے زیادہ اپنا یہ لک اچھا لگتا ہے" مسکراتے ہوے وہ اسکے گال سے اپنا گال ملا کر اسکے نازک چہرے کو لال کردیا

عائشہ نے اسے خود سے دور کرکے اپنے گال پر ہاتھ رکھا جو لال ہوا ہادی کا ظلم بتارہا تھا ہادی نے مسکراتے ہوئے شدت سے اسکے سرخ گال پر اپنے لب رکھ دیےاور اسکے لبوں پر جھک گیا اور پھر سے عائشہ کو اپنی بانہوں میں قید کرلیا

"لڑکی حالت دیکھی ہے تم نے اپنی کون کہہ سکتا ہے تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے" اسے عام سے حلیے میں دیکھتے ہوے وہ اسکے سر پر پہنچ گئی اور بڑھی بوڑھیو کی طرح کہنے لگی

"ہیر مجھے کسی سے نہیں کہلوانا کہ میری شادی ہوئی ہے"

اسے جواب دے کر وہ دوبارہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہوگئی اسکے چہرے سے جھلکتی اداسی دیکھ کر ہیر نے شرارت سے اسے دیکھا

"لگتا ہے شیری بھائی کی یاد آرہی ہے"اسکی بات سن کر اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی یہ تو سچ تھا کہ وہ واقعی شہریار کو مس کررہی تھی

لیکن یہ بات وہ ہیر سے نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ پھر ہیر نے اسکی ناک میں دم کردینا تھا اور اوپر سے شہریار کے آتے ہی نمک مصالحہ لگا کر اسے بتانا تھا

"چلو اٹھو میرے ساتھ آؤ"اسے اٹھا کر وہ زبردستی شہریار کے کمرے میں لے آئی

اور اسکی وارڈروب سے بلو کلر کی کُرتی نکال کر اسے پکڑادی

"اب اس کا کیا کرنا ہے" حرم نے نا سمجھی سے اس کُرتی کو اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوے کہا

"اس کا یہ کرنا ہے کہ تم جاؤ چینج کرو اور پھر میں تمہیں اچھا سا تیار کرونگی "

"لیکن کیوں "

"حالت دیکھی ہے اپنی بھائی کی تو عادت ہے ہمیشہ بنا بتاے ہی آتے ہیں میرا دل کہہ رہا ہے وہ آج آئینگے اور جب وہ تمہیں ایسی ماسیوں جیسی حالت میں دیکھنے گے تو کیا انہیں اچھا لگے گا"

"ہیر وہ اتنی جلدی نہیں آئینگے"

"تم چپ کرو اور جاؤ"ہیر نے جلدی سے اسے واشروم میں بھیج دیا

اسکا دل کہہ رہا تھا کہ آج اسکا بھائی آے گا اور اس معاملے میں اسکا دل کبھی غلط نہیں ہوتا تھی

آج تو گھر کا ماحول کی بدلا ہوا لگ رہا تھا سب حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھ رہے تھے

جو پرانہ ہادی بنا ہر کسی کو چھیڑ رہا تھا اور برہان کو اپنی گود میں لیے کھانا کھلا رہا تھا

"بڑے دن بعد یاد آئی ہے بیٹے کی" نہ چاہتے ہوے بھی اسد صاحب اس سے شکوہ کر بیٹھے

"ڈیڈ میں بھلا اپنے بیٹے کو بھول کیسے سکتا ہوں ، وہ تو میں اسے جان بوجھ کر ایک دن آپ کے پاس اور ایک دن بہائی کے پاس چھوڑتا تھا"

"اور وہ کیوں" شہرام نے دلچسپی سے پوچھا

"جب میں یہ کام نہیں کرسکتا تو دوسرو کو کیوں کرنے دوں"

"مطلب"

"بھئی میری بیوی میرے پاس نہیں تھی تو جب میں وہ کام نہیں کرسکتا تو پھر میں آپ لوگوں کو رومینس کیوں کرنے دوں آپ لوگ ایسا نہ کرو اسلیے ایک دن برہان کو آپ کے پاس چھوڑتا اور ایک دن ڈیڈ کے پاس تاکہ "

"دفعہ ہو جا بے شرم" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دادی نے ٹیبل پر بیٹھے بیٹھے اپنی چپل اتار کر اسے ماری جس پر اسنے فورا اپنا سر نیچے کرکے اپنی بچت کرلی

سب ہی اسے اس طرح دیکھ کر بے انتہا خوش تھے وہ بس سوچ ہی رہے تھے کہ ایک رات میں ایسا کیا ہوگیا کہ ہادی میں اتنا چینج آگیا

جبکہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے انابیہ ہادی کا ہنستا چہرہ اور بار بار عائشہ کی طرف جاتیں نظریں اور عائشہ کا شرمایا روپ غور سے دیکھ رہی تھی

رات کو اسے یہی لگا کہ وہ اپنے گھر چلی گئی ہے لیکن صبح اٹھ کر اسنے سب سے یہی کہا تھا کہ اسکے والد گھر سے باہر تھے اسلیے رات کو وہ یہیں رک گئی تھی

"جائشہ میری بات سنو" اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرکے وہ وہاں سے کچن میں چلی گئی

اپنی ٹیبل سے اٹھ کر وہ بھی کچن میں چلی گئی

"ہاں"

"کس بات پر شرما رہے ہو اکیلے اکیلے تم مسکرا رہے ہو"

اسکے گال پر ہاتھ رکھ کر انابیہ نے شرارت سے کہا جس پر عائشہ نے گھور کر اسے دیکھا

"بیہ کیوں بلایا ہے"

"کیا مجھے نظر نہیں آرہا تمہارا شرمانا اور ہادی کا مسکرانا" اسکی بات سن کر عائشہ کے لبوں پر سی مسکراہٹ پھیلی

"ہاد کو پتہ چل گیا"

"تو اس لیے اتنی شرم آرہی تھی" انابیہ کے کہنے پر اسنے ہلکے سے اسکے کندھے پر مارا جس پر مسکراتے ہوے انابیہ اسکے گلے لگ گئی

"میں جانتی تھی کہ اسے پتہ چل جاے گا بھلا ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ اسکی عائشہ اسکے سامنے ہو اور وہ پہچان ہی نہ پاے"

"اور جہاں تک میں نے دیکھا ہے شاید جو تم کہتی وہ وہی سہی ہے یہ سب کرنے والی یمنہ ہی تھی "

"شاید نے یقینا" انابیہ نے اسکے لفظوں کی ترتیب دی جس پر عائشہ نے محض اپنا سر ہلادیا لیکن ایک بات وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اگر واقعی یہ سب یمنہ نے کیا تھا تو بھلا یمنہ اکیلے یہ سب کیسے کرسکتی تھی

اسے تیار کرکے ہیر نے اسکا چہرہ تھوڑی سے اٹھا کر سیدھا کیا "زرا دیکھو تو سہی کتنی پیاری لگ رہی ہو"اسکے کہنے پر حرم نے نظریں اٹھا کر آئینے میں دیکھا اور مسکرا کر دوبارہ نظریں جھکالیں

میک اپ کے نام پر اسنے صرف لپ گلوز اور کاجل لگایا تھا اور اسکے بعد نے ہیر نے اسکا پیارا سا کھلے بالوں کا ہیئر اسٹائل بنادیا

نہ تو اسے خود زیادہ جیولری میک اپ پسند تھا نہ ہی ہیوی ڈریس اور نہ ہی ہیر کو یہ سب کچھ پسند تھا اگر وہ دونوں کبھی میک اپ کرتی بھی تھیں تو بلکل ہلکا اور اس میں بھی وہ بہت پیاری لگتی تھیں

حرم خوبصورت نہیں تھی لیکن اسکے چہرے پر موجود معصومیت سے ہر کوئی اسکی طرف متوجہ ہوتا تھا اسکی معصومیت اسے

سب سے زیادہ خوبصورت اور علیحدہ بناتی تھی اور اسکی اسی

معصومیت پر تو شہریار فدا تھا

"ہاے اللہ کہیں بھائی تو نہیں آگئے جاؤ حرم دیکھ کر آؤ" ڈور

بیل کی آواز پر اسنے خوشی سے اسے جلدی سے اٹھا کر کمرے

سے باہر بھیج دیا

حرم دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے کے قریب گئی اگر واقعی

میں شہریار ہوا تو اسے اس طرح دیکھ کر وہ کیسے ری ایکٹ

کرے گا یہ سوچ کر ہی حرم کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہورہی

تھی جبکہ چہرے پر اسکا خیال آتی ہی ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی

دروازہ کھولتے ہی اسے جو پیغام ملا وہ شہریار کہ بارے میں ہی تھا لیکن جیسا اسنے سوچا تھا ویسے نہیں

سامنے کھڑے آدمی کی بات سن کر اسکی آنکھ سے آنسو نکلا جس کا اسے علم بھی نہیں ہوا

وہ تو بس بے یقینی کی کیفیت میں وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر16

Don't copy paste without my permission

"جی اماں بی آپ نے بلایا"کمرے کے دروازے میں اپنا چہرہ نکال کر اسنے کرسی پر بیٹھی اماں بی سے کہا جنہوں نے مسکراتے ہوے اسے اپنے پاس بلالیا

"جیسے ہی مجھے پتہ چلا آپ بلارہی ہیں تو میں نے آپ کا سارا سامان جس سے مجھے مارا جا سکتا ہے چُھپادیا"چہرے پر شرارتی

مسکراہٹ تھی اماں بی نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری اور اسے اپنے پاس بٹھا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

"ماشاءاللہ نظر نہ لگے میرے پوتے کو ، بہت خوش لگ رہا ہے بتا کیا ہوا ہے "

"ابھی تو کچھ نہیں ہوا ابھی تو ہونے میں ٹائم ہے اماں بی" اسکے شرارت سے کہنے پر اماں بی نے اسکے کندھے پر چپت لگائی

"چل ہٹ بے شرم کہیں کا بتا مجھے" انکے کہنے پر ہادی نے انکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیے

"اماں بی میرا کھویا ہوا جہان مل گیا ہے" انکے جھریوں زدہ ہاتھ پر اپنے لب رکھ کر وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ اماں بی بس اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرتی رہیں

کہ اسے کیا مل گیا تھا

جہاں کچھ دن پہلے اس گھر میں خوشیوں کا راج تھا اب وہیں ماتم جیسا سما تھا

جو مہمان شادی کے بعد جاچکے تھے اب پھر سے گھر میں آچکے تھے

ثوبیہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا جبکہ حرم یہ خبر سنتے ہی بے ہوش ہوچکی تھی ڈاکٹر نے اسے نیند کا انجیکشن دیا تھا

ایسے میں عبیر ہیر کو دیکھ کر کافی حیران تھا جو اپنی ماں اور بھابھی دونوں کو سمبھال رہی تھی اور باقی سب کو بھی دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے جنہیں وہ بہنے نہیں دے رہی تھی

شہریار کہتا تھا اسکی بہن بہت بہادر ہے اور یہ اندازہ آج اسے ہوگیا تھا اپنے بھائی کے جنازے پر وہ رو نہیں رہی تھی بلکہ سب کے سامنے ہمت اور حوصلے سے کھڑی تھی

وہ تو مرد ہوکر احمد صاحب کے انتقال کے وقت اتنا رویا تھا اور

وہ ایک لڑکی ہوکر اپنے آنسو ضبط کررہی تھی

ہر کسی کو اس وقت اپنا اپنا غم ستا رہا تھا جبکہ اسکی طرف تو

کوئی دیکھ ہی نہیں رہا تھا کہ جانے والا اسکا بھی بھائی تھا اسکا

بھی تو حال دل سننا چاہیے

اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی کچھ سوچ کر

عبیر بھی اسکے پیچھے چلا گیا

کمرے کی آدھ کھلے دروازے سے اسے بیڈ پر ہیر کا وجود نظر آیا

وہ اپنا سر گھٹنوں میں رکھے رو رہی تھی

وہ اپنے قدم اٹھاتا بیڈ پر اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ کر اسے پکارنے لگا

"ہیر"اسکی آواز سن کر اسنے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا اسکا چہرہ آنسوئوں سے تر تھا

"تم یہاں کیا کررہے ہو"

"آج مجھے صرف اپنا دوست سمجھو جو کچھ بھی دل میں ہے مجھ سے کہو" اور وہ تو جیسے کسی اپنے کی ہی تلاش میں تھی اسکے کہنے پر ہیر نے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ دیا اسکے آنسو میں مزید روانی آچکی تھی

وہ کہہ رہی تھی اور عبیر خاموشی سے اسکی ہر بات سن رہا تھا سمجھ رہا تھا

"شیری بھائی کیوں چلے گئے ہم نے تو کبھی ایسا نہیں سوچا تھا" اسنے اپنے آنسو صاف کرکے بھیگی آواز میں کہا جبکہ سر اب تک اسکے شانے پر رکھا ہوا تھا

"ضروری تھوڑی ہے ہیر ہم ہمیشہ جو سوچیں وہی ہو اب مجھے ہی دیکھ لو" اسکی بات سن پر ہیر نے اسکے کندھے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"بچپن سے میں بس یہی سوچتا تھا کہ میری زندگی میں صرف نور ہی آے گی میری کزن ، تمہیں پتہ ہے ہیر وہ بہت پیاری اور معصوم ہے ہر چھوٹی چھوٹی بات پر وہ ڈر جاتی تھی اور اکیلے تو وہ کہیں جاتی ہی نہیں تھی اسکی سبز آنکھیں بے انتہاء حسین تھیں "

"میرے بابا میری والدہ کے گزر جانے کے بعد مجھے میرے ماموں کے گھر چھوڑ گئے تھے مجھے تو ٹھیک سے وہ پل یاد بھی نہیں ہیں بس اتنا پتہ ہے جب وہ ہمیں میرے ماموں کے پاس چھوڑ کر گئے تو کچھ گھنٹوں بعد انکی موت کی خبر ملی اور

میں بہت رویا تھا ہانی تو چھوٹی تھی اسے تو کسی بات کا علم ہی نہیں تھا لیکن میں بہت رویا پہلے میری ماں اور پھر میرا باپ دونوں ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور میں نے بھلا ایسا کب سوچا تھا "

"جب میں تھوڑا بڑا ہوا تو میرے ماموں نے میری بات نور سے طے کردی کہ وہ بڑی ہوکر میری ہوجاے گی میں نے کبھی اسکے علاوہ کسی اور لڑکی کو نہیں سوچا میں اس سے محبت نہیں کرتا تھا لیکن وہ مجھے بے حد پسند تھی میں نے ہمیشہ اسے ہی

اپنے ساتھ سوچا تھا لیکن ضروری تھوڑی جو ہم سوچتے ہیں وہی ہو "

"میرے نکاح سے پانچ منٹ پہلے میرے ماموں نے میرے سامنے دکھ بھرے لہجے میں کہا تھا"اسے جیسے آج بھی وہ وقت وہ لہجہ یاد تھا

"وہ کہہ رہے تھے کہ میرا نکاح نور سے نہیں ہوسکتا اور میری ساری سوچیں وہیں دم توڑ گئیں نور کا نکاح کسی اور سے ہوجاے گا یہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا لیکن وہ کوئی اور میرا سوتیلا بھائی ہوگا اسکا مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا"

"پھر کیا ہوا"اسکی باتیں سن کر وہ اپنا رونا بھول چکی تھی

"پہلے میں خوب رویا تھا کہ وہ میری نہیں ہوسکی سوچا جس طرح تبریز نے اسے مجھ سے چھین لیا میں بھی نور کو اس سے دور لے جاؤں لیکن دل نے اس بات کی اجازت نہیں دی وہ میری نصیب میں تھی ہی نہیں وہ جس کے نصیب میں تھی اسے مل گئی "

"پتہ ہے ہیر جو چیز ہمارے نصیب میں ہوگی وہ کتنی بھی دور ہو ہمارے پاس آہی جاے گی اور جو چیز ہمارے نصیب میں نہیں ہوگی وہ پاس آکر بھی دور چلی جاے گی "

"تو کیا نور خوش ہے" اسکے سوال پر عبیر کے زہن میں نور کا پرسکون مسکراتا چہرہ دکھا

"بہت اور میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ خدا اسے ایسے ہی خوش رکھے اور تمہیں پتہ ہے اسکا بیٹا بہت پیارا ہے" اسنے مسکراتے ہوے پوکیٹ سے اپنا موبائل نکالا اور ایک تصویر اس کے سامنے کردی

ہیر نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر اس تصویر کو دیکھا جس میں اس سبز آنکھوں والے مرد نے اپنی سبز آنکھوں والی بیوی کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا اور اس پیاری سی لڑکی کی گود

میں براؤن جیکٹ پہنے وہ پیارا سا بچہ تھا ہیر کو وہ مکمل فیملی لگ رہی تھی تصویر دیکھتے ہی اسکے لبوں سے "ماشاءاللہ" نکلا "تھینکس عبیر" اسکے عبیر کہنے پر اسنے حیرت سے اسے دیکھا "عبیر مطلب کالا کوا نہیں شاید تم نے پہلی بار میرا نام لیا ہے اور تھینکس کس لیے"

"میرا درد بانٹنے کے لیے مجھے سمجھانے کے لیے اور باقی ابھی بے ساختہ ہی تمہارا نام لے لیا ورنہ تم میرے لیے کالے کوے ہی رہو گے"

"شکر ہے تمہارا موڈ تو ٹھیک ہوا جانتا ہوں تمہارے لیے یہ وقت بہتر مشکل ہے بلکہ ہم سب کے لیے ہی ہے لیکن پھر بھی یہی کہونگا کہ تمہارے چہرے پر یہ اداس اچھی نہیں لگ رہی "

"ہاں میں اداس تھی بلکہ ہوں لیکن مجھے اپنے بھائی پر فخر ہے انہیں شہادت کی موت ملی ہے جو ہر کسی کو نہیں ملتی ہے"

اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور تب عبیر کو اندازہ ہوا کہ مسکراہٹ اس لڑکی کے چہرے پر کتنی اچھی لگتی ہے

#سفر عشق (سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر17

Don't copy paste without my permission

تین گولیاں اسکے سینے میں اتری تھیں جبکہ ایک سیدھی دل کہ مقام پر لگی تھی لیکن پھر بھی اسنے ہار نہیں مانی اسنے اپنا مشن پورا کیا تھا

اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہورہا تھا لیکن اس وقت اسے اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی بلکہ اپنی فیملی کی تھی اگر اسے کچھ ہوگیا

تو اسکی ماں کا بہن کا اور سب سے بڑھ کر حرم کا کیا ہوگا انکا خیال کون رکھے گا

قدم لڑکھڑاے تھے لیکن اسکے گرنے سے پہلے سعد اسے تھام چکا تھا

شہریار کا خون اسکے ہاتھوں اور کپڑوں پر لگ چکا تھا اور اپنے دوست کو اس حالت میں دیکھ کر اس مظبوط شخص کی آنکھیں بھی نم ہوچکی تھیں

"م-میری حر----م اب ت--تمہاری ہ-ہوئی" اور اسکی یہ آخری کہی بات اسے سکتے میں ڈال چکی تھی

بھلا اسنے یہ بات کیوں کہی کیوں اپنی حرم کی ذمیداری وہ اسے دے گیا تھا

کیا وہ اسکے جذبات جان چکا تھا لیکن کیسے

اسے اپنا دماغ بند ہوتا محسوس ہورہا تھا

چند ہی تو اہم لوگ تھے اس کی زندگی میں جس میں ایک شہریار بھی تھا لیکن وہ چلا گیا تھا

وہ جب سے وہ شہریار کے گھر سے آیا تھا اسکا زہن انہی باتوں میں الجھا ہوا تھا اور نہ جانے کتنی دیر تک وہ یہی سب سوچتا رہتا اگر ڈور بیل نہ بجتی

شہریار کے گھر سے نکل کر اب اسکا ارادہ سعد کی طرف جانے کا تھا جو خود تھوڑی دیر پہلے ہی شہریار کے گھر سے گیا تھا

دروازہ کھولتے ہی عبیر کو دیکھ کر وہ واپس اندر چلا گیا وہ خود دروازہ بند کرکے اسکے پیچھے گیا سعد لاؤنج میں جاکر بیٹھ گیا جہاں وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا

"تمہیں اس وقت کرنل صاحب کے گھر پر ہونا چاہیے تھا"

"کس لیے"

"وہاں لوگ تھے تم سے باتیں کرنے کے لیے تمہارا مائنڈ فریش جاتا میں جانتا ہوں اس وقت بھی تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے "

"عبیر شہریار نے اپنی آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ ح-حرم میری ہوئی اسنے ایسا کیوں کہا" کب سے اپنے من میں چلتا سوال اسنے عبیر کے سامنے رکھ دیا

"کیونکہ اسنے اس دن ہماری ساری باتیں سن لی تھیں" عبیر کے کہنے پر سعد نے حیرت سے اسے دیکھا

"کیا "

"ہاں اسنے سب سن لیا تھا"

اپنی نگاہیں ہر طرف دوڑا کر اسنے اپنے مطلوبہ شخص کو ڈھونڈنا چاہا جو اسے تھوڑے فاصلے پر گرے پینٹ کوٹ میں کھڑے مل گیا

اسنے خود بھی عبیر جیسی ہی ڈریسنگ کی تھی ان دونوں کے سوٹ ایک جیسے تھے جو خود عبیر نے اپنی مرضی سے لیے تھے اسے دیکھ کر عبیر خود اسکے قریب چلا گیا

"بہت جلدی نہیں آ گئے چل چھوڑ شیری سے مل لو اور بھابھی کو بھی دیکھ لو تم سے تو ایک دفعہ بھی ملاقات نہیں ہوئی" اسے

دوسری طرف بھیج کر وہ خود اپنے موبائل پر آتی کال پک کرنے چلا گیا

اسکے جانے کے بعد سعد بھی اسٹیج کر طرف بڑھ گیا لیکن دور سے ہی شہریار کے ساتھ بیٹھی وہ عروسی جوڑے میں اسے نظر آچکی تھی

وہ وہی تھی

"مجھے چوٹ لگ گئی"

"آپ کو چوٹ لگی ہے میں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں "

جو لڑکی پہلی ہی نظر میں اسکے دل کی ملکہ بن چکی تھی وہ تو پہلے سے ہی کسی اور کے دل میں بسی ہوئی تھی شہریار کی حرم کے لیے محبت اس سے چھپی ہوئی تو نہیں تھی

اپنے آنسو ضبط کرکے وہ باہر کی طرف چلا گیا جبکہ اپنا فون آف کرکے عبیر حیرت سے اسکے پیچھے گیا بھلا اندر جانے کے بعد وہ باہر کیوں گیا تھا

"کیا ہوا باہر کیوں آگئے" عبیر نے اسکے قریب جاکر کہا لیکن اسکا چہرہ اور نم آنکھیں اسے پریشان کرچکی تھیں

"کیا ہوا ہے سعد"

"وہ وہی ہے "

"کون وہی ہے" عبیر کے نا سمجھی سے کہنے پر سعد نے اسکی طرف دیکھا اسے اپنی بات کہنا ایک مشکل مرحلہ لگ رہا تھا "ح-حرم وہی ہے" اور اسکے اتنا کہتے ہی اسکی بات عبیر کے ساتھ ساتھ انکے پیچھے کھڑے شہریار کو بھی سمجھا چکی تھی جو ان دونوں کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر انکے پیچھے آیا تھا لیکن اسکی بات سن کر وہ وہیں سے پلٹ کر اندر چلا گیا

"میں یہاں نہیں رک سکتا مجھے جانا ہے "

"لیکن شیری سے کیا کہو گے" اسکے بڑھتے قدم عبیر کی بات

سن کر اپنی جگہ تھمے تھے لیکن وہ مڑا نہیں تھا

"کہہ دینا کہ سعد رفیق ہار گیا اپنی محبت کی کہانی میں ہار گیا"

اپنی بات کہہ کر وہ مظبوط قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا

عبیر نے دکھ سے اسکی پشت کو دیکھا بات تو سہی تھی آج تک

میجر سعد رفیق جو کسی مشن میں نہیں ہارا تھا اپنی محبت کی

کہانی میں ہار گیا اسکی محبت کا سفر تو شروع ہونے سے پہلے ہی

ختم ہوچکا تھا

دکھ سے اسے دیکھ کر وہ اندر شہریار کے پاس چلا گیا

"شیری سعد نہیں آرہا اسے" عبیر سعد کی طرف سے صفائی دینے کی کوشش کررہا تھا لیکن شہریار بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ چکا تھا

"مجھے کوئی صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے عبیر میں سب سن چکا ہوں" اور اسکی بات سن کر عبیر جیسے اپنی جگہ سن ہوچکا تھا

وہ جو سوچ رہا تھا کہ شہریار کو کبھی یہ بات پتہ نہیں چلے گی وہ ساری سوچیں وہیں دم توڑ چکی تھیں

جبکہ دوسری طرف شہریار کی سوچو کا رخ کسی اور طرف تھا

اسے سعد پر بے انتہا غصہ آرہا تھا لیکن وہ خود بھی جانتا تھا کہ محبت کرنا بھلا انسان کے خود کے اختیار میں کب ہے

اسکے کانوں میں وہ سارے پیار بھرے جملے گونج رہے تھے جو سعد اپنی محبت کے لیے کہتا تھا لیکن اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ سعد کی محبت اسکی اپنی بیوی ہوگی

سعد نہیں جانتا تھا کہ حرم اسکی بیوی ہے اسلیے اسنے اس معاملے کو یہیں چھوڑ دیا لیکن اگر سعد نے اپنے بڑھتے قدم پیچھے نہ ہٹاے تو وہ خود بھی اپنی اس دوستی کا لحاظ نہیں کرنے والا تھا

اسکی یہی سوچ تھی لیکن موت کو اپنے سامنے دیکھ کر اسے سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی فکر تھی اسکی بہن اور ماں میں اتنی ہمت تھی وہ اتنی بہادر تھیں کہ اسکے جانے پر بھی سمبھل جاتی لیکن اسکی بیوی کا کیا ہوتا وہ پہلے ہی اتنی معصوم تھی

کیا یہ دنیا اس ایک رات کی دلہن کو سکون سے رہنے دیتی

مرنے سے پہلے جو لفظ اسکے دماغ میں آیا تھا وہ سعد تھا ہاں سعد جو اسکی بیوی کا اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر خیال رکھ سکتا تھا

اسلیے اپنی امانت اسنے سعد کو سونپ دی

"ت-تو کہیں شیری میری وجہ سے ت"

"بلاوجہ کی بات مت کرو سعد یہ سب خدا کے فیصلے ہوتے ہیں وقت پر تو ہمیں غصہ آتا ہے دکھ ہوتا ہے لیکن بعد میں سمجھ آجاتا ہے کہ اس کام میں خدا کی مصلحت تھی اور وہی کام ہمارے لیے اچھا تھا"

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر18

Don't copy paste without my permission

اپنی گاڑی کی چابی لے کر وہ گھر سے نکل گیا

زہن مسلسل شہریار کی طرف جارہا تھا اسے یاد کرکے آنکھیں نم

ہورہی تھیں اسلیے اپنا موڈ فریش کرنے کے لیے عبیر وہاں چلا

گیا جہاں اسکا موڈ فریش ہوسکتا تھا

آج وہ آفس سے جلدی آچکا تھا اسکا ارادہ عائشہ کے ساتھ ٹائم

اسپینڈ کرنے کا تھا لیکن پورے گھر میں دیکھنے کے بعد بھی

جب وہ نہیں ملی تو وہ نوک کرکے شہرام کے کمرے میں چلا گیا اسے پتہ تھا کہ انابیہ ہی جانتی تھی کہ عائشہ کہاں ہے اندر داخل ہوتے ہی اسکی نظر انابیہ پر گئی جو عمل کو اپنی گود میں لٹاے اسکے ساتھ کھیل رہی تھی

"کیا ہوا ہاد"

"بیہ عائشہ کہاں ہے میں اسے سارے گھر میں دیکھ چکا ہوں"

اسکے کہنے پر انابیہ چند پل خاموش رہی

"وہ واپس چلی گئی"

"کیا مطلب کہاں چلی گئی" ہادی نے نا سمجھی سے کہا

"ہاد جہاں سے وہ آئی تھی وہاں چلی گئی" اسکے کہنے پر ہاد کے چہرے کے تاثرات سخت ہوے

"وہاں جانے کا مطلب"

"وہ یہاں رک کر سب سے کیا کہتی کہ وہ یہاں کیوں ہے"

"بیہ کیسی باتیں کررہی ہو یہ اس کا گھر ہے اسے کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہی میں اسے لینے جارہا ہوں اور اسکی فضول باتوں میں آکر میں یہ بات اب نہیں چھپانے والا کہ وہ میری عاشی ہے" سختی سے کہہ کر وہ تیز مظبوط قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا

"ارے واہ آج تو بڑے بڑے لوگ یہاں بیٹھے ہیں" اندر داخل ہوتے ہی اسکی نظر لاؤنج میں بیٹھے وانیہ اور شہروز کی طرف گئی شہروز وانیہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انکے ارد گرد کھلونے بکھرے پڑے تھے لیکن وہ تو ٹیبل پر رکھی فرنچ فرائز کی طرف متوجہ تھے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ میں ایک چپس پکڑ کر وہ پھونک مار کر وانیہ کے منہ میں ڈال رہا تھا

ان دونوں کو اس طرح دیکھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ دوڑی اپنا موبائل نکال کر اسنے اس پل کو قید کرلیا اور قریب جاکر شہروز کو دیکھتے ہوے مصنوعی حیرانگی سے کہا

"آپ تہاں کیا تر رہے ہو"شہروز نے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر اسے گھورتے ہوے کہا

"کیوں بھئی کیا میں یہاں نہیں آسکتا "

"آپ آسکتے ہو لیکن وانی سے تور(دور)رہنا" اپنی چھوٹی سی انگلی اسے دکھاتے ہوے اسنے اسے تنبیہہ کی تھی جبکہ عبیر اسے صرف گھورتا ہی رہ گیا

اسنے وائٹ کلر کی فراک کی موجود وانیہ کو اٹھالیا جو کب سے اسے اپنے ہاتھ اوپر کرکے گود میں اٹھانے کا کہہ رہی تھی

اسنے مسکراتے ہوے اسکے گال پر پیار کیا

"بھائی آپ کب آے" ہانیہ نے حیرت سے کہا جو ابھی وہاں پر آئی تھی اسکے ہاتھ میں پوپ کورن سے بھرا باؤل تھا جو یقینا اسنے بچوں کے لیے بنایا تھا لیکن آدھے سے زیادہ وہ یہ پوپ کورن خود ختم کردے گی اتنا عبیر کو یقین تھا

"الحمداللہ بہنا مجھے تو آے ہوے کافی سال ہوگئے لیکن یہ بتاؤ یہ نمونہ یہاں کیا کررہا ہے" اس کا اشارہ شہروز کی طرح تھا جو ہانیہ بھی سمجھ چکی تھی

"اسے وانی کی یاد آرہی تھی تو ڈرائیور کے ساتھ آگیا"

"اسے تو ہمیشہ ہی وانی کی یاد آتی رہتی ہے تم ایسا کرو وانی کو اس کے پاس ہی چھوڑ دو اسکے گھر میں "

"اف بھائی ایسا کیا ہوگیا ہے آپ بھی تو نور کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے ہاں وہ آپ سگ دور بھاگتی تھی یہ الگ بات ہے"

"ہانی نور میری منگیتر تھی بس میں تو اسلیے اسکے ساتھ رہتا تھا"اسے دیکھتے ہوے اسنے وانیہ کو واپس شہروز کو پاس بٹھادیا

"آثار تو یہاں بھی کچھ ایسے ہی لگ رہے ہیں" ہانیہ مسکراتے ہوے ایک نظر وانیہ اور شہروز کو دیکھا

"اسکا مطلب انکی لائف میں بھی کوئی تبریز آے گا" اسکے کہنے پر ہانیہ نے گھور کر اسکے کندھے پر ہلکی سی چپت لگائی "بھائی بچے ہیں وہ ابھی آپ یہ بات کیوں کررہے ہیں"اسکے کہنے پر عبیر نے حیرت سے اسے دیکھا مطلب بات تو خود نے شروع کی تھی

"کیا بات ہے آج تو کیپٹن صاحب آے ہیں" حیرت و خوشی کے تاثرات لیے حاشر عبیر سے گلے ملا جو ابھی ابھی آفس سے لوٹا تھا

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اس وقت آؤ گے تو میں تھوڑی دیر سے آجاتا "

"کیوں بھئی" حاشر نے حیرت و نا سمجھی سے کہا

"اب میری وجہ سے تمہاری کس مس ہوگئی نہ جو تم آفس سے آتے ہی ہانی کو کرتے ہو" اسکے کہتے ہی ہانیہ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہاں سے چلی گئی

"بے شرم انسان شرم نہیں آتی اپنی بہن کے سامنے ایسی بات کرتے ہوے"

"نہیں اگر ممانی بھی ہوتی تو میں جب بھی کہہ دیتا"

"تجھے کس نے بتائی ہے یہ بات"

"بچے میرے بھائی بچے" اسنے ہانیہ اور شہروز کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

"بچے سب کی پول کھول دیتے ہیں شہروز نے بتایا کہ میرے ڈیڈ آفس سے آتے ہی موم کو گلے لگاتے ہیں تو وانیہ نے بھی بتادیا کہ میرے بابا ماما کے ساتھ کیا کرتے ہیں اس بچاری کو بتانا نہیں آرہا تھا اسلیے اسنے اپنے پاس بیٹھی بیہ پر ایکسپریمنٹ کرکے بتادیا"

"حد ہوتی ہے کسی چیز کی اب مطلب بندہ اپنی بیوی کو پیار بھی نہیں کرسکتا"

"میرے بھائی کرو لیکن اپنے ان معصوم نمونو کو بگاڑو مت جو ہر وقت بس اپنے ماما پاپا کو ایک دوسرے سے پیار کرتے ہی دیکھتے رہتے ہیں پہلے تو تم لوگ وقت سے پہلے آفس چلے جاتے تھے اور اب وقت پر جانے کا بھی دل نہیں کرتا "

"تیری شادی ہونے دے پھر بتاؤنگا تجھے "

"کردو بھائی میں تو کب سے انتظار میں ہوں "

"تو انتظار ہی کرتا رہ جب تک میں فریش ہوکر آتا ہوں" اسے صوفے پر بٹھا کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

"یہاں کیا کررہی ہو" وہ جو اپنے کپڑے الماری میں رکھ رہی تھی پیچھے سے اپنے قریب آتی پر گھبرا کر پیچھے دیکھا

"ہاد تم یہاں کیا کررہے ہو"

"یہی تو میں تم سے پوچھ رہا ہوں"

"میں یہاں نہیں رہتی تو اور کہاں رہتی" اپنے دونوں ہاتھ آپس میں باندھ کر اسنے ہادی کو دیکھتے ہوے کہا

"اپنے گھر"

"اور وہاں سب سے کیا کہتی "

"کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے تم میری بیوی ہو وہ تمہارا گھر ہے اتنا ہی کافی ہے" اپنی بات کہہ کر وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے لے جانے لگا

"ہاد پلیز اگر بابا نے دیکھ لیا تو "

"میں ان سے مل کر اور انکا اچھے سے شکریہ ادا کرکے ہی تمہارے پاس آیا تھا"

اسکا ہاتھ پکڑے ہی وہ اسے نیچے لے آیا جہاں سلمان صاحب اور اسامہ کھڑے تھے

سلمان صاحب نے آگے بڑھ کر شفقت سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا

"تم میری ہی بیٹی ہو اپنے اس باپ کو کبھی مت بھولنا اور ہو سکے تو ملنے آتی رہنا آج مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ میں اپنی بیٹی کو رخصت کررہا ہوں" انکے ساتھ ساتھ عائشہ کی بھی آنکھیں نم ہوگئی تھیں باپ کے سائے سے تو وہ بچپن میں ہی محروم ہوگئی تھی لیکن پھر بھی اسے پتہ تھا کہ باپ کا پیار کیسا ہوتا ہے جو سامنے موجود شخص نے ہی اسے بتایا تھا

"آپ فکر مت کیجیے عائشہ آپکی ہی بیٹی ہے اور جس طرح ہر بیٹی اپنے باپ سے ملنے آتی ہے تو اسی طرح عائشہ بھی آے گی"

ہادی کی بات سن کر سلمان صاحب نے مسکرا کر اسے دیکھا عائشہ نے نظریں موڑ کر اسامہ کی طرف دیکھا جو اسکے دیکھتے ہی مسکراتے ہوے اسکے قریب آگیا

"خوش رہو اور اپنے اس دوست کو دعاوں میں ہمیشہ یاد رکھنا جائشہ "

"میں ضرور یاد رکھونگی اسامہ اور تم وردہ کی لائی ہوئی چیزوں کو کھالینا ملازمہ کو مت دینا" جائشہ کی بات سن کر وہ نم آنکھوں

سے ہنس دیا وہ اپنی گھنی پلکیں بار بار گرا کر اپنے آنسو کو روکنے کی کوشش کررہا تھا وہ اسامہ کے لیے اپنے جذبات جانتی تھی لیکن نہ تو اسنے کبھی اس معاملے میں بات کی اور نہ ہی اسامہ نے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکی خوشی ہادی میں ہے اور وہ تو بس اسی بات میں خوش تھا جس میں عائشہ کی خوشی تھی

اسے ایسا لگ رہا تھا جیسا وہ دوبارہ رخصت ہورہی تھی اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر اپنے شوہر کے ساتھ جارہی تھی

"ویسے تم مجھے لینے کیوں آے تھے اسامہ کی پروموشن ہوئی تھی اور اسنے ٹریٹ دی تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلانے لے جاے گا

اور شوپنگ بھی کرائے گا مجھے برہان کے لیے کچھ چیزیں لینی تھیں "

"لیکن تم نے آکر سارا پلین خراب کردیا تمہیں پتہ ہے وہ اتنا کنجوس ہے کہ مشکل سے ہزار بار مانگنے پر سو روپے دیتا ہے لیکن آج تو وہ خود ہی اپنی مرضی سے لے کر جارہا تھا"

"میرا ارادہ اسے آج لوٹنے کا تھا خوب شوپنگ کرکے لیکن تم نے آکر سارا پلین خراب کردیا"گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ مسلسل بول رہی تھی کبھی دکھ سے کبھی غصے سے جبکہ ہادی خاموشی سے کار ڈرائیو کررہا تھا

اسکی باتیں سنتے سنتے وہ گھر پہنچ چکے تھے

خود اتر کر اسنے گاڑی سے اترتی عائشہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے روم میں لے آیا گھر کی لائٹس کھلی ہوئی تھیں لیکن سب اپنے کمروں میں موجود تھے

روم میں لاتے ہی اسنے اسکا چھوڑا اور بنا کچھ کہے اسکے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنسائے اسکے لبوں پر جھک گیا

اسکے کمرے کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا جسے اسنے بند کرنے کی زحمت نہیں کی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا سب اپنے کمروں میں

موجود ہیں اور کوئی اسے دیکھ لیتا تو بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے میں اتنے کھوے ہوے تھے کہ انہیں وہاں موجود تیسرے وجود کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی

وہ دونوں وہاں موجود تیسرے وجود سے بے خبر تھے اور اسی طرح رہتے اگر ان کے کانوں میں کسی کی غصیلی آواز نہ پڑتی

"یہ سب کیا ہورہا ہے"

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر19

Don't copy paste without my permission

ہادی کے آنے کا وقت ہورہا تھا اسلیے اچھے سے تیار ہوکر وہ اپنے گھر سے نکل گئی

نرمین بیگم سے ملنے کے بعد انہوں نے ہی اسے بتایا تھا کہ ہاد آفس سے آتے ہی کہیں جاچکا ہے جسے سنتے ہی اسے اپنی ساری تیاری بے کار جاتی محسوس ہورہی تھی

لیکن وہ بھی جیسے آج پختہ ارادہ کرکے آئی تھی کہ ہادی سے ملے بنا نہیں جاے گی اسے پتہ تھا کہ اب وہ مزید اسکے وجود سے نظریں نہیں چورا سکتا تھا

اسکا انتظار کرتے کرتے وہ گیسٹ روم میں چلی گئی جہاں وہ اکثر رہتی تھی لیکن کافی انتظار کے بعد بھی جب وہ نہیں آیا تو وہ وہیں لیٹے لیٹے سو گئی

گاڑی کی آواز سے اسکی آنکھ کھلی اپنی جگہ سے اٹھ کر اسنے اپنا حلیہ درست کیا اور اپنے کمرے سے نکل کر وہ خوشی خوشی

ہادی کے کمرے کی طرف جانے لگی اسے یقین تھا کہ وہ وہیں ہوگا

لیکن کمرے کے آدھ کھلے دروازے پر چلتا منظر دیکھ کر اسکے قدم وہیں رک گئے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کہے کا کیا کرے

"یہ سب کیا ہورہا ہے "

سارا کچن سمیٹ کر اسنے گہرا سانس لیا

زہن پھر سے صبح والی بات کی طرف چلا گیا

"آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے میرے بیٹے کو اس دنیا سے رخصت ہوے ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا اور آپ میری بہو کے لیے رشتہ لے آئیں"

انکے محلے میں رہتی عورت ثوبیہ بیگم سے ملنے آئی تھی اسے یہی لگا کہ شہریار کے بارے میں سن کر ہی آئی ہونگی اسلیے انکے لیے چاے بنانے وہ کچن میں چلی گئی

لیکن چاے لے کر جب وہ کمرے میں جانے لگی تو اپنا زکر سنتے ہی اسکے قدم وہیں رک گئے

"تو شادی تو تمہیں اس کی کرنی ہے نہ پھر کیا فرق پڑتا ہے بیٹے کو گئے ہوے ایک ہفتہ ہوا ہے یا ایک سال"

"دیکھیے میری بیٹی مجھ پر بوجھ نہیں ہے جو میں اسے کسی کے ساتھ بھی باندھ دوں "

"دیکھو ثوبیہ تمہاری اپنی بھی بیٹی ہے اسکے بارے میں سوچو حرم کو ایسے تم کب تک پالو گی میری بات مانو سادگی سے اسے میرے بیٹے سے بیاہ دو "

"آپ کے بیٹے سے جو پہلے ہی دو بچوں کا باپ ہے اپنی پہلی بیوی پر کس طرح تشدد کرتا تھا" نہ چاہتے ہوے بھی انکی آواز تیز ہوچکی تھی

"میرا بیٹا کچھ نہیں کرتا تھا وہ تو میری بہو ہی بے کار تھی اور تم ہوتی کون ہو میرے بیٹے پر یہ الزام لگانے والی ارے تمہیں تو میرا شکر ادا کرنا چاہیے کہ تمہاری اس بیٹی کو میں اپنی بہو بنا رہی ہوں ورنہ کون لے گا ایسی لڑکی کو جو شادی ہوتے ہی اپنے شوہر کو کھا گئی "

"خدا کا واسطہ ہے آپ کو نکل جائیں میرے گھر سے زندگی اور موت تو اللہ کے اختیار میں ہوتی ہے" ثوبیہ بیگم نے بمشکل اپنے اشتعال کو قابو کیا جس پر منہ بناتی ہوئی وہ عورت اٹھ کر جانے لگی

لیکن باہر نکلنے سے پہلے اسنے مڑ کر ثوبیہ بیگم کو دیکھا

"کوئی نہیں تھامے گا تمہاری اس یتیم بھتیجی کا ہاتھ آخر میں پھر تمہیں کوئی ایسا ہی شخص ملے گا تو بہتر ہے وقت پر اسے اسکے گھر کا کردو"

صبح سے اسکے زہن میں یہی باتیں گھوم رہی تھیں ہیر بھی اسکے پاس نہیں تھی جس سے وہ اپنے دل کی بات کہہ دیتی اور ثوبیہ بیگم سے یہ سب کچھ کہہ کر وہ انہیں مزید پریشان نہیں کرسکتی تھی

گہرا سانس اسنے ہوا کے سپرد کیا اور ثوبیہ بیگم کے کمرے میں انہیں دیکھنے چلی گئی جو اس عورت کے جانے کے بعد سے اپنے کمرے میں بند تھیں

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے جھٹکہ لگا کیونکہ ثوبیہ بیگم فرش پر گری ہوئی تھیں

"ماما ، ماما" انکا گال تھپتھپاتے ہوے وہ پریشانی سے کہہ رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اس وقت اسے کیا کرنا چاہیے اسنے ثوبیہ بیگم کا موبائل اٹھا کر ہیر کو کال ملائی لیکن اسکا نمبر مسلسل بزی جارہا تھا

اسلیے اسنے عبیر کا کال ملادی جو تیسری ہی بیل پر اٹھائی جاچکی تھی

شادی کی تقریبات میں اسکی عبیر سے نہ صرف ملاقات ہوئی بلکہ دوستی بھی ہوچکی تھی اسلیے ہیر کے بعد اسے وہی اپنا یاد آیا

"عبیر بھائی ماما بیہوش ہوگئی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں پلیز آپ جلدی آجائیں" وہ روتے ہوئے جلدی جلدی کہہ رہی تھی یہ جانے بنا کہ دوسری طرف اسکی بھیگی آواز کسی کو کتنی بے چین کررہی تھی

"میں آرہا ہوں آپ پریشان مت ہوں"

"کیا ہورہا ہے یہ سب"اب کی بار اسنے جان بوجھ کر اتنی تیز کہا کہ گھر کا کوئی فرد اسکی آواز سن کر یہاں آجاے اور ایسا ہی ہوا سب گھر والے وہاں جمع ہوکر حیرت سے ہادی کو دیکھ رہے تھے جس نے عائشہ کا ہاتھ مظبوطی سے پکڑا ہوا تھا

"یہاں کیا ہورہا ہے"شہرام کی گمبھیر آواز اس سناٹے میں گونجی

"دیکھیے آپ سب لوگ آپ سب کے سامنے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہے اور میں میں نے انہیں ابھی کس کرتے ہوے بھی دیکھا ہے "

"اے لڑکی شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے تجھ میں بڑوں کے سامنے کیسی بات کررہی ہے ، خبرادر جو میرے پوتے کے بارے میں کچھ بھی الٹا سیدھا کہا" اماں بی نے انتہائی غصے

سے اسے دیکھتے ہوے کہا ان کا بس نہیں چل رہا تھا اپنے پاؤں میں موجود چپل اتار کر اسے پیٹنا شروع کردیں

"اسنے کچھ غلط نہیں کہا اماں بی" ہادی کی بات پر وہاں موجود ہر شخص پر سکتہ طاری ہوچکا تھا سواے انابیہ کے

"کیا کہہ رہے ہو تمہیں شرم نہیں آرہی کتنے آرام سے یہ سب کہہ رہے ہو جیسے کوئی بہت فخر کا کام کای ہے اور یہ لڑکی" اسے غصے سے کہتے ہوے اسد صاحب نے عائشہ کو دیکھا لیکن انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ہادی کی سخت آواز انکے آگے کے لفظ ادا کرنے سے روک چکی تھی

"خبردار جو کسی نے اسے کچھ کہا بیوی ہے یہ میری" اسکے اقرار پر ہر شخص کی آنکھیں پھٹ چکی تھیں

شہرام نے گھور کر اپنی بیوی کو دیکھا ہادی اپنی ہر بات انابیہ اور عائشہ سے کہتا تھا تو ایسا کیسے ممکن تھا کہ یہ بات انابیہ کے علم میں نہ ہو

"ہاد کیا ہے یہ سب یہ کیا کہہ رہے ہو"

"موم میں کچھ غلط نہیں کہہ رہا یہ میری بیوی ہے میری عاشی ہے" ان سب کے چہروں پر حیرت و بے یقینی کے تاثرات تھے جسے دیکھتے ہی اسنے ہر بات ان سب کو بتادی

جسے سن کر سب کی آنکھیں نم ہوچکی تھیں جبکہ اسد صاحب یہ شکر ادا کررہے تھے کہ انکے کچھ کہنے سے پہلے ہی ہادی انہیں روک چکا تھا ورنہ وہ غصے میں کیا کہنے والے تھے انہی خود بھی اندازہ نہیں تھا

نرمین بیگم اور اماں بی اسے اپنے ساتھ لگاے رو رہی تھی جبکہ یمنہ یہ سب دیکھ کر گھر سے ہی جا چکی تھی

کتنی ہی دیر سے وہ سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور ہادی منہ بنا کر اسے دیکھتے ہوے یہ سوچ رہا تھا

کہ اس سے اچھا تو صبح سب کو بتادیتا کم از کم ابھی تو میرے پاس ہوتی اسکی بے چینی کوئی دیکھے نہ دیکھے اسد صاحب ضرور دیکھ چکے تھے اسلیے اپنے بیٹے کی شکل دیکھ کر انہوں نے ہی بات شروع کردی

"بس بہت ہوگیا بیگم اب بچی کو آرام کرنے دو"

"ہاں اسد ٹھیک کہہ رہے ہیں جاکر آرام کرلو"نرمین بیگم کے کہتے ہی ہادی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر جانے لگا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ تو کب سے یہی بات سننا چاہتا تھا

"برخوردار رکو زرا"اسکے بڑھتے قدم دیکھ کر اسد صاحب نے دوبارہ اسے اپنی طرف بلایا

"اب دوبارہ خیال رکھنا بیٹا اپنے کمرے کا دروازہ بند رکھنا" انکی بات وہاں بیٹھے سب لوگ ہی سمجھ چکے تھے جبکہ عائشہ کاچہرہ تو شرمندگی سے سرخ ہوچکا تھا

"ڈیڈ ایسا مت کہیں میں آپ پر ہی گیا ہوں"اسکے کہنے پر انہوں نے نرمین بیگم کی طرح دیکھا

"بیگم کیا میں ایسا بے شرم ہوں "

"ارے موم سے کیا پوچھ رہے ہیں میں بتاتا ہوں میں تو جو کام کررہا تھا اپنے بیڈروم میں کررہا تھا لیکن آپ تو باہر لان میں ہی موم کو کس کرنے لگ گئے بیچاری میری ماں کہہ بھی رہی تھی کہ اسد چھوڑ دیں کوئی دیکھ لے گا" وہ باقاعدہ نرمین بیگم کی طرح آواز نکال کر انہیں بتا رہا تھا جبکہ باقی سب حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے

"لیکن آپ نے کیا کہا کوئی دیکھتا ہے تو دیکھتا رہے میں نے بھی سوچا جب ڈیڈ خود دیکھنے کا کہہ رہے ہیں تو دیکھ لیتا ہوں "

"ہاے اسد بے شرم انسان تیرے پاس کمرہ نہیں ہے کیا دادا نانا بن گیا لیکن حرکتیں تیری وہی ہیں" اماں بی کے کہنے پر وہ شرمندہ ہوتے ہوے ہادی کو گھور رہے تھے ارادہ تو اسے زور دار تھپڑ لگانے کا تھا لیکن اماں بی کے ہوتے ہوے وہ یہ کام بھی نہیں کرسکتے تھے جبکہ انکی بیوی تو اسکی آدھی بات سن کر ہی اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھیں

آج عبیر اسے زبردستی اپنے گھر لایا تھا کیونکہ شہریار کے بعد سے اسنے خود کو کمرے تک ہی محدود کرلیا تھا لیکن آج وہ بنا اسکی سنے زبردستی اسے اپنے گھر لے آیا تھا

"تو بیٹھ یہاں پر میں ممانی کو بتاکر آتا ہوں انکی میڈیسن بھی دینی ہے"اسے بٹھا کر وہ خود دوسری طرف چلا گیا

گہرا سانس لے کر وہ اپنا دیھان ارد گرد کی چیزوں پر لگانے لگا

جب اسکی توجہ عبیر کے بجتے فون نے لی اسنے اٹھا کر دیکھا پہلے سوچا عبیر کو دے آے لیکن ثوبیہ بیگم کا نام دیکھ کر اسنے چند سیکینڈ سوچ کر کال پک کرلی شاید انہیں کوئی کام ہو

لیکن اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی بھیگی آواز اسکے کانوں میں پڑی اور وہ بھلا یہ آواز کیسے بھول سکتا تھا

"عبیر بھائی ماما بیہوش ہوگئی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں پلیز آپ جلدی آجائیں" وہ روتے ہوئے جلدی جلدی کہہ رہی تھی یہ جانے بنا کہ دوسری طرف اسکی بھیگی آواز کسی کو کتنی بے چین کررہی تھی

"میں آرہا ہوں آپ پریشان مت ہوں"

اسے جواب دے کر اسنے عبیر کا فون ٹیبل پر رکھا اور تیزی سے گھر سے نکل گیا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر20

Don't copy paste without my permission

گھر میں قدم رکھتے ہی اسنے گہرا سانس لیا اسے اپنا آپ بہت تھکا تھکا لگا رہا تھا لیکن اپنی عزیز جان بیوی کو دیکھتے ہی اسے اپنی ساری تھکن اترتی محسوس ہورہی تھی

"آگئے آپ" سر پر ہمیشہ کی طرح ڈوپٹہ سلیقے سے اوڑھا ہوا تھا جبکہ چہرے پر نرم سی مسکراہٹ لیے وہ طلال کو دیکھ رہی تھی

"جی میری جان آگیا تم مجھے مس کررہی تھیں" مسکراتے ہوے اسنے زرنش کے بھرے بھرے وجود کو اپنے حصار میں لیا اور اندر کی طرف جانے لگے

"ہاں میں آپ کو بہت مس کررہی تھی لیکن مجھے اندازہ تھا کہ آپ ابو سے ملنے گئے ہونگے اسلیے فون نہیں کیا" زرنش نے اسکے ساتھ چلتے ہوے کہا جس پر اسنے بات بدل دی

"حمنہ کہاں ہے "

"اسے اپنی نانی کی یاد آرہی تھی تو میں نے وہاں بھجوادیا لیکن آپ میری بات ٹالیں مت طلال بتایے مجھے کیا کہا انہوں نے آپ پریشان لگ رہے ہیں "

"اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے زرنش میں جب بھی وہاں سے آتا ہوں ایسا پریشان ہی ہوتا ہوں "

"کیا کہا ابو نے "

"وہی پرانی بات کہ گھر آجاؤ چھوڑو یہ تو چلتا ہی رہتا ہے تم بتاؤ کھانا کھالیا" اسے اپنے قریب بٹھا کر اسنے پیار بھرے لہجے میں کہا

طلال کی منگنی بچپن سے ہی اپنی کزن آسیہ سے ہوچکی تھی

اسے بچپن سے ہی یہ بات بتائی جاچکی تھی کہ اسکی زندگی میں

صرف آسیہ ہی آے گی اور اسنے بھی کبھی کسی اور کے بارے

میں نہیں سوچا تھا جب تک وہ زرنش سے نہیں ملا تھا

وہ مزید پڑھائی کے لیے اپنی بہن صائمہ کے پاس چلا گیا تھا جو

ماریشس میں رہتی تھی جس کی شادی انکے کزن سے ہوئی تھی

جو اسکا بھی بہت اچھا دوست تھا اسلیے وہ آرام سے انکے گھر

میں رہ رہا تھا

اسکا ارادہ وہاں رہنے کا بلکل نہیں تھا بلکہ وہ جلد ہی اپنے لیے رہنے کا بندوبست کرنا چاہتا تھا لیکن زرنش کو دیکھنے کے بعد وہ اپنا ارادہ ترک کرچکا تھا

وہ شرمیلی سی لڑکی آہستہ آہستہ اسکے دل میں بس چکی تھی اور اسے پتہ تھا کہ دوسری طرف کا بھی یہی حال ہے

بھلے انکی چند ملاقاتیں ہی ہوئی تھیں لیکن ان چند ملاقات میں وہ ایک دوسرے کے لیے بہت خاص ہوگئے تھے

زرنش ہر سال چھٹیوں میں یہاں اپنے ماموں کے پاس اپنی فیملی کے ساتھ آتی تھی

وہ جانتا تھا کہ آسیہ اسکے نام پر بیٹھی ہے لیکن یہ کمبخت دل کب کسی کی سنتا ہے

اسنے اپنے گھر والو کو زرنش کے بارے میں بتادیا جسے سنتے ہی وہ طلال پر کافی غصہ ہوے انکا ایک ہی جواب تھا کہ اسکی شادی صرف آسیہ سے ہوگی

لیکن بنا انکی کچھ سنے وہ زرنش کے ساتھ سادگی نکاح کرکے اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا جسے اسکے باپ نے قبول نے کیا

لیکن بیٹے کی خوشی کی خاطر اسکی ماں زرنش کو قبول کرچکی تھی

اسکے باپ کا کہنا تھا کہ اگر وہ آسیہ سے شادی کرلیتا ہے تو وہ زرنش کو قبول کرلینگے

جس پر اسنے اپنی رضامندی دے دی انکے یہاں شادی صرف خاندان میں ہی ہوتی تھی اور یہ بات پورا خاندان جانتا تھا کہ آسیہ طلال کی منگیتر تھی

وہ اپنی زندگی میں خوش تھا لیکن آسیہ کے لیے مشکلات پیدا ہوسکتی تھیں اسلیے اسنے آسیہ کو اپنے نکاح میں لے لیا

جس پر زرنش کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ وہ تو شادی کے بعد سے یہی سوچ رہی تھی کہ وہ طلال اور آسیہ کے بیچ آگئی ہے

طلال اور آسیہ کی شادی کے بعد ابو نے اسے قبول نہیں کیا تھا لیکن اب پہلے جیسا رویہ بھی نہیں رکھتے تھے

لیکن اب وہ قصر آسیہ پوری کردیتی تھی

جب سے زرنش پریگنینٹ ہوئی تھی جب سے وہ اسے ہر بات پر اس بات کے طعنے دیتی تھی کہ تم نے میرا شوہر چھینا ہے وہ

جان بوجھ کر اسے اپنے اور طلال کے وہ قصے سناتی جو کبھی ہوے بھی نہیں تھے

اور وہ جو پہلے ہی اپنے آپ کو ان دونوں کے رشتے کی قاتل سمجھ رہی تھی اب اس بات پر اور زیادہ پریشان رہنے لگی تھی کہ کہیں اسنے کچھ غلط تو نہیں کردیا اس سب کی وجہ سے اسکی طبیعت پر برا اثر پڑھ رہا تھا

جس کی وجہ سے طلال اسے لے کر الگ گھر میں شفٹ ہوگیا دور رہ کر بھی خیال وہ سب کا رکھتا تھا لیکن ابو کی ناراضگی تھی جو ختم ہونے کے بجاے مزید بڑھ گئی تھی

اسے لگتا تھا کہ اسکی اولاد کے ہونے کے بعد سب ٹھیک ہوجاے گا لیکن حمنہ کے پیدا ہونے پر بھی انہیں کوئی کوئی فرق نہیں پڑا

انہیں لگتا تھا کہ زرنش نے ان سے انکا بیٹا چھین لیا ہے لیکن وہ انکی یہ غلط فہمی دور نہ کرسکا کیونکہ نہ تو وہ کچھ سمجھنا چاہتے تھے نہ سننا اور وہ اس سب سے

"کھالیا میں نے کھانا لیکن یہ فضول بات نہیں ہے طلال میں اب بھی کہتی ہوں ہم واپس چلتے ہیں "

"تمہیں کیا لگتا ہے زرنش تم واپس جاؤ گی اور آسیہ تمہیں سکون سے رہنے دے گی نہیں بلکہ حمنہ کا بھی جینا حرام کردے گی "

"وہ غلط نہیں ہیں طلال کوئی بھی عورت اپنے شوہر کو دسری عورت کے ساتھ برداشت نہیں کرسکتی "

"تم بھی تو کرلیتی ہو جبکہ لمیں پہلے تو تمہارا شوہر تھا تو وہ کیوں نہیں کرسکتی"

"تھے تو آپ ہمیشہ تو انہی کے بیچ میں تو میں آئی تھی "

"فضول بات مت کرو زرنش منگنی کوئی ایسا مظبوط رشتہ نہیں ہوتا میرے دل میں کبھی آسیہ تھی ہی نہیں میرے دل میں دل تو صرف تم ہو" اسنے اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا "آسیہ سے رشتہ میں صرف ابو کی وجہ سے نبھارہا ہوں" اپنا ہاتھ اسنے زرنش کے پیٹ پر رکھا جب اسکا فون بجنے لگا

ابو کی کال آرہی تھی وہ اسے بس جب ہی کال کرتے تھے جب کوئی کام ہوتا تھا

کال پک کرکے اسنے سلام کیا لیکن انہوں نے اسکے سلام کا جواب نہیں دیا تھا

"تمہاری ماں کی طبیعت خراب ہے تمہیں یاد کررہی ہے جلدی آؤ "

"کیا ہوا ہے امی کو" اسکے پریشانی سے کہنے پر زرنش خود بھی پریشان ہوچکی تھی

،تم بس جلدی آؤ طلال" کہتے ساتھ ہی انہوں نے کال کاٹ دی

"کیا ہوا ہے طلال "

"امی کی طبیعت خراب ہے میں گھر جارہا ہوں اپنا خیال رکھنا" اسکے ماتھے پر شدت سے بوسہ دے کر وہ وہاں سے چلا گیا

تیزی سے گاڑی ڈرائیو کرکے وہ شہریار کے گھر پہنچا تھا

اسکے بیل بجاتے ہی حرم نے فورا دروازہ کھول دیا اسے یہی لگا

تھا کہ عبیر ہوگا لیکن سامنے کھڑے سعد کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ

کھڑی رہ گئی یہ چہرہ اسکے لیے انجان تھا

لیکن دوسری طرف یہ چہرہ تو سعد کے دل میں بسا ہوا تھا دل

چاہ رہا تھا بس اس معصوم پری کو دیکھتا رہے لیکن یہ وقت ان

سب چیزوں کا نہیں تھا

"میں سعد ہوں شہریار کا دوست آپ نے فون پر مجھ سے ہی بات کی تھی بتایے آنٹی کہاں ہیں" سعد کے کہنے پر اسنے اندر کی طرح اشارہ کردیا جسے دیکھتے ہوے وہ تیزی سے اندر چلا گیا

عبیر کی بار بار آتی کال پک کرکے اسنے اسے اپنے گھر سے نکلنے کی وجہ بتادی جسے سن کر وہ بھی پریشانی سے ہاسپٹل پہنچا ڈاکٹر کے مطابق انہوں نے کسی چیز کی ٹینشن لی تھی جس کی وجہ سے انکی طبیعت خراب ہوگئی انکا بی پی بھی ہائی ہوچکا تھا لیکن اب وہ بہتر تھیں

"بھابھی ہیر کہاں ہے" ہیر کی غیر موجودگی دیکھتے ہوے عبیر نے کہا اسے پتہ تھا کہ اگر ہیر یہاں ہوتی تو ان دونوں کو بلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی

"پتہ نہیں بھائی وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی تو میں نے میسج کردیا تھا" اسکی آواز سن کر سعد نے اپنی جھکی نظریں اٹھا کر اس معصوم گڑیا کو دیکھا جو گھبرائی ہوئی بیٹھی تھی

اسے اپنے اوپر کسی کی گہری نظریں محسوس ہورہی تھیں لیکن ڈر کے مارے وہ اپنا سر جھکاے بیٹھی رہی جب تک ہیر وہاں نہیں آگئی

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر21

Don't copy paste without my

permission

"کیا ہوا ہے ماما آپ کو میرے ہوتے ہوے کس بات کی ٹینشن لے لی ہے آپ نے" ثوبیہ بیگم کے قریب بیٹھ کر اسنے پیار بھرے لہجے میں کہا

ہاسپٹل کے کمرے میں اس وقت سعد عبیر اور ہیر موجود تھے

ایسے میں حرم کی غیر موجودگی انہیں پریشان کرگئی

"حرم کہاں ہے "

"وہ نماز پڑھنے گئی ہے اب آپ بتائیں کیا ہوا تھا" ہیر نے

انکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے

اپنے آنسو صاف کرکے ثوبیہ بیگم نے اسے صبح والی ہر بات

بتادی

"تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے لوگوں کا تو کام ہی یہی ہے ہم ہیں نہ حرم کے لیے اور سب سے بڑھ کر اللہ ہے اسنے یقینا ہماری حرم کے لیے بہترین سوچ رکھا ہوگا"

"بیشک لیکن مجھے اب ڈر لگنے لگا ہے تم جتنی سمجھدار ہو حرم نہیں ہے وہ تو بہت معصوم ہے اور اگر خدانخواستہ اسکے ساتھ کچھ غلط ہوگیا تو میں اپنے آپ کو قصوروار سمجھونگی اگر مجھے کچھ ہوگیا تو تم دونوں کا کیا ہوگا"

"کیوں ہوگا آپ جو کچھ خدا آپ کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھے" ہیر نے خفگی سے انہیں دیکھتے ہوے کہا جبکہ سعد اور عبیر خاموشی سے پیچھے کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے

"ہیر بھلا ہمارے چاہنے سے سب کچھ تھوڑی نہ ہوتا ہے موت تو کبھی بھی آسکتی ہے لیکن اس سے پہلے میں تم دونوں کی ذمیداری سے سبکدوش ہونا چاہتی ہوں خاص طور پر حرم کی کیونکہ جو لوگ میرے سامنے اسے منحوس اور پتہ نہیں کیا کیا کہہ رہے ہیں وہ میرے پیچھے سے کیا کرینگے تم بھی جانتی ہو ہم کس محلے میں رہتے ہیں وہاں کے لوگ کیسے ہیں میں نے اسے

پالا ہے میں چاہتی ہوں کہ وہ اپنی زندگی میں اتنی خوش رہے کہ میں اسکے ماں باپ کے سامنے فخر سے سر اٹھا سکوں کہ میں نے ان کی بیٹی کے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا ہے"

"اور بھلا کیوں ہوگا اسکے لیے کوئی غلط فیصلہ آپ دیکھیے گا ہماری حرم کا نصیب اتنا اچھا ہوگا کہ ہر کوئی اسے رشک بھری نظروں سے دیکھے گا ماما ضروری نہیں کہ ہر کوئی ایک جیسا ہو کوئی تو ہوگا جسے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ حرم شادی شدہ ہے کوئی تو ہوگا جس کی سوچ اتنی گھٹیا نہیں ہوگی جسے کوئی

فرق نہیں پڑے گا کہ اسکے شادی کے اگلے روز ہی اسکا شوہر

اس دنیا سے چلا گیا کوئی تو ہوگا جو کہے گا "

"میں حرم سے نکاح کرونگا ابھی اور اسی وقت" پیچھے سے آتی

بھاری گمبھیر آواز ہیر کو مزید کہنے سے روک چکی تھی

مظبوط قدم اٹھاتا وہ ثوبیہ بیگم کے قریب چلا گیا

اپنے مظبوط مردانہ ہاتھ میں اسنے انکا کمزور ہاتھ تھاما

"میں کرونگا حرم سے نکاح اور یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو اپنے

اس فیصلے پر فخر محسوس ہوگا انشاءاللہ" انہوں نے حیرت سے

ہیر کی طرف دیکھا جس نے ہولے سے اپنا سر ہلا دیا

"حرم کو میرے پاس بھیجو ہیر "

"ماما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ایسا کیسے ہوسکتا ہے "

"اس میں کچھ غلط نہیں ہے حرم قسمت ایسا موقع ہر کسی کو نہیں دیتی بیٹا "

"میں اتنی پریشان تھی تمہاری لیے لیکن اب نہیں ہوں دیکھو خدا نے کیسے تمہارے لیے راستہ بنایا ہے سہی کہتے ہیں خدا وہاں سے راستے بناتا ہے جہاں ہماری سوچ بھی نہیں جاتی ہے "

"ماما وہ صرف ہمدردی میں یہ سب کررہے ہیں "

"نہیں حرم سعد یہ سب ہمدردی میں نہیں کررہا ہے "

"اگر نہیں بھی کررہے تو بھی مجھے یہ سب قبول نہیں ہے کیا ہیں آپ پر بوجھ ہوں جو آپ میرے ساتھ اس طرح کررہی ہیں" اسکی آنکھیں نم ہوچکی تھیں وہ اپنے گھر والوں کو چھوڑ دے گی یہی خیال اسے ڈرا رہا تھا

"نہیں میری جان ایسی بات نہیں ہے"

"ایسی بات نہیں ہے تو پھر آپ ہیر کی بات اس اچھے لڑکے سے طے کردیں" اسکے بچوں والے انداز پر ثوبیہ بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھا

اس وقت کمرے میں وہ دونوں اکیلے تھے ورنہ اگر ہیر اسکی یہ بات سن لیتی تو دو منٹ نہیں لگاتی اسکا اور سعد کا نکاح کرنے میں

"کیا تم میری یہ خواہش پوری نہیں کروگی "

"ایسا نہیں ہے آپ اسکے علاوہ جو کہینگی میں کروں گی"

"تو پھر میری یہ بات مان لو یہ سمجھ لو یہ میری آخری خواہش ہے اسکے بعد تم سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی" حرم نے بے بسی سے ثوبیہ بیگم کو دیکھا

یہ ہوتی ہے قسمت جو کیا کھیل کھیل جاے ہمیں پتہ ہی نہیں چلتا

پہلے حرم توفیق پھر حرم شہریار اور اب حرم سعد

طلال کے جاتے ہی چند منٹ بعد ڈور بیل بجی جس پر اسے حیرت ہوئی بھلا اس وقت کون ہوگا طلال تو ابھی گئے تھے اسنے دروازہ کھول دیا جہاں تین مرد کھڑے تھے جو دکھنے میں ہی کافی زیادہ صحت مند لگ رہے تھے

"جی کس سے ملنا ہے" اسنے خود کو ڈوپٹے سے اچھی طرح کور کرلیا

"کیا آپ طلال کی بیگم ہیں" ان میں سے ایک آدمی نے کہا

"جی لیکن وہ اس وقت گھر پر نہیں ہیں آپ بعد میں آجائیگا"

"ہم جانتے ہیں وہ یہاں نہیں ہے" ان کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ تھی جسے دیکھتے ہی اسکے دماغ میں خطرے کا سائرن بجا تھا اسنے فورا سے دروازہ بند کرنا چاہا لیکن وہ آدمی بیچ میں آکر اسکی اس حرکت کو ناکام بنا چکا تھا

وہ تینوں اب اسکے قریب آرہے تھے جسے دیکھتے ہی وہ ڈر کر تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی اور لاک لگالیا اسے پیچھے سے

انکے قہقہے سنائی دے رہے تھے جیسے وہ اسکی اس حرکت کا

مذاق بنارہے ہوں

ابھی اسنے آدھا رستہ ہی طے کیا تھا جب اسکے موبائل پر امی کی

کام آنے لگی جسے اسنے جلدی سے پک کرلیا

"ہیلو امی آپ ٹھیک تو ہیں نہ کیا ہوا ہے آپ کو"

"مجھے کیا ہونا ہے طلال میں نے تو بس یہ بتانے کے لیے

سمبل (نوکرانی) سے فون ملاوایا تھا کہ تو حمنہ کے کپڑے نہیں

لے کر گیا میں نے خود سیے تھے" پوتی کے لیے انکے لہجے میں

پیار ہی پیار تھا ایک وہی تو تھیں جو اسکی بیوی اور بیٹی سے پیار

کرتی تھیں وہ اپنی دونوں بہوؤں کے ساتھ ایک جیسا سلوک رکھتی تھیں بھلے زرنش ان سے دور رہتی تھی لیکن پھر بھی اسکے لیے طلال کو ڈھیر ساری ہدایت اور اکثر اس سے فون پر بات بھی کرلیا کرتی تھیں

اسکے ابو کو انکا یہ رویہ پسند نہیں تھا انہیں زرنش سے ملنے کی اجازت نہیں تھی اسلیے وہ فون پر ہی اسے ہر طرح کی بات سمجھایا کرتی تھیں

آسیہ کے ساتھ بھی وہ یہی کیا کرتی تھیں لیکن پھر بھی اسے امی ہمیشہ غلط ہی لگتی کیونکہ وہ زرنش کے ساتھ ابو کی طرح برا رویہ نہیں رکھتی تھیں

"میں بعد میں لے جاؤنگا ابھی کچھ مصروف ہوں" اسنے فون رکھ دیا لیکن زہن ابھی تک الجھ رہا تھا کہ اگر وہ ٹھیک تھیں وہ ابو نے جھوٹ کیوں کہا پہلا خیال اسے یہی آیا تھا

کہ ہوسکتا ہے انکی طبیعت واقعی میں خراب ہو اور امی اس سے چھپا رہی ہوں لیکن دوسرا خیال اس زرنش کا آیا

اسکا ارادہ اسے فون کرکے اسکی خیریت لینے کا تھا دل میں عجیب سے وسوسے آرہے تھے لیکن اس کے ملانے سے پہلے ہی خود زرنش کی کال آچکی تھی

گہرا سانس کے کر اسنے اپنے سارے برے خیالوں کو جھٹکا اور کال پک کرلی

جس میں صرف اسکی روتی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی وہ گھبرائی ہوئی تھی اور یہ بات اسکی آواز سے صاف بتاچل رہی تھی

"طلال"

"طلال آپ جلدی گھر آجائیں"

"ہیلو زرنش کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا" دوسری طرف شور شرابے کی کی آواز آرہی تھی جسے سنتے ہی اسنے گاڑی کا رخ تیزی سے گھر کی جانب موڑ لیا

"زرنش مجھ سے بات کرو" اسنے چلاتے ہوے کہا لیکن فون بند ہوچکا تھا

وہ لوگ زور زور سے دروازے کو پیٹ رہے تھے جیسے انکا ارادہ دروازہ توڑنے کا ہو جبکہ وہ ڈر سے روتے ہوے ایک کونے میں بیٹھ گئی لیکن وہ کب تک ایسے ہی بیٹھی رہتی اسے کچھ تو کرنا

تھا اپنے لیے اپنے بچے کے لیے اسلیے اٹھ کر اپنا فون دھونڈنے لگی جو اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھا مل گیا

اسنے فورا طلال کو فون ملایا جو دوسری ہی بیل پر اٹھا لیا تھا

"طلال"

"طلال آپ جلدی گھر آجائیں"

"ہیلو زرنش کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا" دھڑام کی آواز پر اسنے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں وہ دروازہ آدھا لٹکا پڑا تھا

ایک آدمی نے اسکے قریب آکر اسکا موبائل چھین کر زور سے دوسری طرف پھینک دیا وہ بھاگنا چاہتی تھی لیکن اس سے بھاگا بھی نہیں جارہا تھا

"پلیز مجھے چھوڑ دو میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا"وہ منت بھرے انداز میں اپنے دونوں ہاتھ جوڑے کہہ رہی تھی لیکن یہاں کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

وہاں کھڑے آدمی میں سے ایک نے اسے بالوں سے پکڑ کر زمین پر پھینک دیا

جس سے وہ پیٹ کے بل زمین پر گری اسکی دلخراش چیخ گھر میں گونجی لیکن یہاں اسکی پرواہ کرنے والا کوئی نہیں تھا وہ تینوں اب اسے اپنے پیروں سے ٹھوکر مار رہے تھے اسکی چیخیں گھر میں گونج رہی تھیں اور جب تک اسکی چیخیں بند نہیں ہوئیں وہ اسی طرح اسے مارتے رہے

بھاگ کر وہ اندر داخل ہوا گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا جسے دیکھ کر اسکا دل زوروں سے دھڑکا کہیں کچھ غلط تو نہیں ہوگیا

وہ تیزی سے قدم اٹھاتا زرنش کو پکارتا ہوا ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا جب اسکی نظر اپنے کمرے کی طرف گئی کمرے کا دروازہ آدھا

لٹکا ہوا ہل رہا تھا جیسے ابھی گر جاے گا لیکن اسکی نظر تو اندر

کمر میں موجود زرنش کے خون میں لت پت وجود پر تھیں جس

کے ارد گرد خون پانی کی طرح پھیلا ہوا تھا

اسکے قریب جا کر اسنے زرنش کے وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا

اور تیز تیز قدم اٹھاتا اسے لے کر باہر کی طرف چلا گیا

اسکی آنکھ سے آنسو گر رہے تھے لیکن وہ بس دل میں یہی

سوچے جارہا تھا کہ اسکی زرنش کو کچھ نہیں ہوگا

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر22

Don't copy paste without my permission

ہاسپٹل میں ہی انکا نکاح ہوچکا تھا اور ڈسچارج پیپر ملتے ہی ثوبیہ بیگم نے اسکے احتجاج کی پرواہ کیے بغیر خوش دلی سے اسے سعد کے ساتھ رخصت کردیا

شہریار کے ساتھ شادی ہونے پر وہ نہیں روئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسے اسی گھر میں اپنوں کے ساتھ رہنا ہے

لیکن اب اسے رونا آرہا تھا بہت رونا آرہا تھا اور وہ ثوبیہ بیگم اور ہیر کے گلے لگ کر خوب روئی بھی تھی اپنوں سے دوری کا خیال اسے دکھ دے رہا تھا

اسکی کیفیت ثونیہ بیگم اچھی طرح سمجھ رہی تھیں جس پر انہوں نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوے کہا تھا

کہ یہ وقت ہر لڑکی پر آتا ہے اور ماں باپ ایسے ہی اپنے کلیجے کا ٹکرا کسی اور کو سونپ دیتے ہیں اور اسکے ساتھ بھی آج یہی ہورہا تھا اسکی ماں اسے کسی اور کو سونپ رہی تھی

جبکہ ہیر کا تو یہ کہنا تھا کہ اس میں رونے والی کیا بات ہے اچھا ہے جو تم رخصت ہورہی ہو تمہاری لائف میں کچھ تو چینج آے گا میری طرح لائف وہی گھسی پٹی تھوڑی نہ رہے گی جبکہ اسکی بات سن کر عبیر کے لبوں پر تبسم بھکرا جس پر ہیر نے گھر کر اسے دیکھا

"تمہیں کس لیے ہنسی آرہی ہے "

"نہیں میں تو بس سوچ رہا تھا کہ اگر تمہیں اپنی لائف اتنی گھسی پٹی لگتی ہے تو تم بھی رخصتی کروالو" اسکے کہنے پر ہیر اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر کچھ سوچنے لگی

"ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے کیپٹن صاحب میں بھی کوئی بندہ پٹا لیتی ہوں" اسکے کہنے پر عبیر نے جلدی سے اپنا سر نفی میں ہلایا

"نہیں نہیں میرا مطلب ہے کہ میں ہوں نہ" عبیر کے کہنے پر اسنے آنکھیں چھوٹی کرکے پہلے اسے گھورا لیکن پھر مسکراتے ہوے اسکا کندھا تھپتھپایا

"مطلب تم میرے لیے بندہ ڈھونڈو گے ویر گڈ اور جلدی سے ڈھونڈ لینا کوئی اچھا سا" اپنی بات کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی

جبکہ عبیر وہیں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا پتہ نہیں وہ اسکی بات سمجھی نہیں تھی یا انجان بن رہی تھی

"واہ عبیر بیٹا دل آیا بھی تو ایک عجیب مخلوق پہ پتہ نہیں یہ لڑکی کیا ہے "خود سے بڑبڑاتے ہوے وہ وہاں سے نکل گیا

گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی

حرم اپنا رخ دوسری طرف موڑے بیٹھی تھی جبکہ سعد اس سے بات کرنے کے لیے الفاظ تلاش کررہا تھا

آج اسکی چاہت اسکی محبت ایک پاک بندھن میں بندھ کر اسکے ساتھ موجود تھی

وہ اس بات کو جتنا سوچ رہا تھا اسے اتنی ہی حیرت ہورہی تھی یہ لڑکی ایسے اسکے نصیب میں آجاے گی اسنے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

"بھوک لگی ہے" اپنا گلہ کھنکار کر اسنے بات کا آغاز کیا لیکن دوسری طرف سے صرف خاموشی ملی

"حرم" اسنے کچھ کہنا چاہا لیکن کیا کہے یہ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا وہ اپنا رخ اسی طرح دوسری طرف کیے بیٹھی رہی اپنے نام کی پکار پر بھی اسنے سعد کی طرف نہیں دیکھا تھا جس پر سعد نے ٹھنڈی سانس بھری

وہ اس وقت خاموشی چاہتی تھی جو سعد بھی سمجھ چکا تھا اسلیے

خاموش ہوکر اسنے اپنی نظریں اس پر سے ہٹالیں

دروازہ مسز کرنل نے کھولا تھا جو اسکے ساتھ نظریں جھکا کھڑی

لڑکی کو دیکھ کر کافی حیران ہوئی تھیں

"سعد یہ کون ہے "

"آپ انہیں میرے کمرے میں بھیج دیں میں آپ کو بتاتا

ہوں" اسکی بات سن کر انہوں نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور

ملازمہ سے کہہ کر اسے سعد کے کمرے میں بھجوادیا

"اب بتاؤ وہ لڑکی کون ہے"

"وہ میری بیوی ہے "

"کیا کہہ رہے ہو "

"ماما حرم ہی وہ لڑکی ہے جسے میں پسند کرتا ہوں جسے میں نے اس دن دیکھا تھا"انکے چہرے ہر ابھی بھی نا سمجھی سے تاثرات تھے جسے دیکھتے ہوے اسنے گہرا سانس لے کر انہیں سب بتادیا

"کیا آپ کو اس سب سے کوئی اعتراض ہے"

"نہیں بیٹا مجھے کیا اعتراض ہوگا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے میں تمہاری شادی کی کوئی رسم نہیں کرونگی "

"نہیں ماما اس کی کوئی"

"خبردار جو بیچ میں بولے تو تم نے گھر بدلا اکیلے میں نے کچھ نہیں کہا اور اب بنا بتاے نکاح کرلیا چلو میں تمہاری وہ وجہ بھی سمجھ چکی ہوں لیکن میں شادی کی رسمیں ضرور کرونگی "

"ٹھیک لے لیکن صرف ریسیپشن ہوگا "

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ اپنے کمرے میں ، میں کھانا بھجوا دیتی ہوں "

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے ہر طرف نظریں دوڑا کر کمرے کا جائزہ لیا

جو کہ کافی صاف ستھرا تھا دیوار کے ایک طرف میڈل اور ٹروفیاں رکھی ہوئی تھیں

لیکن اسکی نظریں تو اس بڑے سے فریم پر تھیں جس میں وہ تین دوست ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے مسکرا رہے تھے

"سعد عبیر اور شہریار"

اسنے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر فریم میں موجود شہریار کے چہرے کو چھوا ایسا لگ رہے تھا جیسے وہ مسکراتے ہوے اسے ہی دیکھ رہا ہو

اسکے ساتھ گزارے آخری پل کسی فلم کی طرح اسکے زہن میں چلنے لگے

"تمہیں پتہ ہے حرم میں کبھی تمہاری کھل کر تعریف ہی نہیں کرپایا لیکن آج کرنا چاہتا ہوں آج بتانا چاہتا ہوں کہ تم کتنی خوبصورت ہو تمہارے ایک ایک نقش کا میں کتنا دیوانہ ہوں"

"تمہارے یہ روئی جیسے گال مجھے بہت پسند ہیں"

"تمہاری یہ جھکی نظریں مجھے بہت پسند ہیں"

"اور تمہاری یہ بے داغ بیشانی"

"اور تمہاری یہ صراحی دار گردن"

"اور تمہارے یہ گلاب کی پنکھڑی جیسے لب"

اسنے نم آنکھوں سے اپنے ہاتھ میں موجود اس بریسلیٹ کو دیکھا

جس پر ایس اور ایچ بنا ہوا تھا

جو شہریار نے اسے شادی کی رات دیا تھا جسے اسنے کبھی خود سے

جدا کرنے کی غلطی نہیں کی تھی

پرانی باتوں میں وہ اسی طرح کھوئی رہتی اگر اسے اپنے پیچھے آہٹ

محسوس نہ ہوتی اسنے مر کر دیکھا جہاں سعد کھڑا تھا اسکے پیچھے ہی

ملازمہ نے بھی کھانے کے ٹرالی لا کر کمرے میں رکھ دی

"سر کچھ اور چاہیے" ملازمہ نے سعد کی طرف دیکھتے ہوے کہا

جس پر اسنے اپنا سر نفی میں ہلادیا

"نہیں شکریہ کچھ چاہیے ہوگا تو میں بتادوں گا" اسکے کہنے ہر وہ

اپنا سر ہلاتی ہوئی دروازہ بند کرکے چلی گئی

"آئیں کھانا کھالیجیے" اسنے حرم کی طرف دیکھتے ہوے کہا جو اپنی

نظریں جھکا کھڑے تھی

"نہیں مجھے بھوک نہیں ہے "

"حرم ضد مت کیجیے کھانا کھالیں پھر آپ ریسٹ کرلیے گا" اسکا

لہجہ انتہائی نرم تھا جیسے وہ کسی بچے سے بات کررہا تھا

اسکے کہنے پر اس بار حرم بنا کچھ کھاے جاکر صوفے پر بیٹھ گئی

سعد نے مسکراتے ہوے اسے دیکھا اور اس سے تھوڑے فاصلے

پر بیٹھ گیا تاکہ وہ انکمفرٹیبل نہ ہو

پلیٹ میں بریانی ڈال کر اسنے پلیٹ حرم کی طرف بڑھادی

ساتھ ہی دوسری پلیٹوں میں وہاں موجود اور کھانے نکال کر

اسکے سامنے رکھ دیے لیکن وہ بریانی جو سعد نے اسے دی تھی وہ

اسی کو تھوڑ بہت کھاکر پلیٹ واپس ٹیبل پر رکھ چکی تھی

"کچھ اور چاہئیے "

"نہیں میں کھا چکی ہوں مجھے نیند آرہی ہے "

"ٹھیک ہے آپ سوجائیں ویسے بھی اگر عنایہ یہاں آگئی تو آپ کو سونے نہیں دے گی" اسکے منہ سے کسی اور لڑکی کا نام سن کر اسکا دل زوروں سے دھڑکا بھلا عنایہ کون تھی

"کون عنایہ "

"میری چھوٹی بہن "

"آپ کی بہن"اسنے حیرت سے کہا اور ساتھ ہی خود پر لعنت بھیجی جو پتہ نہیں کیا سمجھ رہی تھی

"ہاں میری بہن اس گھر میں جو لوگ ہیں اگر وہ میرے والدین ہوے تو اس حساب سے عنایہ میری بہن ہوئی" وہ مسکراتے

ہوے اس سے کہہ رہا تھا جب کسی نے تیزی سے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی

"دیکھا آگئی ، آجاؤ"پہلی بات اسنے حرم سے کہی اور پھر باہر کھڑی عنایہ کو اندر آنے کی اجازت دی جو اسکی اجازت ملتے ہی تیزی سے اندر داخل ہوگئی

حرم نے غور سے اس لڑکی کو دیکھا جس کا قد چھوٹا تھا اور نازک سا بدن تھا آنکھوں پر چشمہ لگا ہوا تھا جبکہ اپنے سفید ہاتھ کمر پر رکھے وہ گھور کر سعد کو دیکھ رہی تھی

"مطلب حد ہی ہوگئی بھائی میری بھابھی لے آے اور مجھے بتایا بھی نہیں یہ اچھی بات نہیں ہے بلکل اچھی بات نہیں ہے"

"یہ رہی تمہاری بھابھی"اسنے حرم کی طرف اشارہ کیا جس پر اسنے اپنی ناک سکوڑ کر اسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو اچھا ہوا بتادیا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا

"آپ باہر جائیں مجھے بھابھی سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں"

"میرے سامنے کرلو"

"آپ ہم لڑکیوں میں کیا کرینگے"

"عنایہ بھابھی کو نیند آرہی ہے گڑیا کل بات کرلینا"

"نہیں اتنی بھی نہیں آرہی" سعد کے کہنے پر عنایہ کا خوشی سے کھلتا چہرہ بجھ چکا تھا جو اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا کتنے چاؤ سے وہ اس سے ملنے آئی تھی اسلیے اسنے جلدی سے اپنی بات کہہ دی اور اسکے کہتے ہی عنایہ کے چہرے ہر دوبارہ مسکراہٹ نمودار ہوچکی تھی

"ٹھیک ہے میں باہر جارہا ہوں تم لوگ باتیں کرو" اپنی جگہ سے اٹھا کر وہ باہر چلا گیا

رات کے اندھیرے میں کوئی وجود آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا کمرے میں نائٹ بلب جل رہا تھا

جس سے وہ با آسانی بیڈ پر لیٹے ہادی اور عائشہ کو دیکھ سکتا تھا اپنے ہاتھ میں موجود اس نوکیلے چاقو پر اسکی گرفت مزید سخت ہوگئی اپنا ایک ہاتھ اسنے عائشہ کے منہ پر رکھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اسنے تیزی سے اسکے پیٹ پر وار کرنا چاہا جسے ہادی بیچ میں ہی رو چکا تھا

اسنے سامنے کھڑے وجود کا ہاتھ جھٹکا چونکہ وہ اس سب کے لیے تیار نہیں تھا اسلیے ہادی کے ایسا کرنے پر وہ زمین پر گرگیا اور اسکے ہاتھ میں موجود چاقو بھی

اس وجود کا ارادہ یہاں سے بھاگنے کا تھا لیکن اس سے پہلے ہی ہادی اسے پکڑ چکا تھا عائشہ نے کمرے کی لائٹ آن کردی جس سے پورا کمرہ روشنی میں نہا چکا تھا

وہ وجود ان دونوں کو دیکھ کر یہ بات سمجھ چکا تھا کہ وہ دونوں پہلے سے ہی جاگ رہے تھے

اس وجود کے چہرے پر نقاب لگا ہوا تھا جسے ہادی نے ہٹا دیا اور اسکا چہرہ دیکھتے ہی اسکے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری جیسے اسے علم ہو کہ سامنے کھڑا شخص وہی نکلا تھا جسے وہ سمجھ رہا تھا جبکہ اپنا آپ انکے سامنے ظاہر ہونے پر فہد بھی گھبرا چکا تھا

سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر23

Part:1

Don't copy paste without my

permission

وہ اسے گھسیٹتے ہوے باہر لایا تھا جہاں یمنہ پہلے ہی موجود تھی

یقینا وہ فہد کے کام مکمل ہونے کا انتظار کررہی تھی

لیکن اسے اس طرح دیکھ کر وہ گھبرا چکی تھی

"میں پہلے سے جانتی تھی کہ یہ سب تم نے کیا ہے لیکن بس یہی سوچتی تھی کہ بھلا ایک لڑکی اس طرح کے کام اکیلے کیسے کرسکتی ہے لیکن آج یہ بات بھی پتہ چل گئی"عائشہ نے ایک نظر فہد کو دیکھ کر دوبارہ اس کی طرح دیکھا

یمنہ نے گھبراتے ہوے ہادی کی طرف دیکھا جو خود اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں یمنہ کے لیے نفرت تھی جس دیکھ کر وہ اندر سے ٹوٹ رہی تھی

"جب عائشہ نے مجھے یہ سب بتایا تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ سب تم کرسکتی ہو میں شروع سے جانتا تھا کہ تم مجھے پسند کرتی ہو لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ تم صرف پسندیدگی میں اتنا کچھ کرسکتی ہو کہ کسی کی زندگی ہی لے لو" اسکی تیز آواز سن کر سب گھر والے اپنے کمروں سے نکل کر آچکے تھے

"میں کوئی ایسی چیز ڈھونڈ رہا تھا جس سے مجھے یقین ہوجاے یہ کام واقعی میں تم نے کیا ہے اسلیے میں نے جان بوجھ کر تمہارے سامنے عائشہ کا نام لیا تھا اور میں جانتا تھا اگر تم نے پہلے عائشہ کو مروایا ہے تو دوبارہ بھی کوشش ضرور کروگی "

"میں تمہیں پسند نہیں کرتی ہاد میں تو تم سے محبت کرتی ہوں"اسنے بھیگے لہجے میں کہا

"محبت ایسی نہیں ہوتی یمنہ تمہیں صرف میری طلب ہے جب وہ پوری ہوجاے گی تو میرے لیے .جو تمہاری محبت ہے وہ بھی ختم ہوجاے گی اپنی گندے ارادوں کو محبت کا نام مت دو"

"کیوں کیا تم نے ایسا کیا بگاڑا تھا ہم نے تمہارا کیوں تم میرے بچے کی خوشیوں کے پیچھے پڑی ہو" اماں بی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنی چھڑی سے اسکا سر پھاڑ دیں

"کیونکہ میں بھی اپنی زندگی جینا چاہتی تھی میں بھی چاہتی تھی کہ میری زندگی اتنی ہی پرسکون ہو جتنی دوسروں کی ہوتی ہے میں بھی خوش رہنا چاہتی تھی اور میری خوشی ہاد ہے "

ضروری تھوڑی جیسا ہم سوچیں ویسا ہی ہو

اسنے بھی تو سوچا تھا کہ اسکی فیملی ہوگی ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور ساتھ اسکا من چاہا ہمسفر لیکن ایسا نہیں ہوا تھا

نہ تو اسکی بیوی رہی تھی اور نہ ہی وہ دوسرا ننھا وجود جو دنیا میں آنے والا تھا

اسے یہ سب اپنی غلطی لگ رہی تھی اگر وہ زرنش سے شادی نہیں کرتا تو آج یہ سب نہیں ہوتا زرنش کہیں اور ہوتی اور اپنی زندگی میں بے حد خوش ہوتی

اسے معلوم تھا یہ سب کروانے والا اسکا باپ ہے لیکن یہ عہد اسنے خود سے کیا تھا جس کی وجہ سے اسکی بیوی کو مارا گیا ہے وہ اس عورت کو بھی نہیں چھوڑے گا

"آسیہ" دھاڑتے ہوے وہ گھر میں داخل ہوا اور آسیہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اسکی آواز سن کر فورا کمرے سے نکلی

"کیا لگتا ہے تمہیں میری زرنش کو مجھ سے الگ کرکے تم خوش رہو گی یہ غلط فہمی ہے تمہاری میں نے آج تک ہر طرح سے تمہارا خیال رکھا تھا تمہارے حقوق دیے تھے تمہیں وہ سب دیا جو ایک عورت چاہتی ہے کس چیز کی کمی ہونے دی تھی میں نے تمہیں لیکن پھر بھی تم نے میری زندگی اجاڑ دی کیوں کیا تم نے ایسا"

"کیونکہ میں نہیں برداشت کرسکتی یہ بات کہ تم میرے علاوہ کسی اور کے ہو"

"اگر زرنش یہ سب برداشت کرسکتی تھی تو تم بھی کرسکتی تھیں "

"یہ سب میں نے کروایا ہے طلال"اسے اپنے پیچھے ابو کی آواز سنائی دی اسنے مڑ کر انہیں دیکھا

سب کی آوازیں سن کر امی بھی اپنے کمرے سے نکل کر آچکی تھیں اور حیرت سے ساری بات سمجھنے کی کوشش کررہی تھیں

"میں جانتا تھا یہ سب آپ نے کروایا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ عورت بھی ان سب باتوں سے باخبر ہے میری زندگی برباد کرنے کی وجہ ہے یہ عورت لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں

ابو آپ کی تو خود اپنی بیٹی ہے آپ کو رحم نہیں آیا کسی دوسرے کی بیٹی کے ساتھ یہ سے کرتے ہوے زیادہ نہیں تو یہی سوچ لیتے کہ وہ آپ کے بیٹے کی اولاد کو جنم دینے والی تھی "

"لیکن آپ کو کیا لگتا ہے میرے بچے کو میری زرنش کو آپ مجھ سے دور کردینگے تو میں اب آپکی اس بیٹی کے پاس آجاؤنگا غلط فہمی ہے آپ کی میں اسے بھی زندہ نہیں چھوڑونگا" ایک جھٹکے میں اسنے آسیہ کو بالوں سے پکڑ کر منہ کے بل زمین پر پھینک دیا جس سے دل دہلا دینے والی چیخ آسیہ کے منہ سے

نکلی لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی نہ آسیہ کی نہ اپنے ہونے والے بچے کی

"طلال اٹھاؤ اسے اسکی حالت دیکھو اسے ہسپتال لے کر چلو" امی نے آگے بڑھ کر اسے جھنجوڑا

"نہیں امی یہ تڑپتی رہے ایسے ہی میری زرنش بھی تو ایسے ہی تڑپ رہی ہوگی لیکن کسی نے اسکا خیال نہیں کیا تو میں کیوں کسی کا خیال کروں" ماجد صاحب آنکھیں پھاڑے اپنے بیٹے کی بے حسی دیکھ رہے تھے وہ ایسا تو نہیں تھا کسی کو تکلیف

دینے والا لیکن یہاں پر اپنی بیوی کو تکلیف دے کر وہ سکون سے کھڑا تھا

اسے نہ ہلتے دیکھ کر ملازموں کی مدد سے امی خود اسے ہسپتال لے جانے لگیں

اسے فون پر یہ خبر مل چکی تھی کہ اسکی بیٹی اور ایک بیٹا ہوا ہے لیکن آسیہ اس دنیا سے جاچکی تھی

جسے سن کر اسے کوئی فرق نہیں پڑا نہ اپنی بیوی کے مرنے سے اور نہ اپنے ہونے والے بچوں سے

وہ اپنی بیوی کے جنازے تک میں بھی نہیں گیا تھا جس کا اسے کوئی افسوس نہیں تھا اسکے نزدیک جع کچھ آسیہ کے ساتھ ہوا وہ ٹھیک تھا

اسکے دونوں بچوں کو امی لے کر اسکے پاس آئی تھیں لیکن اسے کوئی فرق نہ پڑا تھا

اسکی کہنا تھا کہ ان بچوں کو واپس اپنے ساتھ لے جائیں ورنہ وہ انہی گھر سے باہر پھینکنے میں بھی دیر نہیں لگاے گا اسکی صرف ایک ہی اولاد ہے حمنہ اسکی نفرت بھرے لہجے کو امی نے افسوس سے دیکھا اسکے ساتھ جو کچھ بھی ہوا تھا ان میں ان

بچوں کا کیا قصور لیکن وہ یہ سمجھنے کو تیار نہیں تھا اسکا کہنا تھا یہ اس عورت کی اولاد ہیں جس کی وجہ سے اسکی زرنش مر گی اسکے اتنی سفاکی سے کہنے پر امی بھی بنا کچھ کہے بچوں کو واپس لے آئیں جن کا نام ماجد صاحب نے فہد اور یمنہ رکھا تھا

انکا خیال تھا کہ طلال یہ سب صرف غصے میں کہہ رہا ہے کچھ وقت میں وہ ٹھیک ہوجاے گا لیکن یہ انکی غلط فہمی تھی وہ وقت گزرنے پر بھی اپنے اسی انداز میں رہا تھا جس میں پہلے تھا

اسکی یہ حالت دیکھ کر ماجد صاحب ہر وقت خود کو کوستے تھے کیوں آسیہ کی باتوں میں آکر انہوں نے زرنش کے ساتھ یہ سب کیا

پہلے کم از کم ان کا بیٹا خوش اور مطمن تو تھا آسیہ کا خیال بھی رکھتا تھا اور اپنے ہونے والے بچوں کے لیے بھی ہر وقت فکر مند رہتا تھا جنہیں اب وہ دیکھنا بھی پسند نہیں کررہا تھا

وہ سمجھ چکے تھے کہ طلال اب اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹے گا اسلیے دونوں بچوں کو لے کر وہ اپنی بیٹی کے پاس ماریشس چلے گئے

وہ دونوں میاں بیوی خود اپنے پوتا پوتی کی پرورش کرنا چاہتے تھے

کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انکی بیٹی اپنے ہی بچوں کا خیال سہی

نہیں رکھتی تو بھائی کے بچوں کا کیسے رکھے گی لیکن چند سال

بعد ہی وہ دونوں مٹی تلے جا سوئے تھے

انکی بیٹی غانیہ بس فہد اور یمنہ کی ضروریات پوری کردیتی تھی

لیکن اچھے برے کی کوئی تمیز اسنے کبھی نہیں سکھائی تھی

وہ اپنی زندگی میں مگن رہتی تھی گھر اور جوب

اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ یمن اور فہد کو بھی وہ یہی کہہ چکی تھی کہ یہ تمہاری زندگی ہے جیسے چاہے گزارو کوئی پابندی نہیں ہے

اور اسکی یہی کھلی چھوٹ تو فہد کو اچھی لگتی تھی

یمنہ کے صرف دو ہی دوست تھے ایک خود اسکا بھائی اور دوسرا اسکی دوست جویریہ جو کہ کچھ عرصے پہلے ہی اپنی پڑھائی مکمکل کرکے پاکستان جا چکی تھی اب اسکے پاس صرف اسکا بھائی ہی اپنا تھا

دادا دادی کے بعد اسے اور کوئی ایسا اپنا ملا ہی نہیں بس ایک فہد ہی تھا جس سے وہ کچھ بھی کہہ لیتی تھی لیکن اب وہ بھی اپنی زندگی میں مگن ہوچکا تھا وہ اپنی دنیا دوستون اور گرل فرینڈ اپنی اس الگ دنیا میں مگن تھا

اور اسکا یہی کہنا تھا کہ یمنہ بھی اسکی طرح اپنی زندگی میں مگن ہوجاے اپنی لائف کو انجواے کرے جس طرح وہ کررہا ہے اپنے بابا کا انتظار کرنا اب چھوڑدو

ہر پل اسی بات کا تو اسنے انتظار کیا تھا کہ کبھی تو کوئی ایسا پل آے جب اسکے بابا اسے فون کریں اس سے بات کریں

اسے اپنے پاس بلالیں نہیں چاہیے اسے یہ زندگی اسے بس اپنا باپ چاہیے تھا

جسے اسنے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا بس پھوپھو سے یہی سنا تھا کہ تمہارے باپ نے دو شادیاں کی تھیں اور اپنے پہلی بیوی کی موت کے بعد اسنے تمہاری ماں کو بھی مار دیا

غانیہ نے اسے صاف لفظوں میں ہر وہ بات بتائی تھی جو سچ تھا لیکن اسے اس عورت سے نفرت ہورہی تھی جو اسکی ماں کی برابری پر آئی تھی جس کی وجہ سے اسکے باپ نے اسکی ماں کو مارا تھا

لیکن اس سب کے بعد بھی اسے اپنے باپ سے نفرت نہیں ہوئی تھی بس ہر پل انکا انتظار رہتا تھا کہ جو کہ ختم ہی نہیں ہورہا تھا

اسنے فہد کو دیکھا جو اپنی زندگی میں اتنا مگن اور خوش رہتا تھا جیسے اسے کوئی غم ہی نہیں وہ ایسی کیوں نہیں تھی

اسے بھی اپنی زندگی میں پرسکون رہنا تھا زندگی جینی تھی اور پھر وہ ایسا ہی کرنے لگی زندگی کی رنگیوں میں کھوگئی جہاں اسے کوئی سمجھ نہیں تھی کیا اچھا ہے اور کیا برا

سفر عشق (سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر23

Part:2

Don't copy paste without my permission

وہ اپنی زندگی میں مگن تھی جب ایک دن اسے بتایا گیا کہ اسے پاکستان جانا ہے اپنے باپ کے پاس جسے سن کر پہلے تو وہ بہت حیران ہوئی لیکن پھر خوشی خوشی اپنی پیکنگ کرکے وہاں

سے نکل گئی اسنے فہد کو بھی اپنے ساتھ آنے کے لیے کہا تھا لیکن اسنے انکار کردیا وہ اپنی اسی زندگی میں خوش تھا

وہ پاکستان پہنچی تو طلال اسے ایرپورٹ پر مل چکے تھے جس سے اسکی خوشی دوبالا ہوچکی تھی اسکی خوش کا اندازہ اسکے چہرے سے ہی لگایا جاسکتا تھا وہ پہلی بار انہیں حقیقت میں اپنے سامنے دیکھ رہی تھی ورنہ آج تک تو اسنے طلال کی تصویریں ہی دیکھی تھیں

لیکن دوسری طرف ایسا کچھ نہیں ہوا تھا انکے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی جو اسے دیکھ کر بھی برقرار رہی لیکن وہ اس چیز کو

اگنور کرگئی اسکے زہن میں یہی خیال تھا کہ انہوں نے خود اسے یہاں بلایا ہے تو بھلا اس کے یہاں آنے سے خوش کیوں نہیں ہوتے ہوسکتا ہے انکا مزاج ہی ایسا ہو

لیکن اسکے یہاں رہنے کے بعد بھی وہ ایسا ہی رہا طلال اسے مخاطب تک نہیں کرتا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اگر اسے یہی رویہ اپنانا تھا تو اسے یہاں کیوں بلایا لیکن یہ بات بھی جلد ہی اسے سمجھ آچکی تھی کہ اسے یہاں کیوں بلایا ہے انہوں نے خود ہی یہ بات کہہ دی کہ وہ اسے غانیہ کے کہنے پر لائے ہیں

غانیہ کی طبعیت اکثر خراب رہنے لگی رتھی اسکے سارے بچے

شادی شدہ تھے اور فہد اپنی زندگی میں مگن تھا

وہ اپنی بہن سے پیار ضرور کرتا تھا لیکن اتنا بھی نہیں کہ غانیہ

کی طرح اسکا خیال رکھ سکے تو ایسے میں اگر انہی کچھ ہوجاتا تو وہ

اکیلی رہ جاتی اسلیے اسکے اکیلے رہنے سے بہتر انہی اسے پاکستان

بھیجنا لگا تھا

طلال نے اسکی ملاقات حمنہ کروائی تھی

اسے دیکھ کر حمنہ خوشدلی سے اس سے گئے ملی اسے پتہ تھا

کہ اسکی ایک بہن بھی ہے جس سے ملنے کی خواہش اسے

ہمیشہ سے تھی تو وہ کیوں خوش نہ ہوتی لیکن دوسری طرف ایسا کچھ نہیں تھا اسے تو سامنے کھڑی یہ لڑکی زہر لگ رہی تھی جس کی ماں نے اسکی ماں کی خوشیاں چھینی تھیں اور اسے بھی اپنے باپ سے دور کردیا تھا

وہ خود ہی حمنہ سے دور دور رہتی تھی جسے دیکھ کر اب حمنہ بھی اسکے قریب جانا چھوڑ چکی تھی

وہ ایک ضدی لڑکی تھی جو کسی کی نہیں سنتی تھی لیکن وہ ضدی لڑکی طلال کی ہر بات مانتی تھی

حمنہ اسے پسند نہیں تھی لیکن طلال کے کہنے پر وہ اسکے گھر دعوت پر چلی گئی جہاں اسکی ہادی سے پہلی ملاقات ہوئی وہ شرارتی سا لڑکا اسے بہت اچھا لگا تھا جو ہر کسی کو تنگ کرنے میں لگا ہوا تھا یہاں تک کہ اپنی اس شرارت میں اسنے یمنہ کو بھی گھسیٹ لیا

اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ لڑکی کون ہے اسکا انام کیا ہے لیکن ہادی اسے اپنا دوست بنا چکا تھا اسکے ایسے اور بھی درجنوں دوست تھے وہ منٹوں میں دوست بنالیتا تھا

اسے دیکھ کر یمنہ کو سب سے زیادہ اس بات پر حیرت ہوئی کہ وہ تین بچوں کا باپ ہے جو کہ وہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا

اسنے اپنی زندگی میں پہلا ایسا مرد دیکھا تھا جس کے قریب وہ خود جاتی تھی لیکن اسنے کبھی یمنہ کو چھوا تک نہیں تھا

اسے خود علم نہیں ہوا کہ وہ شخص کب دیھرے دیھری اسکے اندر تک بس گیا اپنا اظہار وہ اس سے کھلے لفظوں میں کرچکی تھی جس پر اسنے صاف کہہ دیا کہ وہ اسے دوست سے زیادہ اور کچھ نہیں سمجھتا

اور اسی بات نے اسکی انا کو چوٹ پہنچائی تھی پہلی بار کسی مرد نے اسے انکار کیا تھا

جس سے ہادی اسکی محبت سے زیادہ ضد بن چکا تھا وہ کسی بھی طرح اسے حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ عائشہ کے ہوتے ہوے وہ یہ کام کبھی نہیں کرسکتی تھی

اسلیے اسنے عائشہ کو اسکی زندگی سے نکالنے کا فیصلہ کیا جس میں وہ فہد کو بھی شامل کرچکی تھی

فہد اور یمنہ بچوں کو اسکول لینے گئے تھے جہاں یمنہ نے انہیں بتایا کہ فہد تمہارے ماموں ہیں فہد کو نہ سہی لیکن یمنہ کو وہ

اچھے سے جانتے تھے اسلیے اسکی بات پر یقین کرچکے تھے انکے یہ بتانے پر وہ سامنے کھڑا لڑکا انکا ماموں ہے اور وہ اسے جانتے ہیں پرنسپل نے انہیں انکے ساتھ جانے کی اجازت دے دی انکا ارادہ عائشہ کو اپنے پاس بلانے کا تھا اور ایک یہی راستہ تھا اسے بلانے کا

ویسے شاید وہ انکے بلانے پر نہ آتی لیکن اپنے بچوں کا سن کر تو وہ ضرور انکی بتائی ہوئی جگہ پر آے گی

اور ایسا ہی ہوا اسکا ارادہ عائشہ کو مارنے کا تھا لیکن فہد نے ایسا نہیں ہونے دیا اسکا کہنا تھا کہ وہ اتنی محنت کررہا ہے تو

تھوڑے مزے لینے کا حق تو اسکا بنتا ہے جس پر یمنہ کو بھلا

کیا اعتراض ہونا تھا

اسے یہ بات پتہ چل چکی تھی کہ ہادی عائشہ کی لوکیشن ٹریش

کر چکا ہے اور یہی بات جان کر اسے فکر ہورہی تھی

اسلیے ہادی کے وہاں پہنچتے ہی اسنے اسکی کار میں بم لگادیا تھا

اتنا تو وہ جانتی تھی کہ جب تک بچے اور عائشہ سیفلی وہاں سے

نہیں نکل جاتے تب تک ہادی بھی نہیں جانے والا تھا اسلیے

اسنے اسکی کار میں بم فٹ کروادیا تھا جو کار اسٹار ہوتے ہی

پھٹ جاتا

وہ جانتی تھی کہ اس کار میں ہادی صرف بچوں اور عائشہ کو بھیجے گا اور جب تک وہ یہاں سے نہیں چلے جاتے تب تک وہ خود بھی نہیں جاے گا

لیکن عائشہ نے گاڑی میں صرف بچوں کو بٹھایا تھا جبکہ خود اسکا ارادہ دوبارہ اندر جانے کا تھا اور اسکا ارادہ دیکھ کر یمنہ نے اسے پیچھے سے کھائی میں دھکا دے دیا اسے پتہ تھا یہاں سے گرنے کے بعد وہ بچے گی نہیں

لیکن یہ بھی اسکی غلط فہمی ت وہ جب تک وہیں رہی جب تک

وہ لوگ چلے نہیں گے ہادی کی حالت خراب ہوچکی تھی اسلیے

وہ اسے ہاسپٹل لے کر جاچکے تھے

جبکہ پولیس کے کچھ افراد یہاں پر ہی موجود تھے

جن سے بچ کر اسنے اس جگہ سے کھائی کو دیکھا جہاں اسنے

عائشہ کو دھکا دیا تھا لیکن اسکی پریشانی بڑھ چکی تھی کیونکہ عائشہ

اب وہاں پر تھی ہی نہیں

وہ کہاں ہوگی اسے یہ پرواہ نہیں ت اسے تو یہ پرواہ تھی کہ اگر

گھر والوں کو عائشہ کی بوڈی نہیں ملی تو وہ یہی سمجھینگے کے وہ

مری نہیں ہے جبکہ اس گھر والوں کی نظروں میں اسے عائشہ کو مارنا تھا تاکہ وہ ہادی کے ساتھ اپنی زندگی شروع کرسکے

یہی سب سوچتے ہوے اسنے اپنی دوست سے رابطہ کیا جو یہاں پاکستان میں تھی اور ہاسپٹل میں جوب کرتی تھی

اس سے بات کرکے اسنے عائشہ جیسی ہی بوڈی لے لی یہ کام پیسوں کے زریعے اسنے بڑے آرام سے کرلیا تھا اور اسے وہی کپڑے پہنادیے جو عائشہ نے پہنے تھے اتفاق سے ویسا ہی سوٹ حمنہ کے پاس تھا جو اس وقت اسکے کام آچکا تھا

اسے اپنے اس کام سے تھوڑا ڈر لگ رہا تھا لیکن ہادی اسکی

سوچو پر حاوی ہوکر اسکا سارا ڈر دور بھگا رہا تھا

اسنے اس بوڈی کو بلکل اسی طرح کھائی میں پھنکا جیسے اسنے

عائشہ کو پھینکا تھا

اور اسکے پلین کے مطابق انہی عائشہ کی بوڈی مل چکی تھی

اس لڑکی کا چہرہ مکمل خراب ہوچکا تھا جسے دیکھ کر کوئی بھی

اسے پہچان نہیں پارہا تھا لیکن یمنہ اپنی دوست سے نقلی رپورٹ

بنوا کر یہ بات بھی ثابت کرچکی تھی کہ وہی لڑکی عایشہ ہے

اسے لگ رہا تھا اب اسکی زندگی میں ہادی آجاے گا اسے دکھانے کے لیے وہ گھر والوں کے ساتھ اچھا رویہ رکھ رہی تھی اسکے بیٹے کو سمبھال رہی تھی لیکن ہادی اسکی ان باتوں میں نہیں آیا تھا کیونکہ وہ تو عائشہ کا تھا اور اسے عائشہ کا ہی رہنا تھا

"کیا کچھ نہیں کیا تھا میں نے تمہارے لیے لیکن مجھے تم نے بدلے میں کیا دیا صرف بے رخی لیکن چھوڑونگی تو میں تمہیں اب بھی نہیں جو چیز میری نہ ہوسکی میں اسے کسی دوسرے کا کیوں ہونے دوں اگر تم میرے نہیں ہوے نہ تو اسکے بھی نہیں ہو گے"سب حیرت سے اسکا پگل پن دیکھ رہے تھے

لیکن اسنے بنا کس کو سمجھنے کا موقع دیے اپنے ہاس چھپی ہوئی ریوالور نکال کر عائشہ پر گولی چلادی جو سیدھی اسکے پیٹ میں لگی تھی

اسکا نشانہ بہت اچھا تھا ویسے بھی اسنے یہ کام کوئی پہلی بار نہیں تھا

عائشہ نے کراہتے ہوے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا جہاں سے خون نکل رہا تھا اسکی حالت دیکھ کر سب گھر والے پریشان ہوچکے تھے جبک یمنہ اب پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی

"دیکھنا تم یہ مرجاے گی اور پھر تم میرے پاس ہی آؤ گے" وہ پاگلوں کی طرح کہہ رہی تھی لیکن کوئی اسکی طرف متوجہ نہیں تھا

ان سب کا دیھان تو عائشہ کی طرف تھا انابیہ نے اسکے پیٹ پر کپڑا باندھ دیا

جبکہ ہادی تو اسے اپنی بانہوں میں لیے سانس روکے بیٹھا تھا اسے کیا کرنا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا بس ڈر تھا کہ کہیں کوئی اسکی عائشہ کو دوبارہ اس سے نہ چھین لے

"ہاد کیا کررہے ہو اسے ہاسپٹل لے کر چلو" شہرام کے کہنے پر وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا اور عائشہ کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر تیزی سے گھر سے نکل گیا

سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر24

Don't copy paste without my permission

"یہ سب کیا ہے"اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ اسکے سامنے جاکر کھڑی ہوگئی

"سوری کیا کیا ہے"

"آپ کی والدہ کہہ رہی تھیں کہ آج ہمارا ریسیپشن ہے لیکن مجھے اس سے اعتراض ہے "

"حرم میں آپ کی بات سمجھ سکتا ہوں یہ شادی جن حالات میں ہوئی ہے یہ سب آپ کے لیے قبول کرنا مشکل ہے اور میں آپ کو وقت بھی دے رہا ہوں آپ جتنا وقت چاہے لے سکتی ہیں چاہے تو ساری زندگی کا وقت لے لیجیے لیکن میرے

حوالے سے میرے گھر والوں کی بہت سی خواہشات ہیں ماما کو میری شادی کے بہت ارمان تھے اب شادی تو ہوگئی اسلیے وہ اب اپنے سارے ارمان ریسیپشن پر نکالنا چاہتی ہیں وہ بہت دل سے یہ سب تیاریاں کررہی ہیں اور میں اس سب سے انکار کرکے انکا دل نہیں دکھا سکتا ہوں امید کرتا ہوں آپ میری بات سمجھینگی" نرم لہجے میں کہتے ہوے وہ اسکا گال تھپتھپا کر واشروم میں چلا گیا

جب نوک کرکے عنایہ کمرے میں داخل ہوئی

"بھابھی ماما کہہ رہی ہیں جلدی سے باہر آجائیں ڈرائیور آپ کو پارلر چھوڑ دے گا"

"تمہیں بڑی خوشی ہورہی ہے میرے پارلر جانے سے" حرم نے آنکھیں چھوٹی کرکے اسے گھورا آج اسکا ولیمہ تھا اور یہ بات اسے تین گھنٹے پہلے ہی پتہ چلی تھی جو اسے مسز کرنل نے بتائی تھی

دو دن میں ہی اسکی عنایہ سے بہت اچھی دوستی ہوچکی تھی عنایہ تھی ہی اتنی پیاری کوئی اسے پسند کیوں نہ کرتا

"ہاں کیونکہ آج میرے بھائی کا ولیمہ ہے آپ کو نہیں پتہ میں نے انکی شادی کا کتنا انتظار کیا ہے چلیں اب جلدی سے آجائیں" اسے جلدی سے آنے کا کہہ کر وہ خود کمرے سے چلی گئی

گہرا سانس لے کر اسنے ایک نظر واشروم کے دروازے کو دیکھا اور پھر باہر چلی گئی

وہ بار بار اپنی قیمتی گھڑی میں ٹائم دیکھے جارہا تھا مسز کرنل نے اسے عنایہ اور حرم کو لانے کے لیے کہا تھا انہیں پک کرنے کے بعد وہ سیدھا میرج ہال جانے والے تھے

لیکن پچھلے بیس منٹ سے وہ باہر کھڑا انکا انتظار کررہا تھا جو آکر ہی نہیں دے رہی تھیں

اسنے اپنا موبائل کار سے نکال کر عنایہ کے نمبر پر کال ملادی لیکن جب ہی نظر عنایہ پر پڑی جو خوشی خوشی چلتی ہوئی اسکے قریب آرہی تھی

سعد نے دل کی دل میں اسکی نظر اتاری اسنے صرف ہیئر اسٹائل بنوایا تھا میک اپ وہ کرتی نہیں تھی اس وقت بھی میک اپ کے نام پر اسنے پنک لپسٹک لگائی ہوئی تھی جبکہ پنک کلر کی میکسی میں وہ کوئی باربی لگ رہی تھی

"سنو لڑکی اندر میری بہن اور مسز ہیں انہیں بلادوگی" اسکے قریب آتے ہی سعد نے شرارت سے کہا

"ہاہا بھائی ویری فنی بتائیں کیسی لگ رہی ہوں" وہ گھوم گھوم کر اسے اپنی میکسی کا گھیر دکھا رہی تھی

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو بلکل باربی کی طرح"

"ہاے اللہ سچی"

"ہاں بلکل اب بتاؤ حرم کہاں ہے "

"وہ اندر ہیں بس انکا کام ہونے ہی والا ہے ابھی لڑکی انہیں باہر لے آے گی اور میں جانتی ہوں انہیں دیکھتے ہی آپ کے

ہوش اڑ جائینگے" اسکی بات پر اسکے لبوں پر مسکرا توڑی اسنے کار کا دروازہ کھول کر عنایہ کو بٹھادیا اور مڑ کر دوبارہ پیچھے دیکھا لیکن اس بار تو نظریں جیسے پلٹنا ہی بھول گئی تھیں

ٹی-پنک کلر کی میکسی پہنے وہ تیار سی چلتی ہوئی نظریں جھکاے اسکے قریب آرہی تھی بالوں کا خوبصورت سا جوڑا بنایا ہوا تھا جبکہ دو لٹیں جو آگے کی طرف رول کی ہوئی تھیں وہ بار بار اسکے گالوں کو چھو رہی تھیں

"بھائی اب چل بھی لیں بھابھی کو بعد میں جی بھر کے دیکھ لیجیے گا"عنایہ نے اپنا سر گاڑی کے شیشے سے باہر نکالتے

ہوے کہا جس سے وہ بھی ہوش کی دنیا میں لوٹا اور فرنٹ ڈور کھول کر اسے بٹھادیا

"ہاد یار کیا ہوگیا ہے کچھ نہیں ہوگا اسے سب ٹھیک ہوگا رونا بند کرو میرا بھائی تو بہت بہادر ہے نہ وہ صرف لوگوں کو رلانا جانتا ہے رونا نہیں" شہرام کے کہنے پر وہ روتے ہوے اسکے گلے لگ گیا

"بھائی اسے کچھ ہوگیا تو اب میں واقعی میں مرجاؤنگا میں نہیں رہ سکتا اسکے بغیر "

"انشاءاللہ کچھ نہیں ہوگا اسے" اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر اسکی آنکھیں بھی نم ہوچکی تھیں ہادی کو سمبھالنا اسے بہت مشکل لگ رہا تھا

ہر کوئی حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا کسی کی آنکھوں میں حسد تھی تو کسی کی آنکھوں میں رشک تھا

جبکہ ثوبیہ بیگم تو انکی بلائیں لیتی نہیں تھک رہی تھیں وہ دونوں ساتھ کھڑے لگ ہی اتنے پیارے رہے تھے

ٹی پنکی کلر کی میکسی میں وہ خوبصورت لڑکی اور رائیل بلیو کلر کے تھری پیس سوٹ میں وہ خوبرو مرد

"دیکھا ہیر میں نہیں کہتی تھی کہ میری حرم کا نصیب ایسا ہوگا کہ دنیا رشک کرے گی"ثوبیہ بیگم نے اطمینان بھری مسکراہٹ لی جس پر ہیر نے انہیں گھور کر دیکھا

"ماما یہ بات میں نے کہی تھی "

"اچھا بھی تم نے کہی تھی" اسے کہہ کر وہ مسز کرنل کے پاس چلی گئیں جو انہیں اپنے ہاس بلارہی تھیں

ہیر نظریں دوڑا کر ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگی جب کسی نے اسکے کان کے پاس ہلکے سے کہا

"ہیلو جنگلی بلی" وہ ڈری نہیں تھی نہ ہی مڑی تھی بلکہ اسکی آواز سنتے ہی چہرے پر مسکراہٹ بکھری

"تم ڈری نہیں" عبیر نے اسکے سامنے آکر کہا

"اس پوری محفل میں تمہارے علاوہ ایسا کون کرسکتا ہے "

"کوئی کرکے تو دکھاے ایسی حرکت منہ نہ توڑ دوں"

"کیوں تم کیوں منہ توڑو گے"

"کیونکہ وہ تمہارے اتنے قریب کھڑا ہوگا "

"جب تم ایسی حرکت کرسکتے ہو تو کوئی اور کیوں نہیں کرسکتا"

"یہ بات تو میں ہرگز نہیں کہونگا کہ تم اتنی بیوقوف کیوں ہو کیونکہ مجھے پتہ تم بیوقوف تو ہرگز نہیں ہوا البتہ ضرورت سے زیادہ چلاک ضرور ہو"

"تم نے مجھے چلاک کہا" اسنے اپنی طرف انگلی کرتے ہوے کہا

"ہاں میں نے تمہیں چلاک کہا ویسے تو وہ بات بھی سمجھ جاتی ہو جو تمہارے مطلب کی نہیں ہوتی اور اب جب میں سمجھانے کی بتانے کی کوشش کررہا ہوں تو تمہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا یا جان کر بھی انجان بن رہی ہو"

"نہیں آتی مجھے یہ الٹی سیدھی پہلیاں جو کہنا ہے صاف صاف کہو ورنہ منہ بند رکھو"

گاڑی میں بیٹھتے ہی اسنے اپنے پاؤں میں موجود ہائی ہیلز اتار کر رکھ دیں اور اپنا سر سیٹ سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں

آج سارا دن ہی وہ بہت مصروف رہی تھی اسلیے تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادی میں اتر چکی تھی

آنکھ اسکی جب کھلی جب گاڑی گھر کے قریب رکی اسنے اپنی نیند سے بھری آنکھیں مسلیں اور گاڑی سے اترنے لگی لیکن

اپنا پاؤں زمین پر رکھتے ہی اسے بے حد تکلیف محسوس ہوئی جس سے وہ دوبارہ سیٹ پر بیٹھ گئی

"کیا ہوا" اسے دوبارہ بیٹھتے دیکھ کر سعد نے حیرت سے پوچھا

"میرا پاؤں"اسکے کہنے پر سعد زمین پر بیٹھ کر اسکے پیر کا معائنہ کرنے لگا

"سعد پلیز یہاں سے اٹھیں" اسے اپنے سامنے زمین پر بیٹھے دیکھ کر حرم شرمندہ ہورہی تھی اگر کوئی دیکھ لیتا تو کیا سوچتا

لیکن وہ بنا اسکی سنے اپنے ہاتھ میں اسکا پاؤں نرمی سے تھامے اسے دیکھ رہا تھا اسکے پاؤں پر چھوٹے چھوٹے زخم اور سوجن ہورہی تھی

"یہ کیسے ہوا"

"ہائی ہیلز پہنی ہوئی تھی اس وجہ سے" اسکے کہنے پر سعد کو سمجھ آیا کہ وہ پورے فنکشن میں بے آرام کیوں ہورہی تھی

"تو آپ کو اتار دینی چاہیے تھی کیا ضرورت تھی خود کو تکلیف دینے کی ہلیز پہنا اتنا بھی ضروری نہیں تھا"اسکی ڈانٹ میں بھی نرمی تھی

اپنی بات کہہ کر لگلے ہی پل وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا

"سعد پلیز مجھے نیچے اتاریں" اسکے اتنے نزدیک آنے پر اسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا وہ پہلی بار اسکے اتنے قریب آیا تھا

"سعد پلیز اتاریں مجھے"اسکے دوبارہ کہنے پر سعد نے اسکی طرف دیکھا اور اسکے ایسا کرتے ہی وہ اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی

وہ اس وقت اس کے اتنے قریب آنے پر اس سے نظریں بھی نہیں ملا پارہی تھی جبکہ اسکی اس حرکت پر سعد کے لبوں پر گہرا تبسم بکھرا

اسے اسی طرح اپنی بانہوں میں اٹھاے وہ اپنے روم میں لے آیا اور لاکر اسے نرمی سے بیڈ پر بٹھا دیا اور اسکے پاؤں اپنے مظبوط ہاتھوں میں لے کر مساج کرنے لگا

"پلیز ایسا مت کریں مجھے بلکل اچھا نہیں لگ رہا"وہ اپنے پیر اسکے ہاتھ سے نکالنے لگی جس پر اسنے گھور کر اسے دیکھا اور اسکے ایسے دیکھنے پر وہ نظریں جھکا گئ

اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس اسکے پاس آکر بیٹھ گیا اور اسکے زخم صاف کرنے لگا

"آپ چینج کرلیں اور پھر آرام لیے گا مجھے کچھ کام ہے میں تھوڑی دیر میں آجاؤنگا اور آپ کا ناٹ ڈریس میں نے واشروم میں ہی رکھ دیا ہے "

تین گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد اسنے سکون کا سانس لیا اسکی گولی نکال لی گئی تھی اور اب وہ خطرے سے باہر تھی ڈاکٹر کی یہ بات سن کر وہ فورا شکرانہ ادا کرنے کے لیے چلا گیا

اسکی عائشہ اسکی زندگی ٹھیک تھی اسے کچھ نہیں ہوا تھا ایسے میں وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا

فہد پر شہرام پولیس کیس کروا کر اسے اندر کرواچکا تھا اسکا ارادہ یمنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی کرنے کا تھا لیکن اسکے ساتھ جو کرنا تھا وہ ہادی نے کرنا تھا

آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس آیا تھا جہاں اسکی بیوی نائٹ سوٹ پہنے سکون سے سو رہی تھی

وہ مسکراتے ہوے اسکے قریب گیا اور کتنی ہی دیر تک اسکے معصوم چہرے کو دیکھتا رہا

پھر نرمی سے جھک کر اسکے ماتھے اور لبوں کو چھوا لیکن انداز میں بے حد نرمی تھی کہیں اسکی نیند نہ خراب ہوجاے

اور اس سے دور ہٹ کر وہ خود بھی چینج کرنے چلا گیا

سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر25

Don't copy paste without my

permission

"بچے تم نے تو ہم سب کو ڈرا ہی دیا تھا" اسد صاحب نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوے کہا سب اس سے مل کر باہر جاچکے بس بچا تھا تو ہادی

"لگتا ہے مس عورت تمہیں ہاسپٹل آنے کا بہت شوق ہے یا بہت زیادہ پسند آگیا ہے ہماری شادی کے بعد کوئی ایسا سال نہیں گزرا جب تم ہاسپٹل نہیں آئی ہو "

"اچھا تو میرے آنے کی وجہ بھی تم ہی ہو" نقاہت کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جارہا تھا لیکن عائشہ خاموش رہے اسکی کسی بات کا جواب نہ دے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا

"اچھا میں نے کیا کیا تمہارے ساتھ جو تم میری وجہ سے یہاں آتی ہو"

"میرا منہ مت کھلواؤ "

"وہ تو ہمیشہ کھلا ہی رہتا ہے یوں بولو ہاد میرا منہ بند کرواؤ"

"میں تکلیف میں ہوں اور تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے" اسکے نم لہجے میں کہنے پر اب وہ بھی سنجیدہ ہوچکا تھا

"کہاں تکلیف ہورہی ہے بستر پر ہو پھر بھی زبان نہیں رک رہی خبردار جو اب کچھ کہا منہ بند کرکے آرام کرو"

"میری ایک بات مانو گے ہاد "

"بولو ہاد کی جان "

"مجھے اپنے چہرے کی سرجری کروانی ہے "

"لیکن کیوں "

"کیونکہ میں اپنا پرانہ چہرہ واپس چاہتی ہوں"

"عائشہ تم"

"ہاد پلیز میں جب بھی اپنا چہرہ دیکھتی ہوں مجھے اپنے آپ سے

اجنبیت کا احساس ہوتا ہے "

"جب تم ٹھیک ہوجاؤ گی ہم اس تب بارے میں بات کرینگے"

اسکے کہنے پر عائشہ نے بھی مزید اس بات کو نہیں کھینچا

آنکھ کھلتے ہی اسنے حیرت سے اپنی جگہ کو دیکھا بیڈ وہی تھا بس اسکا تکیا بدل چکا تھا

اسکا سر سعد کے مظبوط سینے پر رکھا ہوا تھا جبکہ خود وہ گہری نیند میں تھا اپنی پوزیشن کا احساس ہوتے ہی اسنے جھٹکے سے اپنا سر اسکے سینے سے ہٹایا اور واشروم میں بھاگ گئی

کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ ڈائننگ ایریا کی طرف چلی گئی جہاں سے ہلکی پھلکی باتوں کی آواز آرہی تھی

وہاں قدم رکھتے ہی اسکی پہلی نظر عنایہ پر پڑی جو کرسی پر بیٹھی کارن فلیکس کھارہی تھی اسنے اسکول یونیفارم پہنا ہوا تھا جبکہ بالوں کی دو پونیاں بنائی ہوئی تھیں وہ اسکے پاس جاکر بیٹھ گئی

"آپ اتنی جلدی اٹھ گئی "

"ہاں میں جلدی ہی اٹھتی ہوں میری عادت ہے "

"ہاے کاش میری بھی عادت ہوتی پتہ ہے میں تو اسکول کے لیے بھی جب تک نہیں اٹھتی جب تک ماما دس تھپڑ نہیں مار دیتی" اسکی باتیں سننے والا بندہ اسکے سامنے آگیا تھا اسلیے اب اپنے ناشتے سے زیادہ اسے باتوں پر دیھان دینا تھا

"عنایہ جلدی سے ناشتہ کرو دیر ہوجاے گی" مسز کرنل نے اسکا دیھان واپس اسکے ناشتے کی طرف کیا اور اسکے سامنے دودھ کا گلاس رکھ دیا جسے دیکھتے ہی اسکا منہ بن چکا تھا

"حرم بتاؤ بیٹا کیا کھاؤ گی "

"جو آپ دے دیں "

"یہ کیا بات ہوئی تم بتاؤ کیا کھانا ہے زرینہ ابھی بنادے گی "

"دو بوائل ایگ اور چاے" اسنے جھجکتے ہوے کہا لیکن اسکے علاوہ وہ ناشتے میں اور کچھ نہیں کھاتی تھی اسکے کہنے پر مسز

کرنل نے زرینہ سے کہہ کر انڈے بوائل کرنے کے لیے رکھوا دیے

اسکی نظر ڈائننگ ایریا کی طرف آتے کرنل صاحب کی طرف گئی وہ پہلی بار انہیں غور سے دیکھ رہی تھی وہ اس وقت ٹریک سوٹ میں ملبوس تھے انہی دیکھ کر ہی لگ رہا تھا کہ وہ جوگنگ کرکے آے تھے بالوں کی دو لٹیں ماتھے پر گری ہوئی تھیں جبکہ وہ حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی انکی ایج کیا تھی اسے نہیں پتہ تھا لیکن اتنا اندازہ اسے تھا کہ وہ اپنی عمر سے کافی کم لگتے ہیں وہ سعد کے باپ تو نہیں بڑے بھائی لگ رہے تھے

"کیسے ہو بچے" اسکے قریب آکر انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا

"جی اچھی ہوں"

"وہ تو ہے" انکے کہنے پر وہ اپنی نظریں جھکا کر مسکرادی

"سعد کہاں ہے "

"ہاں میں اسے دیکھنے ہی جارہی تھی پتہ نہیں طبیعت ٹھیک ہے یا نہیں اس ٹائم تک تو اٹھ جاتا ہے" مسز کرنل کہتی ہوئی اسکے کمرے میں جانے لگی جب کرنل صاحب نے انہیں روک لیا

"نہیں رہنے دو سارا دن کام میں مصروف رہا تھا پھر رات دیر سے سویا تھا اسلیے اب تک سورہا ہوگا تم جلدی سے مجھے ناشتہ دے دو"

"پہلے فریش ہوجائیں ایسے ہی اٹھ کر آگئے "

"بیگم آپ کے شوہر کہہ رہے ہیں انہیں ناشتہ کرنا ہے تو پلیز جلدی دے دیجیے" انکے دوبارہ کہنے پر مسز کرنل اپنا سر نفی میں ہلاتی ہوئی انکے سامنے ناشتہ سرو کرنے لگیں

"کیا بات ہے آج تو عنایہ میڈم اسکول جاتے ہوے بڑی خوش لگ رہی ہیں"

"ہاں آج تو میں بہت خوش ہوں اور آپ کو پتہ ہے آج میں نے اپنی پونیاں بھی خود بنائی ہیں" وہ خوشی خوشی انہیں اپنا کیا ہوا کارنامہ بتانے لگیں

"واؤ یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن اتنی تیاری کس لیے ہے"

"مجھے پتہ تھا بھول جاینگے آپ اسکول والے ہمیں لے کر ٹرپ پر جارہے ہیں"

"ارے کیا کروں میرا بچہ پاپا اب بوڑھے ہورہے ہیں اسلیے انکی یاداشت کمزور ہوچکی ہے "

"آپ سے کس نے کہا آپ بوڑھے ہوگئے ہیں دیکھ لیے گا ماما بوڑھی ہوجاینگی آپ تو وہی ہینڈسم اور جوان رہینگے" عنایہ کی بات پر وہ دونوں ہنستے ہوے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مارنے لگے جب پیچھے سے مسز کرنل نے اسکی ایک پونی کھینچی

"بہت مزے آرہے ہیں دونوں باپ بیٹی کو اب کھایے گا زرینہ کے ہاتھ کا ناشتہ "

"کیوں بھئی میں زرینہ کے ہاتھ کا کیوں کھاؤں میں تو اب اپنی بہو کے ہاتھ کا ناشتہ کیا کرونگا"

"اچھا مطلب بہو کے آتے ہی آپ بیوی کو بھول گئے جائیں مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی ہے" ناراضگی سے کہتے ہوے وہ وہاں سے چلی گئیں

اس عمر میں بھی وہ کرنل صاحب کو ایسے ہی نکھرے دکھاتی تھیں اور اسکی وجہ وہ خود ہی تھے وہ ہمیشہ انکے ساتھ نرمی اور پیار سے ہی پیش آتے تھے اور انکا ہر نخرہ ناز اٹھاتے تھے

"کہاں جارہی ہو بیٹا" حرم کو اپنی جگہ سے اٹھتے دیکھ کر انہوں نے کہا

"میں آنٹی کو دیکھ لوں انہوں نے ناشتہ بھی نہیں کیا" اسکے کہنے پر انکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑی

"اسکی ضرورت نہیں ہے ابھی تھوڑی دیر میں وہ خود آجاے گی اسے پتہ ہے میں اسکے بنا اپنا کھانا شروع نہیں کرتا ہوں" اور ایسا ہی ہوا تھوڑی ہی دیر میں مسز کرنل واپس وہاں آچکی تھیں

"سعد اب کیا سوچا ہے" وہ دونوں اس وقت اسٹڈی روم میں بیٹھے ہوے باتیں کررہے تھے تھے جب اچانک کرنل صاحب نے بات کا رخ موڑ دیا

"مطلب"

"میرا مطلب ہے حرم کو کہاں لے کر جارہے ہو گھومانے کے لیے"

"نہیں پاپا میں کہیں نہیں لے کر جارہا ہوں میری چھٹیاں ویسے بھی ختم ہونے والی ہیں "

"یہ کیا بات ہوئی مطلب تم بچی کو کہیں نہیں لے کر جارہے ہو تم اسے لے کر جاؤ اور باقی کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "

"دراصل میں سوچ رہا تھا میں چند دنوں کے لیے حرم کو اپنے دوسرے گھر پر لے جاؤں نکاح کے بعد میں اسے اسلیے یہاں لے کر آگیا تھا کیونکہ وہ بہت اپ سیت تھی مجھے یہی بہتر لگا کہ یہاں لاؤنگا تو لوگوں میں رہ کر اسکا دل بہل جاے گا" کرنل صاحب نے اپنا سر ہلا کر اسکی بات کی تائید کی

"بہت اچھا کیا تم نے اور یہ بھی ٹھیک ہے اسے ڈنر پر لے جاؤ اور پھر وہاں سے اسے گھر پر لے جانا اچھا ہے تم دونوں کچھ وقت اکیلے گزار لو گے"

اسکا ارادہ ہیر سے ملنے کا تھا جس کے لیے وہ یہاں پر آیا تھا

اسے دیکھ کر ثوبیہ بیگم تو خوشی سے نہال ہوگئی تھیں لیکن وہ جسے دیکھنے آیا تھا وہ تو یہاں موجود ہی نہیں تھی

اسنے انتظار کیا شاید تھوڑی دیر میں وہ گھر آجاے لیکن انتظار کے بعد بھی جب وہ نہیں آئی تو اسنے خود ہی پوچھ لیا

"آنٹی ہیر کہا ہے "

"بیٹا وہ تو جوب پر گئی ہوئی ہے" یہ بات اسکے لیے نئ تھی جسے سن کر اسے کافی حیرت ہوئی تھی

"وہ جوب کررہی ہے کب سے "

"وہ تو کافی وقت سے جوب کررہی ہے اسے شوق تھا تو میں نے اجازت دے دی" انکے کہتے ہی اسنے جگہ کا نام جہاں وہ جوب کررہی تھی اورپتہ معلوم کیا اور وہاں سے چلا گیا

اسکا ارادہ ریسیپشنسٹ سے ہیر کے بارے میں پوچھنے کا تھا لیکن اسکی نوبت ہی نہیں آئی آفس میں داخل ہوتے ہی وہ اسے نظر آچکی تھی

انداز غصے والا تھا جبکہ اسکے ارد گرد چند آفس ورکرز جمع تھے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی" وہ انتہائی غصے میں اپنے سامنے کھڑے اس لڑکے سے کہہ رہی تھی

"یار ہیر ریلیکس ہوجاؤ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے" اس نے اپنا ہاتھ ہیر کے کندھے پر رکھتے ہوے کہا جسے اگلے ہی پل وہ جھٹک چکی تھی لیکن یہ ایک پل کا منظر ہی کافی تھا عبیر کو غصہ دلانے کے لیے عبیر کی نظریں اس لڑکے کے ہاتھ پر جمی ہوئی تھی جو اسنے ہیر کے کندھے پر رکھا تھا

"آیندہ مجھے ہاتھ مت لگانا" اسے وارن کرتی وہ وہاں سے چلی گئی اور اسکے جاتے ہی وہاں جمع لوگ بھی اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے بس وہ لڑکا وہیں کھڑا خباثت سے مسکراتا ہوا ہیر کی ہشت کو دیکھ رہا تھا

"کیا لڑکی ہے یار" خود کلامی کرتے ہوے وہ آفس سے باہر جا چکا گیا

"بات سنو" عبیر کے پکارنے پر اس لڑکے نے حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھا جب اگلے ہی لمحت عبیر نے اپنی جیپ سے چھوٹا سا چاقو نکالا اور اسکا وہ ہاتھ لے کر ہاتھ اور ساری انگلیاں شدید زخمی کردیں اور اسے وہیں درد سے تڑپتا چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا

وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا اسکے باہر آنے کا انتظار کررہا تھا اور اسکے آفس سے باہر آتے ہی اپنی گاڑی سے اتر کر اسنے ہیر کو اپنی جانب بلایا جو اسے یہاں دیکھ کر کافی حیران تھی

تم یہاں کیا کررہے ہو"

"ویسے تو اپنے آپ کو بڑی ہیروؤن سمجھتی ہو لیکن یہاں ایک لڑکا تمہیں ہاتھ لگا رہا تھا اور تم نے کچھ نہیں کیا"

"تمہیں کیسے پتہ"

"میری بات کا جواب دو"

"نہیں دونگی کوئی مجھے ہاتھ لگاے گلے لگاے تمہیں کیا مسلہ ہے"اسکے کہنے پر عبیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکے سے اسے اپنے قریب کھینچ لیا

کوئی ایسا کر کے تو دکھاے جان نہ لے لوں ، میں کسی کو اتنا حق نہیں دیتا کہ وہ تمہیں چھوے تمہیں ہاتھ لگاے" اسے اپنے بے حد قریب کیے وہ سخت لہجے میں کہہ رہے تھا ہیر پہلی بار اسکا یہ روپ دیکھ رہی تھی

"کیا اسکا ہاتھ تم نے زخمی کیا تھا" اسکی ساری باتوں سے اسنے یہی اندازہ لگایا تھا

"ہاں"

"کیوں "

"کیونکہ اسنے تمہیں ہاتھ لگایا تھا تمہیں چھوا تھا"

"تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی میں اپنا خیال بھی خود رکھ سکتی ہوں اور اپنے لیے خود لڑ بھی سکتی ہوں"

"اچھا کب لڑی تم اپنے لیے وہ تمہیں ہاتھ لگارہا تھا اور تم اسے مزید اپنے پیچھے لگانے کے لیے اپنی ان قاتل آنکھوں سے گھور کر وہاں سے چلی گئیں"

"میں نے اسکا ہاتھ توڑ دیا" وہ جو اپنی ہی لہہ میں کہہ رہا تھا اسکے اچانک کہنے پر حیرت سے اسے دیکھا اسے امید نہیں تھی وہ ایسا کچھ بولے گی

"کیا کہا تم نے "

"میں نے اسکا ہاتھ توڑ دیا اور وہ اس وقت ہاسپٹل میں ہے" اسنے جتنے آرام سے یہ بات کہی تھی عبیر کو اتنی ہی حیرت ہورہی تھی

"اور تمہیں اب میرے لیے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھ آئی میری بات "

"ضرورت ہے میں تمہارے لیے بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں وہ بھی ہمیشہ میں چاہتا ہوں یہ جنگلی بلی ہمیشہ اپنے اس کالے کوے کے ساتھ رہے کیا تم مجھ سے شادی کرو گی ہیر "

"ایک تو اتنی دیر سے کہا اور وہ بھی اتنے روکھے پھیکے انداز میں" وہ اسکی طرف سے کسی ایسے منظر کا منتظر تھا جس میں وہ اسکی یہ بات سن جر شرما رہی ہو لیکن وہ بھول گیا تھا کہ سامنے ہیر ہے

"ہاں تو اب تو کردیا نہ تم اپنا جواب بتاؤ "

"ارے میرے کالے کوے اگر تم کچھ ٹائم تک مجھ سے یہ بات نہیں کہتے نہ تو میں خود کہہ دیتی"

"تم مجھے شادی کے لیے پرپوز کرتی"

"ہاں بلکل اور اگر تم نہیں مانتے نہ تو تمہیں تمہارے گھر سے اٹھا کر گن پوائنٹ پر نکاح کرتی لیکن اب تم نے کہہ دیا ہے تو جلدی سے میری ماما سے بات بھی کرلینا میں چلتی ہوں بائے"

اسکا گال کھینچ کر وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ عبیر مسکراتے ہوے کتنی دیر تک اس عجیب مخلوق کے بارے میں سوچتا رہا

سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر26

Don't copy paste without my

permission

وہ دونوں ڈنر کرنے باہر آے تھے جو خاموشی سے کیا گیا وہ خود ہی اس سے باتیں کررہا تھا اور وہ بس اسکی باتوں کا جواب دے رہی تھی

ڈنر کے بعد وہ دونوں ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئے اسکا ارادہ حرم کو آئسکریم کھلانے کا تھا

جب گاڑی میں بیٹھتے ہی اسنے اپنے پرس میں ہاتھ ڈالا لیکن اس میں اس کا موبائل موجود نہیں تھا

"سعد میرا موبائل نہیں مل رہا ہے"اسنے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوے کہا

"یہیں کہیں ہوگا اچھے سے چیک کریں "

"میں نے چیک کرلیا ہے شاید ریسٹورنٹ میں ہی رہ گیا ہے"

"اچھا گاڑی میں ہی رکیں میں چیک کر کے آتا ہوں"اپنا سیٹ بیلٹ کھول کر وہ گاڑی سے نکل گیا اسنے جگہ نہ ہونے کی وجہ سے گاڑی ریسٹورنٹ سے فاصلے پر پارک کی تھی اسلیے جہاں تھوڑے فاصلے پر ریسٹورنٹ میں روشنی اور رش تھا وہیں اس جگہ پر اندھیرا اور سناٹا تھا جس سے اسے خوف آرہا تھا

اسلیے گاڑی سے اتر کر وہ اندر وہیں سعد کو دیکھنے جانے لگی جب کسی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"کہاں جارہی ہو جان من" وہ دو لڑکے تھے ایک نے اسے پکڑ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا تاکہ اسکی آواز نہ نکلے اور دوسرا اسے نہارنے میں مصروف تھا

جس جگہ وہ کھڑے تھے وہاں کافی اندھیرا تھا اسلیے کوئی بھی انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا

وہ لڑکا اسکے وجود کو اپنے ہاتھوں سے چھو رہا تھا وہ مزاحمت کرکے اسے روکنا چاہتی تھی لیکن ہاتھ بھی انہی کی گرفت میں تھے اپنی بے بسی پر اسے رونا آرہا تھا

اسنے ہمت کرکے اپنا پیر اس لڑکے کے پیٹ میں مارا جس کی وجہ سے اسکی گرفت ڈھیلی پڑی اور موقع ملتے ہی وہ تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی

چند قدم بھاگنے کے بعد اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں وہ دونوں لڑکے تیزی سے اسکی کی طرف آرہے تھے اسنے مزید تیز بھاگنا چاہا جب کسی چوڑے وجود سے ٹکرائی

یقینا وہ سعد تھا اسے دیکھتے ہی وہ اسکے گلے لگ گئی اب تک جو ہمت دکھائی تھی وہ اسلیے تھی کیونکہ وہ اکیلی تھی لیکن اب

اسکی ہمت جواب دے چکی تھی اب اسے نہیں لڑنا تھا کیونکہ اسکا محافظ اسے پاس تھا

اسنے روتے ہوے اسکی شرٹ کو مزید سختی سے جکڑ لیا جبکہ اسکے انداز اور پیچھے کھڑے لڑکوں کو دیکھ کر اسے حرم سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑی تھی

"گاڑی میں جاؤ" اسکی سخت آواز سن کر اسنے اپنا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اسکی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہورہی تھیں جبکہ نظریں ان دونوں آدمیوں پر جمی ہوئی تھیں جو خود اسے ہی دیکھ رہے تھے

حرم بنا کچھ کہے گاڑی میں جاکر بیٹھ گئی سعد نے ان لڑکوں کو ساتھ کیا کرنا تھا اسے نہیں پتہ تھا اسے تو بس اس وقت اس منظر سے ہٹنا تھا

کچھ دیر بعد سعد بھی آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

اسکے ہاتھ کی پشت پر خون لگا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ گھبرا چکی تھی

"یہ آپ کے ہاتھ پر خون لگا ہوا ہے"

"فکر مت کریں میرا نہیں ہے"

"کیا کیا آپ نے انکے ساتھ آپ نے انہیں مارا ہے "

"فکر مت کریں زیادہ نہیں مارا ، بس اتنا کہ مہینے بھر ہاسپٹل میں رہینگے" دوسری بات اسنے اپنے دل میں کہی اور گاڑی گھر کی جانب بڑھادی

"آپ مجھے یہاں کیوں لاے ہیں یہ کس کا گھر ہے" گاڑی گھر کے سامنے رکتے ہی اسنے حیرت سے اسے دیکھ کر کہا

"یہ میرا گھر ہے مطلب اسے میں نے خود اپنی محنت سے بنوایا ہے یہاں میں اکیلا ہی رہتا ہوں"

"لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا ہے "

"آپ جہاں چاہینگی میں آپ کو وہیں لے کر جاؤنگا لیکن ابھی کافی وقت ہوگیا ہے تو آج یہاں پر ہی ایڈجسٹ کرلیں" اسکے کہنے پر اسنے گہرا سانس لے کر اپنا سر ہلایا اور گاڑی سے اترنے لگی جب سعد نے نرمی سے اسے پکارا

"حرم"اسنے مڑ کر سعد کی طرف دیکھا اور اسکے ایسا کرتے ہی وہ نرمی سے اسکے لبوں پر جھک گیا جتنی نرمی سے وہ اسکے لبوں پر جھکا تھا تھوڑی دیر میں اتنی ہی نرمی سے اسے آزاد کردیا تھا جبکہ وہ تو اب تک اسکی اس حرکت پر حیرت و صدمے میں تھی اسکے گال بے حد سرخ ہوچکے تھے

وہ نظریں جھکاے بس اپنے لبوں پر اسکا کچھ لمحے پہلے چھوڑا جانے والا لمس محسوس کررہا تھی

اسکی حالت دیکھ کر سعد نے مسکراتے ہوے خود ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے باہر نکالا اور اسے لے کر اپنے گھر میں داخل ہوگیا

رات بہت ہوچکی تھی اسلیے صبح سارا گھر دکھانے کا ارادہ کرکے وہ اسے اپنے کمرے میں لے آیا

"یہ ہمارا بیڈروم ہے آپ آرام کیجیے میں صبح سارا گھر دکھاؤنگا"

حرم سے کہہ کر اسنے وارڈروب سے اپنا نائٹ سوٹ نکالا اور

واشروم میں چلا گیا

واپس آنے کے بعد جو منظر اسے ملا اسے دیکھ کر اسکے چہرے

پر گہری مسکراہٹ آئی

باہر کا منظر وہی تھا جیسا اسنے سوچا تھا اپنے سر تک کمبل لیے

وہ سورہی تھی یا اسکے سامنے سوتی بن رہی تھی یہ اندازہ اسے

نہیں ہوا تھا

"حرم چینج تو کرلیں وارڈروب میں آپ کو اپنے کپڑے مل جاینگے

آپ کا سارا ضروری سامان یہاں موجود ہے "

اسکے کپڑے یہاں پر موجود تھے مطلب وہ پہلے سے ہی اسے

یہاں لانے کا ارادہ کرچکا تھا اور اسکے سامنے یہ بات کہہ دی کہ

رات کافی ہوگئی تھی اسلیے یہاں رہ لیں وہ کمبل میں گھسی دل

ہی دل میں سوچ رہی تھی

اسکے کہنے پر سعد اگلے دن ہی اسے گھر لے آیا تھا

سب اسکا بہت خیال رکھتے تھے لیکن سعد تو اسے کسی بچے کی

طرح ٹریٹ کرتا تھا اسے سعد کی عادت ہوتی جارہی تھی اسے

دیکھے بنا وہ بے چین ہوجاتی تھی اس دن کے بعد سے سعد نے اسے چھوا تک نہیں تھا وہ اسکی اجازت کا منتظر تھا

اسکی چھٹیاں ختم ہونے والی تھیں اور وہ بار بار اسے یہی بات یاد دلاتا رہتا تھا تاکہ اسکے جانے پر وہ اداس نہ ہو

جانے سے پہلے وہ سب سے ملا تھا سوائے حرم کے وہ خود اس سے ملنا ہی نہیں چاہتی تھی

وہ کتنی دیر تک دروازے پر کھڑا اس بات کا انتظار کرتا رہا کہ حرام جانے سے پہلے ایک بار اس سے مل لے لیکن وہ نہیں ملی تھی

اسکے زہن میں بس وہی ملاقات گھوم رہی تھی جو اسکی اور شہریار کی آخری ملاقات تھی اور اسی بات سے اسے خوف تھا

تھک ہار کر وہ بنا اس سے ملے وہاں سے چلا گیا اسکے جاتے ہی اسے چاروں طرف اداسی محسوس ہورہی تھی

وہ شخص اسے اپنی عادت لگا کر جاچکا تھا

اسکے جانے کے بعد ان گزرے دنوں میں کوئی ایسا لمحہ نہیں تھا جب وہ اسے یاد نہ آیا ہو گھر کے ہر کونے میں اسکی یاد بکھری پڑی تھی جس سے تنگ آکر مسز کرنل سے اجازت لے کر وہ ثوبیہ بیگم سے ملنے چلی گئی

"آج تو بڑے بڑے لوگ آے ہیں" اسے لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر وہ خود بھی وہیں بیٹھ گئی وہ ابھی ابھی آفس سے لوٹی تھی اسے حرم کے پاس بیٹھے دیکھ کر ثوبیہ بیگم بھی اپنی نماز ادا کرنے کے لیے اٹھ گئیں لیکن مڑ کر حرم کا کھلتا چہرہ ضرور دیکھا تھا

انہیں یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ خوش ہے یا نہیں اسکی خوشی کا اندازہ اسکے چہرے سے لگایا جاسکتا تھا

"بہت بری ہو تم ہیر"

"کیوں میں نے کیا کیا ہے"

"بنو مت سعد نے مجھے بتادیا ہے کہ عبیر بھائی کی ممانی تمہارے لیے رشتہ لائیں تھیں" اسکے منہ پھلا کر کہنے پر ہیر کو اسکی خفگی کی وجہ سمجھ آئی

"قسم لے لو حرم میں تمہیں بتانا چاہتی تھی لیکن میں جانتی تھی کہ عبیر نے سعد بھائی کو یہ بات بتادی ہوگی اور بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ تمہیں نہیں بتاتے یہ جو شوہر ہوتے ہیں نہ جب تک بیوی کو اپنی ساری باتیں نہ بتادیں تب تک انکا کھانا ہی ہضم نہیں ہوتا ہے "

"خبرادر جو تم نے سعد کے بارے میں کچھ بھی غلط کہا "

"اوے ہوے مطلب میڈم کی تو ٹون ہی بدل چل ہے" ہیر نے اسکے کندھے سے اپنا کندھا ملاتے ہوے اسے چھیڑا

"اچھا بتاؤ سعد بھائی کب آرہے ہیں "

"پتہ نہیں "

"کیا تمہاری ان سے بات نہیں ہوئی ہے "

"نہیں میں تو ان کے جانے سے پہلے ان سے ملی بھی نہیں تھی اور اب میں فون پر بھی بات نہیں کررہی مجھے ڈر لگتا ہے وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہونگے" اسنے نظریں جھکا کر کہا

"حرم تم کیوں نہیں ملی تھی ان سے "

"شہریار سے بھی تو ملی تھی بس وہی خیال مجھے خوفزدہ کررہا تھا "

"تمہیں پتہ ہے ہیر میں نے کبھی شہریار سے محبت کی ہی نہیں تھی ہاں میں انہیں پسند ضرور کرتی تھی جب وہ ہمیں چھوڑ کر گئے تو میں ٹوٹ چکی تھی اگر تم اور ماما نہیں ہوتیں تو میں کبھی نہیں سمبھلتی وہاں بات صرف پسند کی تھی لیکن یہاں تو مجھے سعد سے محبت ہوگئی ہے میں انکے بنا رہنے کا تصور بھی نہیں کرسکتی ہوں"

"حرم تم اتنا نیگیٹو کیوں سوچ رہی ہو تمہیں کیا لگتا ہے اگر تم سعد بھائی سے نہیں ملو گی تو وہ سہی سلامت واپس آجائینگے اور اگر مل لیتی تو انہیں کچھ ہوجاتا تم دونوں کے درمیان کا ریلیشن کیسا ہے" اسکے پوچھنے پر حرم کے گالوں پر سرخی چھانے لگی

"بتاؤ نہ "

"میں نے انہیں کبھی اپنے قریب نہیں آنے دیا لیکن تمہیں پتہ ہے ہیر میں تو ایک کمزور سی لڑکی ہوں جو انکا مقابلہ بھی نہیں کرسکتی پھر بھی انہوں نے کبھی میرے ساتھ زبردستی نہیں کی وہ میری اجازت کے منتظر ہیں"

"اور اس طرح تم انکا ضبط آزما رہی ہو"

"نہیں ہیر ایسی بات نہیں ہے مجھے اکثر ایسا لگتا ہے جیسے وہ اس رشتے میں زبردستی قید ہیں میں جانتی ہوں اس دن انہوں نے مجھ سے نکاح ہمدردی میں کیا تھا اور اس لیے میں اس رشتے کو آگے نہیں بڑھانا چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں وہ اپنی زندگی اسی طرح جیے جس طرح وہ جینا چاہتے ہیں اسی کے ساتھ گزارے جس کے ساتھ وہ گزارنا چاہتے ہیں" اسکی تقریر سن کر ہیر نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر زور سے مارا

"بیوقوف لڑکی تم سے کس نے کہا کہ وہ تمہارے ساتھ اس رشتے میں زبردستی قید ہیں یا انہیں یہ رشتہ نہیں نبھانا یا پھر کسی اور کے ساتھ نبھانا چاہتے ہیں انہوں نے تم سے کچھ کہا"

"نہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا لیکن بھلا کوئی کیوں مجھ سے شادی کرے گا سب کو لگتا ہے میں منحوس ہوں جو پہلے اپنے ماں باپ کو کھا گئی اور پھر اپنے شوہر کو جس کے پاس"

"بس بس یہ فضول نیگیٹو سوچیں اپنے زہن سے نکال دو اور جہاں تک بات ہے سعد بھائی کی تو انہوں نے تم سے ہمدردی

کی وجہ سے نکاح نہیں کیا بلکہ محبت کی وجہ سے کیا تھا" اسکے انکشاف پر حرم نے حیرت سے اسے دیکھا

"انہیں تم سے محبت تھی اور اس بات کا اظہار انہوں نے جب ہی کردیا تھا جب ماما ہاسپٹل میں تھیں"

"میں حرم سے محبت کرتا ہوں اور وہ میرے دل میں بستی ہیں میں ان سے جب سے محبت کرتا ہوں جب مجھے انکا نام بھی نہیں معلوم تھا ، شہریار نے اپنے آخری پل میں حرم کی ذمیداری مجھ پر چھوڑی تھی اور میں اپنی اس ذمیداری کو نبھانا چاہتا ہوں"

"میں کرونگا حرم سے نکاح اور یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو اپنے اس فیصلے پر فخر محسوس ہوگا انشاءاللہ "

وہ منہ کھولے اس کی باتیں سن رہی تھی

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ہیر "

"کیونکہ میں چاہتی تھی تم خود یہ بات جانو ان کی محبت کو محسوس کرو "

"تو اب کیوں بتایا "

"کیونکہ یہ جو تمہارا دماغ ہے نہ اسنے اسکے دماغ کو ٹھوکتے ہوے کہا "کچھ زیادہ ہی چلنے لگ گیا ہے "

"حرم سنو جیو خوش رہو مسکراؤ کیا پتہ کل ہو نہ ہو" اسکے اندازہ پر حرم کو بے ساختہ ہنسی آگئی

"لگتا ہے کل تم نے کل ہو نہ ہو دیکھی تھی "

"حرم میں سیریس ہوں اپنے اس فضول ڈر کو چھوڑ کر زندگی میں آگے بڑھو اپنی زندگی جیو کل کو جو ہوگا وہی قسمت میں لکھا ہوگا ہم کچھ نہیں کرسکتے لیکن اپنے اس آج کو تو اچھا بنا سکتے ہیں نہ ، تو اسلیے ماضی کی باتیں اور مستقبل کی فکر چھوڑ کر اپنی زندگی جیو" اسکا گال تھپتھپا کر وہ اسکے لیے چاے لینے چلے گئی کیونکہ انکی باتوں کے چکر میں ٹیبل پر رکھی چاے ٹھنڈی ہوچکی تھی

سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر27

2nd Last Episode

Don't copy paste without my

permission

ایک ماہ ہوچکا تھا سعد کو گئے ہوے اسکا فون کبھی کبھی ہی آتا

تھا جس میں حرم سے وہ لازمی بات کرتا تھا

اس نے ایک بار بھی یہ شکایت نہیں کی تھی کہ وہ کتنی دیر تک اسکا انتظار کرتا رہا اور وہ اس سے ملنے بھی نہیں آئی شاید وہ خود اسکے اس وقت بیتے جانے والے احساسات سمجھ چکا تھا وہ اسے فون پر اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتا رہتا تھا وہ اسے بتاتا تھا کہ وہ اسے کتنا مس کرتا ہے جس کے بدلے وہ یہ بھی نہ کہہ پاتی کہ وہ بھی اسے کتنا مس کرتی ہے

ان گزرے دنوں میں کوئی ایسا وقت نہیں آیا تھا جب اسے سعد کی یاد نہ آتی ہو لیکن آج تو اسکی یاد حد سے زیادہ آرہی تھی

اسلیے مسسز کرنل سے کہہ کر وہ ڈرائیور کے ساتھ سعد کے دوسرے گھر چلی گئی

وہ اکیلے اسے وہاں پر بھیجنا نہیں چاہتی تھیں اسلیے ملازمہ کو اسکے ساتھ بھیجنا چاہا

لیکن وہ یہ کہہ کر انکار کرچکی تھی کہ وہ ہیر کو اپنے پاس بلالے گی اسکی یہ بات سن کر انہوں نے بھی مطمئن ہوکر اسے بھیج دیا

جانا تو عنایہ بھی اسکے ساتھ چاہتی تھی لیکن وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی اسلیے اسے اپنے ساتھ نہیں لائی

گھر کی باقاعدگی سے صفائی ہوتی تھی اسلیے گھر میں داخل ہوتے ہی اسے صاف ستھرا گھر ملا

وہ سیدھی اس کمرے میں چلی آئی جو انکا اپنا بیڈروم سعد نے دکھایا تھا

کمرے میں سعد کے سامان کے ساتھ ساتھ اسکا سامان بھی موجود تھا سعد نے اسکی ضرورت کی ہر چیز یہاں پر رکھی ہوئی تھی

لیکن اپنے کپڑے نکالنے کے بجاے اسنے سعد کا بلیک ٹراؤزر اور بلیک شرٹ نکال کر پہن لیا وہ اسکے حساب کا تو نہیں تھا لیکن اسکے کپڑوں میں اسے اپنا آپ بہت پیارا لگ رہا تھا

وہ آج سلمان صاحب سے ملنے آئی تھی ان سے ملنے کے بعد وہ اوپر اسامہ کے کمرے میں چلی گئی جو اسکی توقع کے مطابق اپنے کمرے میں موجود تھا

"جب تمہیں پتہ تھا میں آ چکی ہوں تو مجھ سے ملنے کیوں نہیں آے" اسنے خفگی سے اسے دیکھتے ہوے کہا اسکی آواز سن کر

اسامہ نے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ اس چہرے کے ساتھ اس سے پہلی بار مل رہا تھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو" اسے مسلسل خود کو تکتا پاکر وہ اسکے قریب جاکر بیٹھ گئی

"دیکھ رہا ہوں تم کتنی بدلی ہوئی لگ رہی ہو میری دوست جیسی تو بلکل نہیں لگ رہی ہو بلکہ اجنبی سی لگ رہی ہو "

"کیوں کیا تمہاری دوستی صرف میرے چہرے سے تھی جو اب میں تمہیں اجنبی لگ رہی ہوں"اسنے منہ پھلا کر کہتے ہوے

اپنے چہرے کا رخ دوسری جانب موڑ لیا جسے دیکھتے ہی اسامہ نے اپنے کان پکڑ کر اس سے معذرت کی

"میں تو مذاق کررہا تھا تمہیں برا لگا تو اسکے لیے سوری سوری سوری"

"اٹس اوکے اب تم میری بات سنو آج میں صاف لفظوں میں تم سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں اسامہ میں بچی نہیں ہوں تمہارے جذبات میں شروع سے جانتی تھی لیکن ہمیشہ انجان بنی رہی تھی "

"میں جانتا ہوں عائشہ کہ تم سب جانتی تھیں نہ کبھی تم نے بات آگے بڑھائی نہ میں نے کیونکہ میں جانتا تھا تمہارے زندگی میں صرف ہادی ہے"

"جائشہ ، تم مجھے اب بھی جائشہ ہی کہو گے کیونکہ میں تمہارے لیے وہی ہوں صرف چہرہ بدلا ہے ہوں تو میں اب بھی تمہاری دوست تم جانتے ہو نہ اسامہ کہ میری زندگی میں ہاد کے سوا اور کسی کی جگہ نہیں ہے" اسکی بات پر اسنے ہلکے سے اپنا سر ہلایا

"جانتا ہوں اور جب تمہیں اس کے ساتھ خوش دیکھتا ہوں تو مجھے بھی خوشی ہوتی ہے "

"لیکن تمہیں ایسے دیکھ کر مجھے خوشی نہیں ہوتی ہے میں چاہتی ہوں تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ اپنی زندگی جیو شادی کرو"

"ٹھیک ہے جیسا تم کہو "

"سچی تو پھر بابا اور میں آنٹی سے وردہ کے لیے بات کریں" اسکے اقرار کرتے ہی عائشہ نے چہک کر کہا جس پر اسامہ اسے گھور کر رہ گیا

"تمہیں بس ایک وہی لڑکی ملی ہے" اسکے انداز پر عائشہ نے اپنی ہنسی دبائی

"دیکھو اسامہ تم بھی جانتے ہو وہ تمہیں کتنا پسند کرتی ہے اور جب سامنے ہی ایک اچھی لڑکی موجود ہے تو تم کیوں انکار کررہے ہو جب تم شادی کی بات مان چکے ہو تو لڑکی پر بھی راضی ہوجاؤ کیونکہ میرے لحاظ سے وردہ ہی تمہاری لیے بیسٹ آپشن ہے" عائشہ نے اسکے ہاتھ پر اپنا رکھا جس پر اسامہ نے اپنی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور گہرا سانس لے کر مسکراتے

ہوئے اپنی پلکیں جھپکا کر راضا مند اسے دے دی بھلا ایسا

کیسں ہوسکتا تھا کہ وہ عائشہ کی کوئی بات ماننے سے انکار کردیتا

اور اسکے ایسا کرتے ہی وہ خوشی خوشی نیچے بھاگ گئی تاکہ

سلمان صاحب کو بھی یہ خوش خبری دے دے

بیڈ پر لیٹ کر وہ کتنی دیر سعد کے بارے میں سوچتی رہی اور

اسے سوچتے سوچتے ہی اسکی آنکھ لگ گئی

وہ گہری نیند میں تھی جب اسے آواز سنائی دی جسے پہلے تو اسنے

اپنا وہم سمجھ کر چھوڑ دیا لیکن بعد میں جب آواز مزید قریب آنے

لگی تو اسنے پٹ سے اپنی آنکھیں کھول دیں آواز واقع میں آرہی تھی اور سناٹے کی وجہ سے کافی تیز بھی لگ رہی تھیں

ڈر کی وجہ سے اسکا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا وہ پہلی بار کسی جگہ پر اکیلی آئی تھی پہلے تو اسے ڈر کا احساس نہیں ہوا لیکن اب ہورہا تھا اور باہر سے آتی جوتوں کی آواز اسے اور ڈرا رہی تھی

وہ اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ اٹھی اور تیزی سے واشروم میں جانے لگی کیوں کہ جوتوں کی آواز اب کمرے کے قریب آتی محسوس ہورہی تھی

لیکن اس کے واشروم میں جانے سے پہلے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اور حرن کے منہ سے زور دار چیخ نکلی جسے مقابل نے اپنا مظبوط ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ کر دبا دیا

اسکا دل زوروں سے دھڑکنے لگا لیکن یہ وہی مخصوص خوشبو تھی

بھلا وہ اس خوشبو کو کیسے بھول سکتی تھی

ہر طرف اندھیرا تھا لیکن پھر بھی وہ جان چکی تھی وہ سامنے کھڑا شخص جو اسکے انتہائی قریب تھا وہ میجر سعد تھا

"کیسے ہو فہد" وہ جو اپنا سر جھکائے بیٹھا تھا اپنا نام سن کر حیرت سے سر اٹھا کر سامنے دیکھنے لگا جہاں سلاخوں کے اس پار بہزاد کھڑا تھا

"تم یہاں کیا کررہے ہو"

"مجھے طلال انکل نے بھیجا ہے" اسکے کہنے ہر فہد جے چہرے پر تنظزیہ مسکراہٹ بکھری

"انہیں میری یاد بھلا کیسے آگئی تم جھوٹ کہہ رہے ہو بہزاد"

"نہیں میں جھوٹ نہیں کہہ رہا انہیں یہ افسوس ہے کہ انکی اولاد نے یہ سب کیا ہے وہ تم سے بہت غصہ ہیں لیکن انہیں تمہارے فکر ہے "

"اچھا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں لیکن ان سے کہو کہ اپنی فکر اپنے پاس رکھیں جب آج تک ہمارا خیال نہیں رکھا تو آگے بھی نہ رکھیں "

"تم شاید بھول رہے ہو کہ تمہارے اور یمنہ کے لیے ہر مہینے وہی پیسہ بھیجتے تھے" بہزاد کے کہنے پر بھی اسکے چہرے کے تاثرات ویسے ہی رہے

"میں جانتا ہوں کہ وہ پھوپھو کہ پاس ہمارے لیے پیسے بھیجتے تھے لیکن پیسوں سے محبت تو نہیں ملتی نہ بہزاد" اسکی بات سن کر وہ خاموش ہوچکا تھا

وہ جانتا تھا کہ طلال نے کبھی ان دونوں سے بات تک نہیں کی تھی وہ بچے تھے اور وہ محبت چاہتے تھے جو طلال نے کبھی انہیں نہیں دی اسکے نزدیک وہ صرف آسیہ کی اولاد تھی اسکی ذمیداری بس انکا خرچا اٹھانے کی تھی جو وہ کررہا تھا

"تو تمہیں بھی انکی بےرخی تکلیف دیتی ہے"

"نہیں ایسا بلکل نہیں ہے میں صرف یمنہ کی وجہ سے کہہ رہا ہوں میں اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن ہوں لیکن یمنہ ایسی نہیں ہے اسے پیار چاہیے اپنے باپ کا پیار"

"تم نے ایسا کیوں کیا فہد کیا کسی کی جان لینا اتنا آسان ہے"

"میں نے ایسا اسلیے کیا کیونکہ اس سے یمنہ کو خوشی ملتی خیر مجھے بتاؤ یمنہ کہاں ہے کیسی ہے"

"وہ ٹھیک نہیں ہے اسکی مینٹل ہیلتھ بہت خراب ہے انکل اسے یہاں سے لے کر جارہے ہیں"

"اوہ واؤ مطلب انہیں بیٹی کی یاد آگئی" بہزاد کی بات کا اسنے خاص ریسپونس نہیں دیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یمنہ پہلے سے ہی ایک سائیکو پیشنٹ ہے

پہلے اسکا خیال وہ اور غانیہ رکھتے تھے اور اب اسکا باپ رکھے گا

"انہیں تمہاری بھی فکر ہے" بہزاد نے جیسے انکے لیے صفائی دینی چاہی

"وہ کوشش کررہے ہیں تمہیں یہاں سے نکلوانے کی "

"برائے مہربانی اپنے سسر سے کہو زیادہ میرا باپ نہ بنے میں یہیں ٹھیک ہوں ویسے بھی وہی بورنگ زندگی تھی دوست پارٹی

گرل فرینڈ لائف میں کچھ تو چینج آیا جب مجھے یہاں سے نکلنا ہوگا میں خو ہی نکل جاؤنگا"اسکے شان بے نیازی سے کہنے پر بہزاد نے اپنا سر نفی میں ہلا کر گہری سانس لی

"تم ساری زندگی یہیں سڑو گے فہد بلکہ میرے نزدیک تمہارے لیے یہ بہت چھوٹی سزا ہے اگر ہادی کی جگہ میں ہوتا تو نہ تمہیں جینے کے قابل چھوڑتا اور نہ مرنے کے انتہائی سخت لہجے میں کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا

اسکے جانے کے بعد فہد وہیں زمین پر بیٹھ گیا اسنے نظریں دوڑا کر اس بند جگہ کی چار دیواری کو دیکھا تو کیا یہ تھا اسکی زندگی کا

اختتام اسے ساری زندگی یہیں رہنا تھا اور شاید یہیں رہتے رہتے

اسکی سانسیں بھی بند ہوجانی تھیں

#سفر عشق(سیزن ٹو آف سفر محبت)

#شانزے شاہ

#قسط نمبر28

Last Episode

Don't copy paste without my permission

اسنے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں اور ایسا کرنے سے آنکھ میں بیٹھا وہ آنسو پھسلتا ہوا اسکے گال تک آگیا

"سب میری غلطی ہے میں نے آسیہ سے نفرت میں اپنے بچوں کو نظر انداز کیا آج میری بیٹی کی جو حالت ہے وہ میری وجہ سے ہے" زرنش کی قبر کے قریب بیٹھ کر وہ اپنا حال دل بیان کررہا تھا

اسکی آنکھوں میں آج بھی وہ منظر جیسے ایک دم تازہ تھا جب وہ اپنی بیوی کو لے کر بھاگتا ہوا ہسپتال گیا تھا

اسکے کپڑے خون میں ہوچکے تھے وجود پسینے سے شرابور تھا لیکن اسے اس وقت پرواہ تھی تو صرف اپنی بیوی اور ہونے والے بچے کی

لیکن ڈاکٹر نے اسے کیا جواب دیا انہوں نے کہا کہ نہ تو وہ اسکی بیوی کو بچا سکے نہ ہی بچے کو

آسیہ کو پسند تو وہ پہلے بھی نہیں کرتا تھا لیکن اس واقعے کے بعد تو اسے جیسے اس سے نفرت ہوچکی تھی وہ اسکی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ اس سب کی ذمیدار خود وہی تھی

آسیہ سے نفرت کی وجہ سے اسنے فہد اور یمنہ کو دیکھا تک نہیں تھا اسکے نزدیک وہ صرف آسیہ کے بچے تھے

لیکن بعد میں اکثر اسکے زہن میں یہ بات گھومتی رہتی تھی کہ آسیہ نے جو بھی کیا تھا وہ اسکی غلطی تھی وہ ان معصوم بچوں کو بیچ میں کیوں لارہا تھا

وہ انہیں اپنے پاس بلانا چاہتا تھا لیکن غانیہ کے مطابق وہ وہاں اپنی زندگی آرام سے گزار رہے تھے اسلیے اسنے اپنا ارادہ ترک کردیا غانیہ نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اسکی بیٹی اسے بہت یاد کرتی ہے لیکن یہ بات اسکے لیے اتنی اہمیت نہیں رکھتی تھی اسے

لگتا تھا وہاں سب اسکے اپنے ہی ہیں تو بھلا اسے طلال کی ضرورت کیوں ہوگی

وہ باقاعدگی سے ہر ماہ ان دونوں کے لیے ایک بڑی رقم بھیجتا تھا تاکہ انہیں کسی طرح کی کوئی پریشانی نہ ہو

غانیہ نے خود ہی اسے فون کرکے یمنہ کو پاکستان بلانے کے لیے کہا تھا

وہ زہنی مریض بن رہی تھی غانیہ دو بار اسکا علاج کرواچکی تھی کبھی تو وہ بلکل ٹھیک ہوجاتی تو کبھی عجیب سی حرکتیں کرنے لگتی

ایسے میں غانیہ کو اسے طلال کے پاس بھیجنا ہی ٹھیک لگا لیکن یہ بات اسنے طلال کو نہیں بتائی تھی کہ وہ ایک زہنی مریض ہے وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکے بھائی کو یہ لگے کہ اسنے ان دونوں کو پالنے میں کوئی کمی کی ہے

یہاں آکر وہ خوش تھی کیونکہ اسکا باپ اسکے ساتھ تھا لیکن طلال کے انداز میں کوئی گرم جوشی نہیں تھی ایسا نہیں تھا وہ اسے یہاں دیکھ کر خوش نہیں تھا وہ خوش تھا بے حد خوش

وہ جانتا تھا کہ یمنہ نے ہمیشہ آزادی کا کھلا ماحول دیکھا ہے اسے کسی نے آج تک کسی چیز کی روک ٹوک نہیں کی تھی اسلیے وہ خود بھی ایسا ہے کررہا تھا

جبکہ اسکا یہ انداز یمنہ کو بے رخی اور لاپرواہ سا لگ رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اسکے یہاں آنے سے طلال کو کوئی فرق ہی نہیں پڑا ہو

وہ جب جب حمنہ کو دیکھتی تھی دل میں اسکے لیے نفرت کا احساس مزید جاگتا تھا کبھی کبھی اسکا دل کرتا حمنہ کو ختم کردے یا خود کو لیکن وہ ایسا نہیں کرپائی

اسے لگ رہا تھا وہ یہاں آکر ٹھیک ہورہی ہے وہ اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کررہی تھی لیکن جب فہد اور اسے پکڑا گیا تو جیسے اسکا پاگل پن پھر سے شروع ہوچکا تھا اور اپنے اسی پاگل پن میں اسنے عائشہ پر گولی چلادی کوئی اسکے ساتھ کیا کرتا اسے فرق نہیں پڑتا تھا اسنے وہی کیا تھا جو اسے ٹھیک لگا تھا کوئی اب کچھ بھی کہہ دیتا اسے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن اسے کوئی اور نے نہیں طلال نے کہا تھا

زور دار تھپڑ اسکے نازک چہرے پر مار کر طلال نے کہا

کہ وہ صرف ایک غلطی ہے جو اسکے لیے شرمندگی کا ناعث بنی

اس سے اچھا تو وہ پیدا ہی نہیں ہوتی یا ہوتے ہی مرجاتی

اور طلال کی یہ سب باتیں جیسے اسے واقعی میں اندر سے مار چکی تھیں

طلال ہادی سے کہہ چکا تھا کہ یمنہ تمہاری مجرم ہے اسکے ساتھ جو چاہے وہ کرو لیکن اس سے پہلے وہ اسے کوئی سزا دیتا وہ خود کو ہی سزا دے چکی تھی

اسکے کمرے سے اسکا خون میں لت پت وجود ملا اسنے اپنے پیٹ پر وہ نوکیلا چاقو مارا ہوا تھا اسکی حالت دیکھتے ہی بہزاد اسے فورا ہسپتال لے کر جاچکا تھا

جبکہ طلال یہ سوچ رہا تھا کہ اسنے یہ سب کیوں کیا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے لفظ سے گھائل ہوکر اسنے ایسا کیا ہے غانیہ نے اسے سب کچھ بتادیا تھا کہ اسکی بیٹی اس سے کتنی محبت کرتی ہے اسکے ایک فون کا وہ کتنا بے صبری سے انتظار کرتی تھی اور تو اور اسنے وہ سارے خط بھی اسے دکھادیے تھے جو

یمنہ نے اپنے باپ کے لیے لکھے تھے لیکن کبھی دے ہی نہیں پائی

غانیہ اسے یہ بھی بتاچکی تھی کہ وہ ایک سائیکو پیشنٹ ہے اور وہ پہلے بھی اسکا دو بار علاج کرواچکی ہے

اسکی ساری باتیں سن کر طلال اپنی جگہ سن ہوچکا تھا اسے اندازہ ہی نہیں تھا کہ اسکی بیٹی اس سے اتنی محبت کرتی ہے

یہ سب سن کر اسنے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ یمنہ کو یہاں سے کہیں دور لے جاے گا اور خود اسکا علاج کرواے گا

وہ جانتا تھا کہ اسکی بیٹی نے گناہ کیا ہے کسی کی جان لی ہے لیکن وہ اسے اب اور مرتے ہوے نہیں دیکھ سکتا تھا اسنے ہاتھ جوڑ کر ہادی اور عائشہ سے معافی مانگی تھی اور یہ التجا کی تھی کہ اسکی بیٹی کو معاف کردیا جاے اب وہ کبھی بھی انکی زندگی میں نہیں آے گی

اور اب وہ ایسا ہی کرنے والا تھا وہ اسے یہاں سے دور لے جانے والا تھا اسے وہ خوشیاں دینے والا تھا جن کی وہ حقدار تھی

سعد نے ہاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ سے لائٹ آن کری اور حرم کا خوفزدہ چہرہ دیکھا

"حرم میری جان کیا ہوا ہے" انتہائی نرمی سے کہتے ہوے اسنے اسکے کھلے بال کان کے پیچھے کیے

حرم نے اپنا سر اسکے سینے پر رکھ کر ٹائٹ سے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا

"مجھے لگا پتہ نہیں کون ہوگا اس وقت میں بہت ڈر گئی تھی"اسکے معصومانہ انداز پر سعد کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اسنے اسے مزید سختی سے خود میں قید کرلیا

"اب بھی ڈر لگ رہا ہے" اسکے پوچھنے پر حرم نے اپنا سر نفی میں ہلادیا وہ اسے یہ نہیں بتاسکی کہ اس شخص کے قریب آتے ہی اسکا سارا ہر طرح کا ڈر ختم ہوجاتا ہے

"اب آپ مجھے بتائیں آپ اکیلی یہاں کیا کررہی ہیں" اسنے اپنے سینے سے اسکا چہرہ اٹھا کر پوچھا

"وہ میں ، میں آپ کو مس کررہی تھی" اپنی بات کہہ کر وہ دوبارہ جلدی سے اسکے سینے میں چھپ گئی اور اسکی حرکت پر پورے کمرے میں سعد کا قہقہہ گونجا

"پھر بھی حرم آپ کو اکیلے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا"

"آپ یہاں کیا کررہے ہیں "

"رات کافی ہوگئی تھی میں نے سوچا آج رات یہاں رک جاتا ہوں اور اچھا ہی ہوا جو یہاں آگیا اگر نہیں آتا تو یہ خوبصورت منظر کیسے دیکھ پاتا" اسکا اشارہ اپنے کپڑوں کی طرف تھا جو حرم نے پہنے ہوے تھے

جبکہ اسکی بات سن کر وہ اچھی خاصی شرمندہ ہوچکی تھی پتہ نہیں وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا

"وہ تو میں نے یہ کپڑے بس ایسے ہی پہن لیے" اسکے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ سعد کو بے ساختہ ہنسی آگئی

"کوئی بات نہیں اس میں شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ سمیت میری ہر چیز پر آپ پورا حق رکھتی ہیں آپ میرے پاس موجود کسی بھی چیز میں سے جب چاہیں جو چاہیں وہ لے سکتی ہیں "

"لیکن میں آپ سے ناراض ہوں" اس سے دور ہوکر حرم نے منہ پھلا کر کہا اور اپنا رخ دسری طرف موڑ لیا

"کیوں میں نے کیا کردیا جو آپ مجھ سے ناراض ہیں "

"ہیر نے مجھے وہ سب بتایا جو آپ نے ہاسپٹل میں کہا تھا اور میں اسلیے ناراض ہوں کیونکہ آپ نے وہ سب مجھ سے کبھی نہیں کہا"

اسکے کہنے پر سعد کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑی اسنے پیچھے سے اسے اپنے مظبوط بانہوں کے حصار میں لے لیا

"تو آپ وہ سب سننا چاہتی ہیں حرم آپ میری زندگی ہیں آپ میری زندگی کا وہ تحفہ ہیں جسے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے میں آپ سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور میرا یہ سفر محبت کب سفر عشق تک چلا گیا مجھ خود بھی علم نہیں ہو بس اتنا جانتا

ہوں کہ میری زندگی میں آپ بہت خاص شخصیت ہیں آئی لو یو"

اسکے لہجے میں بے انتہا نرمی تھی اور یہ بات حرم نے دیکھی تھی

کہ وہ ہر کسی سے سخت لہجے کی بات کرتا تھا لیکن اپنوں کے

لیے اسکا لہجہ انتہائی نرمی اختیار کیا ہوتا تھا

سعد نے اسے مزید خود میں بھینچ لیا

"آئی لو یو ٹو سعد نہیں جانتی کب میرے دل میں آپ کے لیے

احساسات جاگے کب مجھے آپ سے اتنی محبت ہوئی میں بس

اتنا جانتی ہوں کہ آپ کہ بغیر میں ادھوری ہوں" اسکے اقرار پر

سعد نے اسکا رخ اپنی طرف موڑا اور اسکی تھوڈی پر ہاتھ رکھ کر اسکا چہرہ اونچا کیا

"تو کیا آپ مجھے اجازت دیتی ہیں کہ میں آپ جو مکمل کردوں آپ کو پوری طرح اپنا بنا لوں" اسکے کہنے پر حرم نے شرما کر اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپالیا اور اسکی اس حرکت کے بعد سعد کو مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی

اپنے سینے سے اسکا سر اٹھا کر وہ اسکے نازک لبوں پر جھک گیا

حرم نے سختی سے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا

اسکے لبوں کو آزاد کر کے سعد نے اسے اپنی بانہوں میں لیا اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

اور اسے بیڈ پر لٹا کر اسکی گردن پر اپنا پیار بھرا لمس چھوڑنے لگا

حرم نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لیں اسکی گردن سے چہرہ نکال کر اسنے حرم کی طرف دیکھا شرم سے سرخ پڑتا چہرہ اور اسکی بند آنکھیں دیکھ کر سعد نے مسکراتے ہوے اسکی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے اور اسکے لبوں کو اپنی قید میں لے لیا

وہ حرم کو اس طرح سے چھو رہا تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو اور اسکے سختی کرنے پر کہیں ٹوٹ نہ جاے

"کہیے کیپٹن صاحب اتنی رات کو کیوں فون کیا ہے" اسکی آواز سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ نیند میں ہے لیکن عبیر نے فون نہیں رکھا تھا کیونکہ اسے ہیر سے باتیں کرنی تھیں

"کہاں اتنی رات ہورہی ہے ابھی صرف ایک ہی بجا ہے"

"تو تم نے اسلیے فون کیا ہے کہ ابھی صرف ایک ہی بجا ہے"

"نہیں بلکہ یہ بتانے کے لیے فون کیا ہے کہ میں واپس آگیا ہوں"

"اوہ اچھا ہوا بتادیا میں بھنگڑا ڈال لیتی ہوں" اسنے دانت پیستے ہوے کہا اسے عبیر پر غصہ آرہا تھا جس نے اسکی اتنی مزے والی نیند خراب کردی تھی

"تم میرا مذاق اڑارہی ہو ہیر میں تم سے بات کرنا چاہ رہا ہوں اور تمہیں اپنی نیند کی پرواہ ہے تم سو ہی جاؤ"

"رکو بتاؤ کیا کہنا ہے نیند تو تم نے خراب کرہی دی ہے" اسنے گویا جیسے اس پر کوئی احسان کیا ہوا

"ہاں تو میں اب ممانی کو تمہارے گھر بھیجونگا اور سیدھا تین بار قبول ہے کہلوا کر تمہیں اپنے گھر لے آؤنگا تیار ہوجاؤ میری ہونے کے لیے" اسکے لہجے میں پیار ہی پیار تھا

"میری ایک بات مانو گے کالے کوے "

"نہیں بھی مانوں گا تو کرنا تو تم نے پھر بھی وہی ہے خیر بتادو"

"میں ابھی تم سے شادی نہیں کرسکتی میں آرمی جوائن کرنا چاہتی ہوں اور جب تک میں ایک اچھی آفیسر نہیں بن جاتی تب تک میں شادی نہیں کرنی چاہتی "

"کوئی خاص وجہ یہ کام کرنے کی "

"یہ میری بچپن کی خواہش ہے اور شیری بھائی کو جب دیکھتی تھی تو یہ خواہش مزید بڑھ جاتی تھی "

"تو اب تک تم نے ایسا کچھ کیوں نہیں کیا "

"ماما نے منع کردیا انکا کہنا تھا کہ وہ شیری بھائی کو کھو چکی ہیں اب مجھے نہیں کھونا چاہتی ہیں لیکن میں نے انہیں سمجھادیا ہے اور اب وہ راضی ہیں "

" سمجھادیا ہے پھر کیا پرابلم ہے "

"وہ مجھے تم سے بھی اجازت لینی تھی" اسکے کہنے پر عبیر کے ہونٹوں پر تبسم بکھرا ہیر اس سے کسی چیز کی اجازت لے گی یہ اسنے نہیں سوچا تھا لیکن اسکا یہ انداز اسے بہت پسند آیا تھا

"میری طرف سے اجازت ہے میں تمہارے ساتھ ہوں اور اب جب تم اپنی یہ خواہش پوری کرلوگی میں تب ہی تمہیں اپنی زندگی میں شامل کروں گا"

ڈیڑھ سال بعد

"لڑکیوں مجھے سونے دو مجھے نیند آرہی ہے کچھ تو شرم کرو دلہا ہوں میں" عبیر نے بیچارگی سے ان سب لڑکیوں کو دیکھتے ہوے کہا جو اسے گھیر کر بیٹھی ہوئی تھیں

ان سب کے بچے راشدہ بیگم کے پاس سورہے تھے اسلیے وہ آرام سے بیٹھی اسکا دماغ کھا رہی تھیں

"اس میں شرم والی کیا بات ہے عبیر بھائی ارے بہی گھر میں شادی چل رہی ہے ہمیں انجوائے کرنا ہے اور ہم سب فجر تک نہیں سونے والے" ہانیہ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا

"ہاں مجھ معصوم کو بٹھاؤ تم لوگ یہاں فجر تک اپنے اپنے شوہروں پر تو تمارا زور چلتا نہیں ہے "

"کیوں نہیں چلتا ہمارا زور بلکل چلتا ہے" انابیہ نے گھور کر اسے دیکھا

"اچھا جب ہی تو وہ سب کمرے میں آرام فرمارہے ہیں اور تم لوگ یہاں بیٹھی گپے مار رہی ہو اگر ہمت ہے تو لاؤ سب کو باہر" اسکے کہنے پر سب لڑکیاں اپنی جگہ سے اٹھ کر چلی گئی تاکہ اندر مزے سے سوتے ان سب کو اٹھا کر باہر لے آئیں

سب اٹھ کر جاچکی تھیں سوائے نور کے کیونکہ تبریز یہاں پر تھا ہی نہیں وہ بزنس میٹینگ کے لیے ایک ہفتے سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا اسکی واپسی کب ہونی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسکے جانے پر پہلی بار اسنے شکر ادا کیا تھا کیونکہ اگر وہ نہیں جاتا تو اسے بھی یہاں رکنے کی اجازت نہیں دیتا وہ اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن جانتا تھا اگر وہ نور کو ساتھ لے گیا تو جس کام کے لیے وہ گیا تھا وہ اسکی موجودگی میں ادھورا ہی رہ جانا تھا

نیند میں ڈوبے ان سب کو اٹھا کر وہ باہر لے آئیں اور سب لوگ اپنی اپنی جگہ بنا کر بیٹھ گئے

"دیکھا عبیر بھائی ہم میں کتنی ہمت ہے" حرم نے اتراتے ہوے کہا جیسے اپنے شوہر کو نیند سے اٹھا کر یہاں تک لانا اسکے لیے بہت فخر کی بات تھی

"آپ تو کچھ مت کہیں حرم بھابھی اگر آپ یہاں بیٹھی ہوئی بھی سعد کو بلاتیں تو بھی وہ اپنی نیند توڑ کر بھاگتا ہوا آتا بولو میری جان" اسکے کہنے پر جہاں سب کی ہنسی چھوٹی وہیں حرم نے منہ بنا کر اسے دیکھا اور سعد کو اپنی بیوی کا منہ ایسے اداس

سا اچھا نہیں لگ رہا تھا اسلیے اسنے زور سے عبیر کی کمر پر ایک گھونسا مارا

"ارے یار اتنی زور سے مارا ہے میں تو مذاق کررہا تھا"

"کیا کوئی مجھے یہ بتاے گا کہ ہماری نیند خراب کرکے ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے" حاشر نے اپنے یہاں آنے کی وجہ جاننی چاہیے اصل افسوس تو اسے اپنی نیند کے خراب ہونے کا تھا

"کیونکہ حاشر بھائی ہم سب لوگ ایک گیم کھیلنے والے ہیں" حوریہ کے کہنے پر سب نے دلچسپی سے اسکی طرف دیکھا

"اور وہ کونسا گیم ہے محترمہ" اس بار حدید نے بھی انکی باتوں میں حصہ ڈالا جس کا جواب عائشہ نے دیا

"وہ گیم یہ ہے کہ ہم گانا لاگائینگے اور کشن ایک دوسرے کو پاس کرینگے اور جس پر سونگ رکے گا اسے گانا گانا ہوگا لیکن صرف اس ایلفابیٹ سے جس سے اسکے لائف پارٹنر کا نام شروع ہوتا ہے "

"عاشی مجھے یہ بچوں والے عجیب گیم نہیں کھیلنے"شہرام نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوے کہا جب انابیہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بٹھا دیا

"ہم یہ گیم کھیلنے شہرام آپ کہیں نہیں جارہے "

"اب شہرام بھائی نہیں جائینگے آپی نے جو کہہ دیا"نور کے کہنے پر سب کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی ہنس دیا

یہ تو سچ تھا اسے اب یہاں سے اٹھ کر اپنی بیوی کو ناراض تھوڑی نہ کرنا تھا

انابیہ نے عبیر کے ہاتھ میں اپنا موبائل دے دیا جس کی ذمیداری گیم میں گانے چلانے اور روکنے کی تھی

گول دائرہ بنا کر وہ سب بیٹھ گئے اور کچھ ہی دیر میں عبیر نے گانا پوس کردیا جس سے سب نے عائشہ کی طرح دیکھا کیونکہ کشن اسکے ہاتھ میں تھا

"تم سب ایسے مت دیکھو گارہی ہوں میں سوچنے تو دو اچ سے کونسا گانا آتا ہے" اسنے اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر سوچتے ہوے کہا اور پھر جیسے مشکل سے ہی سہی ایک گانا اسکے زہن میں آچکا تھا

"ہ-ہماری ادھوری کہانی "

"ہماری ادھوری کہانی "

"او عائشہ بی بی تمہیں ایک یہی گانا ملا تھا بچوں کی اماں بن چکی ہو تم اب کونسی ادھوری کہانی رہ گئی" ہے ہادی نے اسے دیکھتے ہوے کہا

"ہاں تو اور کوئی گانا مجھے یاد ہی نہیں آرہا تھا میری کیا غلطی ہے کہ تمہارا نام اچ سے شروع ہوتا ہے"کہتے ہوے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر پیچھے چلی گئی کیونکہ وہ آؤٹ ہوچکی تھی

دوبارہ باری پر کشن انابیہ پر رکا

"چلو بھی انابیہ ایس سے کوئی گانا گاؤ" شہرام کے کہنے پر اسنے اپنی آنکھیں چھوٹی کرکے اسے گھورا

"ایس سے ہی رکھنا تھا آپ کو نام ارے مجھے ایم سے اتنے اچھے اچھے گانے آتے ہیں اگر ایم سے رکھ لیتے تو کیا ہوجاتا "

"مجھے پتہ نہیں تھا نہ کہ میری بیوی کو ایس سے گانے نہیں آتے ایم سے آتے ہیں ورنہ میں اپنا نام ایم سے ہی رکھتا"اسکے کہنے پر انابیہ نے گہرا سانس کے کر اہنا گلا کھنکھارا

"شاید کبھی نہ کہہ سکوں میں تم کو "

"کہے بنا سمجھ لو تم شاید"

"شاید میرے خیال میں تم اک دن"

"ملو مجھے کہیں پہ گم تم شاید"

اسنے اپنی نظریں اٹھا کر شہرام کو دیکھا جو خود پیار بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"جو تم نہ ہو رہینگے ہم نہیں "

"جو تم نہ ہو رہینگے ہم نہیں"

"نہ چاہیے کچھ تم سے زیادہ تم سے کم نہیں "

"جو تم نہ ہو تو ہم بھی ہم نہیں"

"جو تم نہ ہو تو ہم بھی ہم نہیں"

اسکے رکتے ہی سب نے زور و شور سے تالیاں بجائیں اور گیم دوبارہ وہیں سے شروع ہوگیا اور اس بار کشن شہرام کے پاس رکا

"چل بھائی ہوجا شروع" حدید نے اسے کونی مارتے ہوے کہا

اسنے نظریں اٹھا کر انابیہ کی طرف دیکھا اور اپنے ہاتھوں میں اسکا

ہاتھ تھام لیے

"تو میرا کوئی نہ ہوکے بھی کچھ لاگے "

"تو میرا کوئی نہ ہوکے بھی کچھ لاگے"

"کیا رے جو بھی تو نے کیسے کیا رے"

"جیا کو میرے باندھ ایسے لیا رے"

" سمجھ کے بھی نہ سمجھ میں سکوں"

"سویرو کا میرے تو سورج لاگے "

"تو میرا کوئی نہ ہوکے بھی کچھ لاگے "

"اپنا بنالے پیا "

"اپنا بنالے پیا"

"دل کے نگر میں شہر تو بسا لے پیا"

اسنے جھک کر انابیہ کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دیے

اسکی اس حرکت پر جہاں سب نے ہوٹنگ شروع کی وہیں انابیہ

اسکے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑا کر شرماتے ہوے عبیر کے پیچھے

چھپ گئی

اب باری ہادی کی تھی جسے دیکھ کر عائشہ مسکراتے ہوے اسکے قریب بیٹھ گئی اسے یہی لگا تھا کہ شہرام کی طرح وہ بھی اسکا ہاتھ پکڑے گا جو کہ اسنے پکڑا بھی لیکن جو گانا اسنے گایا تھا اسکی توقع عائشہ کو اس سے ہرگز نہیں تھی

"ABCDEFGHIGKLMNOPQRSTUV WXYZ"

"I LOVE YOU"

وہ ہل ہل کے زورو شور سے گانا رہا تھا جس میں اب باقی سب لوگ بھی شامل ہوکر اسکے ساتھ گارہے تھے سوائے عائشہ کے

"ABCDEFGHIGKLMNOPQRSTUV

WXYZ"

"I LOVE YOU"

"ہاد حد ہوتی ہے تمہیں یہی ایک گانا ملا تھا" اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر وہ خفگی سے کہتے ہوے وہاں سے اٹھ گئی

"کیوں تمہیں یہ گانا اچھا نہیں لگتا "

"شہرام بھائی سے کچھ سیکھ لو "

"بہت بری بات ہے مس عورت ایک تو میں نے تمہارے لیے اتنا اچھا گانا گایا اوپر سے تم مجھے نخرے دکھا رہی ہو "

"مت گاؤ تم گانا پلیز" اسنے اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے سامنے جوڑتے ہوے کہا

"چھوڑو اسے تم لوگ اسٹارٹ کرو" ہادی کے کہنے پر گیم دوبارہ اسٹارٹ کیا اور اس بار کشن نور کے پاس رکا

سب اسے دیکھ رہے تھے جس کی وجہ سے وہ نروس ہورہی تھی

"ارے یار تم لوگ اسے ڈرا رہے ہو چلو ادھر ادھر دیکھو" اسکی حالت دیکھ کر ہانیہ نے اسکی مشکل آسان کرنی چاہی

"لیکن میں کس کے کیے گاؤں تبریز تو یہاں ہیں ہی نہیں "

"تم سمجھو تبریز بھائی یہیں پر موجود ہیں" انابیہ نے اسکی گھنی پلکوں کو اپنا ہاتھ پھیر کر جھکا دیا جس پر اسنے گہرا سانس لیا

"تم جو آے زندگی میں بات بن گئی "

"عشق مذہب عشق میری ذات بن گئی"

"تم جو آے زندگی میں بات بن گئی"

"سپنے تیرے چاہتوں کے "

"سپنے تیرے چاہتوں کے "

"دیکھتی ہوں اب کہیں دن ہے سونا اور چاندی رات بن گئی"

"تم جو آے زندگی میں بات بن گئی"

اسنے اپنی آنکھیں کھولیں جب اسے اپنے پیچھے سے بھاری گمبھیر آواز سنائی دی اسکے ساتھ ساتھ سب نے حیرت سے مڑ پیچھے دیکھا

جہاں تبریز کھڑا مسکراتے ہوے نور کو دیکھ رہا تھا اسنے وائٹ کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کی آستین کونیوں تک فولڈ تھیں اور بلیک کلر کی جینز پہنی ہوئی تھی جبکہ بلیک کلر کا کوٹ اسنے اپنے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا چہرے پر تھکن محسوس رہی تھی لیکن پھر بھی وہ بے حد خوبرو لگ رہا تھا

"چاہتوں کا مزہ فاصلوں میں نہیں"

"آں چھپالوں تمہیں حوصلوں میں کہیں "

"سب سے اوپر لکھا ہے تیرے نام کو "

"خواہشوں سے جڑے سلسلوں میں کہیں"

اسکے قریب جاکر اسنے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

انابیہ نے اس خوبصورت پل کو اپنے موبائل کے کیمرے میں قید کرلیا

"آپ کب آے تبریز"

"جب تم میرے لیے گانا گارہی تھیں" اپنی بات کہہ کر اگلے ہی پل اسنے نور کو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا جبکہ سب کے سامنے تبریز کی اس حرکت پر وہ اچھی خاصی شرمندہ ہوچکی تھی

"تم سب کھیلو مجھے نیند آرہی تو میں سونے جاؤنگا"

"اچھا تو تم سوجاؤ نور کو تو یہاں چھوڑ دو" شہرام نے اسے دیکھتے ہوے کہا جبکہ آنکھوں میں واضع شرارت تھی

"اسے بھی نیند آرہی ہے"اپنی بات کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگا جب اس پیچھے سے حاشر کی آواز سنائی دی اسنے مڑ کر حاشر کو دیکھا

جبکہ اس سب میں نور اسکی بانہوں سے اترنے کی پھرپور کوشش کررہی تھی

"تبریز پکا تم سونے جارہے ہو"

"ہاں حاشر میں سونے جارہا ہوں تم لوگ بھی اپنی بیویوں کا اٹھاؤ اور جاکر سوجاؤ"اسکی اس بات پر سب سے پہلے ہادی نے عمل کیا تھا

"چلو عائشہ سونے چلتے ہیں"

"ہاد تم بھلے سوجاؤ عائشہ یہیں رہے گی"انابیہ کے کہنے پر اسنے گھور کر اسے دیکھا

"کیوں تبریز بھائی بھی تو اپنی بیوی کو لے کر جارہے ہیں"

"ہاں تو انہیں جانے دو وہ تھکے ہوے آے ہیں لیکن ہم فجر سے پہلے یہاں سے نہیں اٹھینگے "

"واہ یار یہ کیا بات ہوئی مجھے انصاف ملنا چاہیے میں کہتا ہوں نور کو بھی یہاں بٹھاؤ مجھے نیند آرہی سونے جارہا ہوں" اسنے تبریز کی طرح آواز نکالنے کی کوشش کی

جبکہ تبریز غور سے اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا

"کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے نور انکا سر اپنی گود میں رکھ کر لوری سنائے گی "

"عاشی میرے پاس تمہارے لیے ایک گڈ نیوز ہے" اسنے ہادی کو جواب دینے کے بجاے عائشہ کی طرف دیکھتے ہوے کہا

"کیسی گڈ نیوز بھائی"

"اسامہ کے بیٹی ہوئی ہے "

"کیا اور اس نے مجھے بتایا بھی نہیں ہے"اسکے تاثرات میں غصہ بھی تھا خوشی بھی اور حیرت بھی وہ اٹھ کر اپنا فون لینے چلی گئی تاکہ فون کرکے اسکی خبر لے سکے

تبریز نے مسکراتے ہوے ہادی کو دیکھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا کیونکہ یہ بات تو اب طے تھی کہ عائشہ ساری رات اسی بات

کو لیے بیٹھے رہنا تھا اور ہادی کے دل کے ارمان دل میں ہی رہ جانے تھے

وہ اب یہی سوچ رہا تھا کہ تبریز کو سیدھے طریقے سے جانے دیتا تو بیوی ہاتھ تو آجاتی لیکن اب جب تک وہ اسامہ سے مل نہیں لیتی نہ خود ٹک کر بیٹھے گی نہ اسے بیٹھنے دے گی

اسامہ اور وردہ کی شادی کو ایک سال ہوچکا تھا بھلے اسے عائشہ سے محبت تھی لیکن اسنے کبھی وردہ کے ساتھ ناانصافی نہیں کی تھی اسے ہر وہ چیز دی تھی جو بیوی چاہتی ہے

وردہ خود بھی اسکے لیے ایک بہترین ہمسفر ثابت ہوئی تھی جس

نے اپنے پیار سے اسے اپنا بنالیا تھا وہ اپنی زندگی میں خوش تھے

اور انکی خوشی کو مزید انکی بیٹی نے آکر بڑھادیا

"اسلیے بولتے ہیں بیٹا پہلے تولو پھر بولو" اسکا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر

حدید نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

اور فجر کی آذان ہونے پر سب نماز کے لیے اٹھ گئے

"یار عائشہ بس بھی کرو" کافی دیر چپ کروانے کے بعد بھی

جب وہ چپ نہ ہوئی تو ہادی نے جھنجلا کر کہا

اس سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ عائشہ سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ تم تیار ہوئی ہو یا نہیں لیکن اسے روتے ہوے دیکھ کر وہ پریشان ہوچکا تھا جس پر اسنے اسے اپنی رپورٹ دکھا دی جو وہ آج ہی ڈاکٹر کو دکھا کر آئی تھی

"کیوں یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ابھی تو اظہر پانچ مہینے کا ہوا تھا اب پھر سے یہ سب حور اور بیہ بہت مذاق بنائینگی"

عائشہ نے روتے ہوے پلیٹ میں رکھی بریانی کھائی

"پہلی بات کہ کوئی مذاق نہیں اڑاے گا اور دوسری بات کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جتنا تم رو رہی ہو ہمیں تو خدا کا

شکر ادا کرنا چاہیے کہ اسنے ہماری زندگی کو پھر سے مکمل کردیا اور تم ناشکری کررہی ہو"ہادی نے اسے دیکھتے ہوے سختی سے کہا اور اسکی بات سن کر اسے بھی اپنی ناشکری کا اندازہ ہوا

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو سوری ہاد"

"بس اب رونا چھوڑو اور جلدی سے تیار ہوجاؤ" ہادی نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

عائشہ نے مڑ کر سوے ہوے اظہر کو دیکھا

"میں تمہارے کپڑے نکالتی ہوں" عائشہ اٹھ کر وہاں سے جانے لگی جب ہادی نے اسکی کلائی تھام لی اور اسکے آنسو صاف کرنے لگا

"ویسے تھوڑی غلطی میری بھی ہے تم اتنی کیوٹ جو ہو" ہادی نے مسکراتے ہوے اسے دیکھا اور اسکے لبوں پر اپنا آنگھوٹھا پھیرنے لگا

لیکن اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا تیز بول سیدھی آکر اسکی کمر پر لگی

"آہ" ہادی نے کہراتے ہوے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر مڑ کر دیکھا

جہاں برہان کھڑا تھا ہاتھ میں چھوٹا سا بیٹ تھا اور سر پر اسنے کیپ پہن رکھی تھی جو اسکے حساب سے بڑی تھی اور آنکھوں پر گرے جارہی تھی جسے وہ بار بار اپنی آنکھوں سے اٹھا کر اپنے سر پر ٹھیک سے ٹکا رہا تھا

"شولی پاپا (سوری پاپا)"اسنے اپنے کان پکڑتے ہوے کہا لیکن اس بار ہادی نے غصہ نہیں کیا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وقت ایک بار پھر پیچھے چلا گیا

اسنے دل ہی دل میں خدا کا بے انتہا شکر ادا کیا اور برہان کو اپنی گود میں اٹھالیا

آج اسکی بارات تھی ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی خوشی کے ان پلوں میں ہیر عبیر کے نام ہوچکی تھی

اسے لاکر اسٹیج پر عبیر کے برابر بٹھادیا گیا جو حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا

ہمیشہ سادہ سی اور خود سے لاپرواہ رہنے والی ہیر اس وقت بے انہتا حسین لگ رہی تھی

"عبیر اب تو تمہاری ہی ہے بعد میں آرام سے دیکھ لینا" حاشر نے اسے ٹھوکا مارا جو مسلسل ہیر کی طرف دیکھ رہا تھا

حاشر کے کہنے پر اسنے بمشکل اپنی نظروں کا زاویہ بدلا

"تم تو بہت الگ لگ رہی ہو کیپٹن ہیر" عبیر نے اسکے کان کے قریب ہوکر شرگوشی بھرے انداز میں کہا

"تو کیا تم میری تعریف کررہے ہو، ہیر نے اسکی طرف دیکھتے ہوے کہا جس پر اسنے شانے اچکا دیے

"جو سمجھنا چاہو سمجھ لو" اسنے اپنا دیھان اسکے چہرے سے ہٹالیا کیونکہ اسے دیکھ کر جذبات بے قابو ہورہے تھے

اسنے سامنے کی طرف دیکھا جہاں اسکی نظر نور تبریز اور اسکی گود میں موجود شایان پر گئی

نور ٹیشو سے اسکے چہرے پر لگی چاکلیٹ صاف کرنا چاہ رہی تھی لیکن وہ اسکے ایسا کرتے ہی اپنا چہرہ اپنے باپ کے سینے میں چھپالیتا

اسنے چھوٹا سا اپنے سائز جتنا پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ تبریز نے کریم کلر کا تھری پیس پہنا ہوا اور اسکے برابر میں کھڑی نور نے بلیک کلر کی گھیر دار فراک پہنی ہوئی تھی وہ چلتے ہوے اسٹیج پر آگئے

"شایان ماموں کو شادی کی مبارک باد دو" اسنے شایان کو عبیر کی گود میں دے دیا

"ماموں نہیں ہوں چاچو ہوں "

"پہلے ماموں ہو پھر چاچو" تبریز نے اسکی بات کی درستگی کی کسی کے بھی پوچھنے پر وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ عبیر اسکا سالا ہے

"شایان ڈیڈ سے بولو اگر انکی فلائٹ پانچ منٹ لیٹ ہوجاتی تو آج یہ میرے بچوں کے ماموں ہوتے "

"شایان ماموں سے کہو اچھا ہوا جو ڈیڈ کی فلائٹ لینڈ نہیں ہوئی ورنہ لوگ آج انہیں ہار پہنانے کے بجاے انکی قبر پر ڈال رہے ہوتے "

"مسٹر آپ میرے شوہر سے ایسے بات نہیں کرسکتے" ہیر نے اپنے دونوں اپنی کمر پر رکھتے ہوے غصے سے کہا

"سوری سسٹر مائی مسٹیک اب یہ کام آپ کا ہے امید کرتا ہوں آپ اپنی ڈیوٹی اچھے سے نبھائینگی" تبریز کے کہنے پر اسنے اپنے دونوں ہاتھوں سے تھم اپ کیا جیسے کہنا چاہ رہی ہو بلکل میں اپنی ڈیوٹی اچھے سے نبھاؤنگی

"شہروز کیا کررہے ہو چھوڑو اسے" انابیہ نے اسے اپنی طرف کھینچ کر وانیہ سے دور کیا جو اسے زبردستی اپنے ساتھ پکڑ کر کھڑا تھا اور وہ روتے ہوے خود کو چھڑانے کی کوشش کررہی تھی

"نو میں چھوڑونگا تو یہ پھر برہان کے ساتھ کھیلے گی "

"تو جیسے تم اسکے بھائی ہو ویسے برہان بھی اسکا بھائی ہے تو اسکے ساتھ کیوں نہیں کھیلے گی "

"میں اسکا بھائی نہیں ہوں "

"تم ہو اسکے بھائی یہ تمہاری بہن ہے "

"آپ ڈیڈ کی بہن ہو" اسکے کہنے پر جہاں انابیہ کا منہ کھلا تھا

وہیں قریب موجود ٹیبل پر بیٹھی ہانیہ کا قہقہہ سنائی دیا

"چلو بھی آپی میرا داماد تو مل گیا ہے جان چھوٹی"اسکے کہنے پر

انابیہ نے گھور کر اسے دیکھا

"بس کردو ہانی میں اسے حاشر بھائی کے پاس بھجوا رہی ہوں"

اسنے وانیہ کو اپنی گود میں اٹھا لیا اور ایسے شخص کو ڈھونڈنے

لگی جو اسے حاشر کے پاس چھوڑ آے جب نظر اسٹیج سے

اترتے نور اور تبریز پر گئی اسنے مسکراتے ہوے ماشاءاللہ کہا

"تبریز بھائی اسے حاشر بھائی کے پاس لے جائیں"

"آجاؤ ماموں کی جان" اسنے پیار سے اسے اپنی گود میں لیا اور وہاں سے چلا گیا

"آپی اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے شہروز اسکے پیچھے پیچھے جاے گا"

"ہاں تو کیا ہوا بچے ہیں" حوریہ نے کہا

"ہاں موم نے بتایا تھا بچپن میں حدید بھائی بھی تمہارے پیچھے ایسے ہی بھاگتے تھے اور دیکھ لو بھاگنے کا نتیجہ" اسکا اشارہ اسکے دونوں بچوں کی طرف تھا جبکہ اپنے بچپن کا وہ مظر یاد آتے ہی حوریہ کے لب مسکراتے اٹھے

"اچھا آپی آپ یہ بتائیں شہرام بھائی کی برتھ ڈے تھی نہ آپ نے کیا گفٹ دیا"نور کے کہنے پر اسکے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ آئی

"میں نے تو انہیں بہت اچھا تحفہ دیا ہے "

"کیا" عائشہ نے بےتابی سے کہا

"میں نے انہیں بتایا کہ شہروز کا نیا بہن یا بھائی آنے والا ہے اسکے کہنے پر سب کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے تھے حوریہ مسکراتے ہوے اسکے گلے لگ گئی

رخصتی کا وقت آیا تو ثوبیہ بیگم اور حرم اسے خود سے لگا کر خوب روئی تھیں

لیکن وہ نہیں روئی تھی اسکا کہنا تھا

"یہ تو خوشی کی بات ہے اس میں رونے والی بھلا کیا بات ہے اور میں کونسا بہت دور جارہی ہوں یہیں پاس میں تو ہوں آپ کا جب دل چاہے آپ مجھ سے ملنے آسکتی ہیں اور نہیں آنا ہو تو بتادیجیے گا میں آجاؤنگی "

"ہیر تم دلہن ہو اسی بات کا خیال کر لو کچھ شرم ہے"

"ماما کیا آپ نے سنا نہیں جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم" اسکے کہنے پر ثوبیہ بیگم نے اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا

"پتہ نہیں اس لڑکی کا کیا بنے گا"

"میں تو بہت تھک گئی ہوں" اپنی جیولری اتار کر ڈریسنگ پر رکھتے ہوے اسنے خود کلامی کی جب ہادی نے اسے پیچھے سے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا

"تو میری بیوی تھک گئی ہے"

"ہاد مت تنگ کرو"

"جانو تنگ کرنا تو میری عادت ہے اور تم نے وہ تو سنا ہوگا میں تو ہوں عادت سے مجبور"

کہتے ہوے اسنے عائشہ کو اہنی بانہوں میں اٹھالیا اور پھر اسکے نہ نہ کرنے پر بھی وہ اپنی مرضی کرچکا تھا

انہیں واپسی کے وقت کافی دیر ہوچکی تھی کرنل صاحب اور مسسز کرنل پہلے ہی گھر کے لیے نکل چکے تھے کیونکہ گھر میرج ہال سے کافی دور تھا اسلیے وہاں جاتے جاتے کافی وقت لگ جانا تھا

اسنے کرنل صاحب کو میسیج کرکے بتادیا تھا کہ رات کافی ہونے

کی وجہ سے وہ رات اپنے دوسرے گھر پر رکے گا

اسے دیکھتے ہی گارڈ نے گیٹ کھول دیا

حرم گاڑی میں ہی سوچکی تھی اسلیے اسے بنا جگاے وہ اپنی

بانہوں میں لیے گھر کے اندر داخل ہوگیا

اور اپنے کمرے میں لے جا کر اسے بیڈ پر لٹادیا اور اسکی جیولری

اور سینڈل اتار کر اس کے اوپر اچھے سے کمبل ڈال دیا

اور چینج کرکے خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا

ابھی اسکی آنکھ لگے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی جب اسے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی کمرے میں اسکے علاوہ صرف حرم تھی تو یہ آواز بھی حرم کی ہی ہونی تھی یہ بات زہن میں آتے ہی اسنے اپنی آنکھیں کھول دیں

حرم بیڈ پر نہیں تھی وہ صوفے پر اپنے آپ میں سمٹی ہوئی رو رہی تھی اسے دیکھ کر سعد پریشانی سے اسکی پاس گیا

"حرم میری جان کیا ہوا ہے"

"مجھے بھوک لگ رہی ہے "

"تو اس میں رونے کی کیا بات ہے "

"لیکن مجھے کچھ نہیں کھانا تین دن سے میرے ساتھ یہی ہورہا ہے مجھے بھوک لگتی ہے اور جب میں کھانا کھانے جاتی ہوں تو کچھ کھانے کا دل نہیں چاہتا اگر نہیں کھاتی تو نیند نہیں آتی اور اگر کھا لیتی ہوں تو الٹی ہوجاتی ہے اسلیے میں نے سوچا کہ میں کچھ کھاؤنگی ہی نہیں لیکن اب مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے"

وہ چھ ماہ کی پریگنینٹ تھی اسکی طبیعت اکثر چڑچڑی ہوجاتی تو کبھی وہ بیٹھے بیٹھے ہی رونے لگتی جس پر سعد اسے پیار سے سمجھا

کر چپ کرادیتا اور اسکے ہر طرح کے رویہ کو تحمل سے برداشت کرتا تھا

"کوئی بات نہیں میں کھلاؤنگا اپنی جان کو اپنے ہاتھوں سے کھانا اور دیکھنا کچھ بھی نہیں ہوگا"اسکے آنسو صاف کرکے وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھاے کچن میں لے آیا اور اسے کچن سلپ پر بٹھادیا

اسنے فریج سے وجیٹیبل نکالیں اور تیزی سے ہاتھ چلا کر انہیں کاٹنے لگا

بیس منٹ میں اسنے گرم گرم اسپاگیٹی اسکے سامنے رکھ دیے اور فورک سے اسے کھلانے لگا جسے وہ خاموشی سے کھارہی تھی ابھی تو اسے بھوک لگ رہی تھی لیکن اگر نہیں بھی لگ رہی ہوتی تو بھی وہ کھا لیتی کیونکہ یہ سعد نے جو بنائے تھے

اسے کھلا کر اسنے برتن سنک میں ڈالے اور اسے ساتھ اپنی بانہوں میں اٹھا کر کمرے میں لے آیا

یہاں پر اسکا کمرہ اوپر تھا اور ڈاکٹر نے اسے سیڑھیاں چڑھنے اور اترنے سے منع کیا تھا

اسے بیڈ پر لیٹا کر اسنے اسے مظبوطی سے اپنے حصار میں لے لیا اور سکون سے اپنی آنکھیں موند لیں

"سعد"

"بولیں جان سعد"

"آپ کو پتہ ہے بے بی اس وقت کہہ رہا ہے کہ آپ دنیا کے بیسٹ پاپا ہو" اسکے کہنے پر وہ بند آنکھوں سے مسکرادیا

"اور بے بی کی ماما کیا کہتی ہیں"

"بے بی کی ماما کہتی ہیں کہ آپ دنیا کہ بیسٹ ہزبینڈ ہو اور میں بہت خوش نصیب ہوں جسے آپ کا ساتھ ملا" اسکے کہنے پر سعد

نے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے اور اسے مزید خود میں قید کرلیا

"عبیر کے بچے باہر نکلو ہمارے پیسے دو"مشکلوں سے بچ بچا کر وہ اپنے کمرے میں پہنچا تھا

اور اب انابیہ اسکے کمرے کے باہر کھڑی غصے سے کہہ رہی تھی

"بیہ آپی ابھی تو میری شادی ہوئی ہے اتنی جلدی بچے تھوڑی ہوں گے" عبیر نے جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا

"تم ہمارے پیسے دو ورنہ ہم یہیں کھڑے رہینگے "

"اچھی بات ہے ساری رات یہیں بیٹھ کر رکھوالی کرو" اسکے اطمینان سے کہنے پر وہ سب غصے سے وہاں سے چلی گئیں لیکن یہ بات بتانا نہیں بھولی تھیں کہ اپنا حصہ وہ سب صبح ضرور لینگے

انکے جانے پر اسنے اطمینان سے مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کو دیکھا لیکن ہیر وہاں نہیں تھی

"ہیر کہاں ہو تم "

"بھو" پردے کے پیچھے سے نکل کر اسنے عبیر کو ڈرانے کی کوشش کی وہ ڈرا تو نہیں تھا لیکن اسے دیکھ کر بے انتہا حیرت

ضرور ہوئی تھی اسے لگا تھا کم از کم آج تو اسے ہیر بیڈ پر بیٹھی شرمائی ہوئی ملے گی لیکن یہاں تو وہ کھڑی اسے ڈرا رہی تھی اور اسکے نہ ڈرنے پر اب اسے گھور رہی تھی کہ وہ اسکے ڈرانے سے ڈرا کیوں نہیں

اسنے اس وقت عبیر کا آرمی یونیفارم پہنا ہوا تھا

"ہیر یہ کیا ہے" اسکے منہ کھول کر کہنے پر ہیر گھوم کر اسے اچھی طرح وہ اپنا پہنا ہوا سوٹ دکھانے لگی

وہ اس سے ایسی امید کیسے رکھ سکتا تھا کہ وہ اسکے بیڈ پر دلہن بنی بیٹھی ہوگی شاید وہ بھول گیا تھا کہ وہ ہیر تھی

"بس تھوڑا بڑا ہے اور تو کوئی بات نہیں بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں "

"ہیر مجھے لگا تھا کم از کم آج تو تم مجھے میرے بیڈ پر بیٹھی ہوئی شرماتی ہوئی نظر آؤ گی"

"مجھے شرمانا نہیں آتا آپ مجھے سکھا دو "

"آپ" اسکے منہ سے اپنے لیے آپ سن کر اسکا ہنسی کا فوارہ چھوٹا

"ہاں آپ ماما نے کہا تھا کہ مجھے اپنے شوہر کو آپ بلانا چاہیے"

"ہیر آپ کا لفظ استعمال کرکے تم سننے کی عادت مت بگاڑو تمہارے منہ سے مجھے اتنی عزت کی عادت نہیں ہے"

"تم اسی لائق ہو کہ تمہیں تم ہی کہا جاے"

"ہاں اب ٹھیک ہے اور کیا کہہ رہی تھیں تم کہ میں شرمانا سکھادوں تو سوری وہ مجھے خود نہیں آتا کیونکہ میں خود بہت بے شرم ہوں ہاں لیکن یہ بات میں کہہ سکتا ہوں کہ میری بے شرمیاں دیکھ کر تم ضرور شرمانے پر مجبور ہوجاؤ گی "

اگلے ہی پل وہ اسے دیوار سے لگا کر انتہائی شدت سے اسکے لبوں پر جھک گیا تھا

اسکے شدت بھرے انداز پر ہیر کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہورہا تھا اسنے اپنے دونوں ہاتھوں کا استعمال کرکے اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن وہ اسکے دونوں ہاتھ دیوار سے لگا چکا تھا اس سے دور ہوکر اسنے ہیر کا سرخ چہرہ دیکھا

"ہٹو" اسے دھکا دے کر وہ وہاں سے جانے لگی جب عبیر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر دھکا دیا اور اسکے اوپر جھک گیا

"چ-چھوڑو مجھے "

"تو ہیر میڈم گھبرا گئیں ابھی تو بس شروعات ہے" مسکرا کر کہتے ہوے وہ دوبارہ اسکے لبوں پر جھک گیا

اور اسکی بے شرمیوں نے ہیر کو واقعی شرمانے پر مجبور کردیا تھا

آج انکا ولیمہ تھا اور ہیر کو جاننے والا ہر شخص حیرت میں مبتلا تھا کہ وہ اتنی شرافت سے خاموش کیوں بیٹھی ہے

کوئی اسے سے پوچھتا تو پتہ چلتا کہ عبیر کی حرکتیں یاد کرکے اسکا دل تیز تیز دھڑک رہا تھا جبکہ کوئی جانے یا نہ جانے ثوبیہ بیگم اپنی بیٹی کا گلال چہرہ دیکھ کر خود ہی اسکی خاموشی کا مطلب سمجھ چکی تھیں

"کیا آپ نے میری بیوی کو کہیں دیکھا ہے" اسکے قریب آتے ہی اسنے نظریں جھکالیں جب اسے عبیر کی آواز سنائی دی اسنے

حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ تو سامنے تھی پھر وہ کیوں پوچھ رہا تھا

""""وہ کیا ہے نہ آج صبح سے میری اس سے لڑائی بھی نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی نے مجھے کالا کوا کہا ہے مجھے لگ رہا ہے میری دبنگ بیوی کھو چکی ہے اور اپنے بدلے کسی شرمیلی دوشیزہ کو میرے پاس چھوڑ گئی" اسکے کہنے پر ہیر نے غصے سے اسکے کندھے ہر ہاتھ مارا

"بہت ہی بے شرم ہو تم کالے کوے "

"یہ ہوئی نہ بات مجھے تو میری یہ جنگلی بلی ہی پسند ہے اور جہاں تک بات رہی میرے بے شرم ہونے کی تو ابھی تم نے میری بے شرمیاں دیکھی کہاں ہیں" بھری محفل میں اسکے گالوں پر اپنے لب رکھ کر وہ اسے پھر سے نظریں جھکانے پر مجبور کرچکا تھا

فیملی پچر کے لیے سب لوگ اسٹیج پر آگئے اور پوری پلٹن لائن داری سے اس مخملی صوفے کے پیچھے کھڑی ہوگئی جس پر عبیر اور ہیر بیٹھے تھے

شہرام کی گود میں شہروز تھا اور اسکے برابر کھڑی انابیہ کی گود میں عمل انابیہ کے برابر میں ہانیہ اور ہانیہ کے برابر میں حاشر کی گود میں وانیہ تھی حاشر کے برابر میں حدید کھڑا تھا جس کی گود میں دایان تھا اور اسکے برابر ہی حوریہ اپنی گود میں زویا کو لے کر کھڑی تھی حوریہ کے برابر میں عائشہ تھی جس کی گود میں اظہر تھا اور عائشہ کے برابر میں ہادی تھا جس کی گود میں برہان تھا ہادی کے برابر میں تبریز کھڑا تھا جس کی گود میں شایان تھا اور دوسرے ہاتھ سے اسنے اپنے برابر کھڑی نور کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا اور نور کے برابر میں حرم کھڑی تھی جس کے برابر میں

کھڑے سعد نے اسکی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اسے اپنے قریب کیا ہوا تھا

کیمرہ مین کے سمائل کہنے پر ان سب نے مسکرا کر کیمرے کی طرف دیکھا اور اس خوبصورت پل کو کیمرے میں قید کرلیا

زندگی بے حد پرسکون تھی اور ان سب کی پرسکون زندگی میں ان سب کا "سفر محبت" "سفر عشق" تک پہنچ چکا تھا

ختم شد